

مکاتیب مفکر اسلام

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ

اور بعض دیگر بزرگوں اور اساتذہ کے مختصر خطوط

بنام

سعید الرحمن الأعظمی

مرتب

سعید الرحمن الأعظمی

ناشر: مکتبۃ الشباب العلمیۃ، لکھنؤ

مکاتیب مفکر اسلام

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ

اور بعض دیگر اساتذہ، بزرگوں اور محبین کے مختصر خطوط

بنام

سعید الرحمٰن الأعظمی

مرتب

سعید الرحمٰن الأعظمی

ناشر

مکتبة الشباب العلمیة، لکھنؤ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

طبع اوّل

۱۴۴۰ھ — ۲۰۱۹ء

نام کتاب	:	مکاتیب مفکر اسلام بنام سعید الرحمٰن الأعظمی
ناشر	:	سید ہاشم نظام الدین ندوی
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
صفحات	:	۲۰۰
باہتمام	:	محمد ریان ندوی
قیمت	:	180/=

مکتبة الشباب العلمية، لكهنؤ

شباب مارکیٹ ندوہ روڈ، لکھنؤ-۲۰

9198621671, 9696437283

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

الحمد لله ربّ العالمين ، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين محمد وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين ، وبعد :

ہمارے لئے سعادت کی بات ہے کہ ہم استاذ گرامی قدر حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی (مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ) کے نام مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کے خطوط کا ایک مجموعہ شائع کررہے ہیں، یہ مجموعہ ایک کتاب ہی نہیں، بلکہ ایک عہد کی تاریخ ہے، مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کی شفقتوں کے سائے میں ۴۸ رسال گذارنے والی شخصیت کی تعلیمی، تدریسی، صحافتی اور دعوتی زندگی کی جھلکیاں ہیں، جو خطوط کے جملوں اور عبارتوں میں پیوست ہیں، ایک طرف استاذ محترم زید مجدھم نے عقیدت ومحبت کا نذرانہ پیش کیا تو دوسری طرف مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد وحوصلہ افزائی سے نوازا ہے، اور دعوت دین کے متعدد محاذوں پر سرگرم عمل رکھا، اور قدم قدم پر رہنمائی کی، اور بیسویں صدی ہجری کے اسلامی دعوت کے ہراول دستہ میں کھڑا کردیا۔ جس کا اثر استاذ محترم کی بابرکت زندگی میں نمایاں ہے، ان کے شب وروز کے معمولات اور سرگرمیاں حضرت مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کا عکس اور نمونہ ہیں۔

عقیدت ومحبت کا ایک رمزیہ بھی ہے کہ استاذ محترم زید مجدھم نے مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطوط کو قرینہ سے سنبھال کر رکھا، اور جب اندیشہ ہوا کہ اب یہ خطوط کاغذ کی شکستگی کی وجہ سے دست برد زمانہ کا شکار ہوجائیں گے تو ان کو طباعت کے لئے تیار کردیا، اور جابجا توضیحی حواشی بھی تحریر فرمادیئے، جن سے مفکر اسلامؒ کی مراد کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ مکتبہ الشباب العلمیہ کے لئے اس سے بڑی سعادت کیا ہوسکتی ہے کہ وہ اس کی طباعت کی

ذمہ داری لے رہا ہے، اس مجموعہ سے ان شاء اللہ جہاں ایک طرف طالبان علوم نبوت کو حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی افراد سازی، خوردنوازی، چھوٹوں پر شفقت و عنایت کا اندازہ ہوگا، وہیں دوسری طرف ''یک در گیر محکم گیر'' کا زریں اصول بھی ان کے لئے لائق استفادہ ہوگا۔

اس مجموعہ میں مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط کے علاوہ بعض دیگر بزرگوں، اساتذہ اور قابل قدر شخصیات کے بھی خطوط ہیں، جن کو بطور ضمیمہ اس میں شامل کیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی اس مجموعہ کو اپنی رضا کے لئے قبول فرمائیں، اور استاذ محترم زید مجدھم کا سایہ تادیر ہم پر دراز فرمائیں۔

ربنا تقبل منا ، انك أنت السميع العليم ، وتب علينا ، انك أنت التواب الرحيم .

۳/۱۱/۱۴۴۰ھ
۷/۷/۲۰۱۹ء

سید ہاشم نظام الدین ندوی
مکتبہ الشباب العلمیہ، لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم (ناظم ندوۃ العلماء)

الحمد للّٰہ ربّ العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین محمد وعلی الہ وصحبہ أجمعین، أما بعد!

خطوط ایک شخص دوسرے شخص کو عام طور پر اپنے کسی اندرونی تقاضے یا احساس کے نتیجہ میں لکھتا ہے، یہ تقاضا یا احساس اس کی تحریروں میں جھلکتا ہے، بلکہ اس میں وہ اسی طرح شامل ہوتا ہے جیسے سمندر میں نمک یا شربت میں شکر، ان دونوں کو پینے سے وہ حقیقت محسوس ہوجاتی ہے جو اس پانی میں چھپی ہوتی ہے۔ یعنی نمکینی اور مٹھاس، اس نمکینی یا مٹھاس کو زبان بآسانی محسوس کرلیتی ہے۔

انسانی کام ودہن سے نکلنے والے الفاظ جس طرح اپنا صوتی تصور پیش کرتے ہیں، اسی طرح لکھنے والے کے وجدان وشعور کی چھاپ بھی اپنے مخاطب کے وجدان وشعور پر مرتسم کرتے ہیں، یہی الفاظ خطوط کے دائروں میں اثر بھر دیتے ہیں۔ اس لیے بعض وقت بے تکلف لکھے جانے والے خطوط بھی رعنائیوں کے حامل بن جاتے ہیں۔ عربی کے ذخیروں میں ہوں یا فارسی واردو کے ذخیروں میں ہم کو خطوط کے ایسے مجموعے اور منفرد خطوط ملیں گے، جو طاقت واثر کے بڑے حامل ہیں۔ اسی سے خطوط ادب کا وقیع جز بن جاتے ہیں، وہ حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیریؒ کے خطوط ہوں، یا غالب کے خطوط، یا حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خطوط ہوں، یا مولانا ابوالکلام آزادؒ کے ''غبار خاطر'' کے خطوط، کیف واثر لیے ہوئے جگہ جگہ مل سکتے ہیں، یہ ایک اچھوتا مضمون ہے اور دلچسپ بھی۔

خطوط سے ملتے جلتے وہ مختصر حجم کے نظریات یا شذرات ہیں جو لگ بھگ خطوط ہی کے طرز لیے ہوئے ہیں اور اسی کی طرح اثر پذیر، ان کے ذخیروں میں بھی بعض بعض وقت دل کو ہلا دینے والے اور ذہن میں حرکت پیدا کرنے والے نمونے مل جاتے ہیں۔

خطوط ہوں یا تأثراتی خاکے ان کے دائرہ ہائے کار علاحدہ علاحدہ ہوں یا ملتے جلتے، ادب کے میدان میں دیگر ادبی ٹکڑوں کے ساتھ کام کرتے نظر آتے ہیں۔

ان میں دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ خطوط کو پڑھ کر خط کے لکھنے والے کا دل کتنا پڑھا جاسکتا ہے، اگر اس کو تھوڑا بھی پڑھا جاسکے تو یہ خط کے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی دلیل ہے، خط کی اثر پذیری بعض وقت اتنی ہوتی ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے دل کا رخ بدل جاتا ہے، بعض وقت اس کے دل کی گرمی ٹھنڈی پڑجاتی ہے، بعض وقت ٹھنڈا دل گرم ہوتا ہے، بعض وقت دل بیٹھ جاتا ہے۔

ہم کو حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پھر خلفائے راشدین وصحابۂ کرام کے یہاں بھی خطوط ملتے ہیں، اور ان کے بعد صلحاء وعلماء کے یہاں، اور اسی طرح ادباء اور عام پڑھے لکھے لوگوں کے یہاں بھی اچھی مثالیں ملتی ہیں۔

اردو ادب میں غالب کے خطوط کو بڑی اہمیت حاصل ہے، گذشتہ دور میں مولانا ابوالکلام آزاد کے ''غبار خاطر'' کے مجموعہ نے اردو ادب میں ایک خاصا مقام حاصل کیا۔

اور ابھی قریبی زمانہ میں خطوط کے مجموعوں نے بہت خراج تحسین حاصل کیا۔

مقام مسرت ہے کہ مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی نے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ سے اپنی طالب علمی کے روزِ اوّل سے تعلق رکھا، اور دارالعلوم میں قیام کے دوران براہِ راست استفادہ کیا، اور رہ نمائی حاصل کی، اور حضرت مولانا کے سفر پر ہونے کی وجہ سے ان سے مراسلت جاری رکھی، خاص طور سے حضرت مولانا ہی کے حکم سے یہ شیخ ڈاکٹر محمد تقی الدین ہلالی مراکشی کے پاس بغداد استفادہ کے لیے گئے اور وہاں تقریباً ۱۱ ماہ گزارے، اس دوران بھی مشورہ کرتے رہے، مصر میں بھی کئی مہینے گزارے، اس مرحلہ میں حضرت مولانا سے خطوط کے ذریعہ رابطہ رہا، دارالعلوم کی تعطیلات میں اگر گھر جانا ہوا تو بھی خط کے ذریعہ تعلق رکھا، اس طرح خطوط کا ایک مجموعہ تیار ہوگیا جو بہت معلومات افزا ہے۔

حضرت مولانا کے خطوط کے ساتھ بعض اساتذہ اور بزرگوں اور محبین کے خطوط بھی ہیں، جو اس مجموعہ میں شامل ہیں اور لائق مطالعہ ہیں۔ امید ہے کہ خطوط کا یہ مجموعہ ہر لحاظ سے نئی نسل کے لیے مفید ہوگا۔

دعا گو

محمد رابع حسنی ندوی

ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۲۰ رمضان ۱۴۴۰ھ

۲۷ مئی ۲۰۱۹ء

عرض حال

مکاتیب کے بارے میں

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين محمد وعلى آله و أصحابه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين ، أما بعد :

گذشتہ صدی کے دوسرے دہے ۱۹۵۲ء کے شروع میں مجھ کو میرے والد معظم حضرت مولانا محمد ایوب اعظمی رحمہ اللہ نے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں داخل کرایا، تاکہ عربی زبان وادب کی تعلیم کو اس عظیم درسگاہ میں حاصل کرنے کا موقع ملے، اس واقعہ سے قبل مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی (رحمہ اللہ) دعوتی دورے پر سعودی عرب، مصر و شام اور بیروت وسوڈان وغیرہ میں دعوتی مہم پر باہر رہے، ۱۹۵۱ء کے اخیر میں جب حضرت والا لکھنؤ تشریف لائے تو والد معظم رحمہ اللہ نے حضرت مولانا سے اس سلسلہ میں خط وکتابت کرکے مجھے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے شعبۂ تخصص ادب میں داخلہ لینے کے لئے لکھنؤ بھیجا، اور یہاں پہونچ کر میں نے امتحان داخلہ میں کامیابی حاصل کی، اور تخصص ادب کے سال اوّل میں داخلہ ہوگیا، اس زمانے میں حضرت مفکر اسلام رحمہ اللہ کچہری روڈ پر تبلیغی جماعت کے مرکز میں قیام فرماتے تھے، اور تالیف ودعوت کے کاموں میں مشغول تھے، اور ندوۃ العلماء کے معتمد تعلیم کے منصب پر حضرت مولانا سید سلیمان ندوی صاحب رحمہ اللہ کے جملہ کاموں کی نگرانی اور تکمیل فرماتے تھے، اور ۱۹۵۳ء میں سید صاحب کی وفات کے بعد حضرت مفکر اسلام رحمہ اللہ اس منصب پر فائز ہوئے اور معتمد تعلیم ندوۃ العلماء کی حیثیت سے دارالعلوم کے نصاب تعلیم وتربیت میں ضروری اور وقت کے مطابق تبدیلیاں کیں اور اسے ندوۃ العلماء

کی دعوت وفکر کے مطابق بنانے میں برابر مصروف رہے۔

میں نے داخلہ کے روز اول ہی سے حضرت مولانا سے ایک مبتدی اور متواضع طالب علم کی حیثیت سے تعلق رکھا اور مرکز کی قیام گاہ پر روزانہ حاضر خدمت ہوتا رہا، اور مجلسی استفادے کے ساتھ تعلیمی اور تربیتی استفادہ کی تمام شکلوں میں اپنے شوق طالب علمی سے پوری طرح وابستہ رہا، اس تعلق سے حضرت مولانا بھی متأثر ہوئے، اور اس کے نتیجہ میں خصوصی توجہ فرماتے رہے، اس سال پورے دارالعلوم میں صرف دو نئے طالب علم داخل ہوئے تھے، ان میں ایک میں خود تھا، دوسرے طالب علم مطیع الرحمٰن سیوانی بہار کے تھے۔

۱۹۵۳ء کے اخیر میں شعبان میں تخصص ادب کا کورس مکمل ہوگیا، اور اس کے بعد والے سال میں حضرت والا نے مجھے تکمیل ادب میں داخل کرنے کا مشورہ اس وقت کے مہتمم اعلی حضرت مولانا حافظ محمد عمران خاںؒ کو دیا اور تکمیل ادب میں داخلہ کے بعد درس و مطالعہ کا نظام حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قلم سے بنادیا، اور خالی گھنٹوں میں ابتدائی عالمیت کے بعض درجات اور خصوصی درجات کے بعض مضامین کی تعلیم بھی متعین فرمادی، اس طرح میں نے تکمیل ادب ۱۹۵۴ء کا پورا سال الحمدللہ کامیابی اور استفادہ کے ساتھ پورا کرلیا، اور میرے ذوق وجذبے کو دیکھ کر ۱۹۵۵ء میں باقاعدہ مدرس ادب کی حیثیت سے تقرر فرمایا۔ اس اثناء میں، اور اس کے بعد برابر حضرت مفکر اسلام رحمہ اللہ سے میں نے نہایت مخلصانہ اور طالبعلمانہ تعلق قائم رہا، اور چھٹیوں اور دیگر مناسبات میں خطوط کے ذریعہ حضرت والا سے برابر رابطہ رکھا، حضرت والا میرے اکثر عریضوں کے جواب تحریر فرماتے تھے، اور وہ میرے لئے ایک عظیم علمی تحفہ ہوتا تھا۔

میں نے حضرت والا کے جملہ خطوط جو حضرت کے قلم گہربار سے لکھے ہوئے تھے محفوظ رکھا، اور تاحیات یہ سلسلہ کسی نہ کسی نوعیت سے جاری رہا، حضرت والا نے میرے لئے بغداد جانے اور اپنے استاذ مکرم ڈاکٹر محمد تقی الدین ہلالی رحمۃ اللہ علیہ صاحب سے ان کی خدمت میں رہ کر ایک مدت گذارنے کے لئے خط وکتابت کی، اور ہلالی صاحب کے

مثبت جواب کے بعد مجھے بغداد بھیجنے کا نظم فرمایا، تاکہ وہاں رہ کر جنوری ۱۹۵۹ء کے خطوط کے بعد استاذ گرامی قدر حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کے

میں مجھے اپنے کو ایک اچھے مدرس کی شکل میں پیش کرنے کا موقع ملے، میں وہاں ۱۹۵۸ء خطوط ہیں، جو انہوں نے مختلف اوقات میں اور خاص طور سے میرے قاہرہ کے زمانہ قیام

کے شروع میں گیا، اور تقریباً ۱۱ر مہینے رہ کر واپس آیا، اس دوران بہت سے گھریلو واقعات رقم اور مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی کے نام تحریر فرمائے، ان مکاتیب کے ساتھ اخیر

اور رکاوٹیں پیش آئیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ساری رکاوٹوں کو حضرت والا کی دعاؤں سے دور اپنے مخلص دوست اور گراں قدر رفیق محترم مولانا سید محمد الحسنیؒ بانی البعث الاسلامی کے

فرمادیا، اس قیام کے دوران مجھے پہلی مرتبہ حج وزیارت کی سعادت حاصل ہوئی، اور جدہ اور ہند خطوط بھی شامل اشاعت کرنے سے مجھے بے حد مسرت اور قلبی راحت محسوس رہی ہے۔

مکہ اور مدینہ منورہ میں حضرۃ الاستاذ دکتور عبداللہ عباس صاحب کی سرپرستی میں قیام کرنے اس مجموعہ میں اساتذہ کے ساتھ والد معظم اور برادر معظم کے دو ایک خط بطور

کی سہولت حاصل رہی، پھر دمشق گئے، جہاں میرا قیام مولانا سید محمد اجتباء صاحب ندوی کے نمونہ دئے گئے ہیں۔ عربی میں دو خط حضرۃ الاستاذ ڈاکٹر ہلالی صاحب کے بھی دے دئے

کے ساتھ رہا، اور ان کی رفاقت وضیافت سے متمتع ہوا، وہاں مختصر مدت گذارنے کے بعد میں، چونکہ استاذ معظم نظر کی کمزوری کی بنا پر املاء کراتے تھے، اس لئے اس میں املاء کی

دوبارہ بغداد حضرۃ الاستاذ ہلالی صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی، اور رمضان کے اواخر غلطی ہوسکتی ہے، اس کے علاوہ اور جہاں بھی اور جس تحریر میں کوئی غلطی، طباعت یا سمجھنے کی

میں بغداد سے واپسی طے ہوئی، استاذ معظم ہلالی صاحب نے اپنی خاص دعاؤں اور تمناؤں کے واقع ہوئی ہو تو اس میں میرا قصور ہے۔

کے ساتھ رخصت فرمایا، فالحمد للہ علی ذلک۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید کرتا ہوں کہ یہ مجموعہ مکاتیب میرے لئے بھی

وہاں سے واپسی کے بعد دار العلوم کے شعبہ ادب میں تدریس اور زبان وادب اور بعد میں آنے والے طالب علموں کے لئے کسی حد تک مفید ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آسان

کی کتابیں پڑھانے کا موقع حاصل ہوا، اور تاحیات حضرت مولانا کے تالیفی اور تحریری فرمائیں، اور ان کو مرتب کرنے میں مولانا محمد فرمان ندوی کی کوششوں کو قبول فرمائیں اور

کاموں میں حصہ لیتا رہا، اور پوری طرح وابستہ رہا، میں نے اس پوری مدت میں حضرۃ دارین میں جزائے خیر سے نوازیں۔ (آمین)

الاستاذ مفکر اسلام رحمہ اللہ کے جملہ خطوط اور تحریروں کو محفوظ رکھا، شروع کے خطوط تو حضرت

مولانا اپنے قلم سے تحریر فرماتے تھے، بعد میں نظر کی کمزوری کی بناء پر املاء کراتے تھے، حتیٰ ۱۶ر رمضان ۱۴۴۰ھ

الوسع ان تمام خطوط اور تحریروں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی، اور جو فراہم ہوسکیں ان کو بھی ۲۲ر مئی ۲۰۱۹ء

بحفاظت رکھا، اب ادھر ان خطوط اور تحریروں کے دیکھنے سے محسوس ہوا کہ وہ قدامت اور

اپنی خستگی کا اعلان کررہی ہیں کہ مزید ان کا محفوظ رہنا ان کو تلف کردینے کا باعث ہوسکتا تھا،

اس لئے بعض دوستوں کے مشورے سے ان خطوط اور تحریروں، نیز اپنے بعض اساتذہ کرام،

بزرگوں اور اہل تعلق کے کچھ خطوط کے نمونے بھی اس مجموعہ کے اخیر میں شامل کرنے کا

مشورہ عزیز گرامی مولانا ڈاکٹر محمد فرمان صاحب ندوی نے دیا، جن میں حضرت مولانا کے

والسلام

سعید الرحمٰن الأعظمی

دار العلوم ندوۃ العلماء

مثبت جواب کے بعد مجھے بغداد بھیجنے کا نظم فرمایا، تاکہ وہاں رہ کر جنوری ۱۹۵۹ء کے اخیر میں مجھے اپنے کو ایک اچھے مدرس کی شکل میں پیش کرنے کا موقع ملے، میں وہاں ۱۹۵۸ء کے شروع میں گیا، اور تقریباً ۱۱ مہینے رہ کر واپس آیا، اس دوران بہت سے گھریلو واقعات اور رکاوٹیں پیش آئیں، لیکن اللہ تعالی نے ساری رکاوٹوں کو حضرت والا کی دعاؤں سے دور فرمادیا، اس قیام کے دوران مجھے پہلی مرتبہ حج وزیارت کی سعادت حاصل ہوئی، اور جدہ اور مکہ اور مدینہ منورہ میں حضرۃ الاستاذ دکتور عبداللہ عباس صاحب کی سرپرستی میں قیام کرنے کی سہولت حاصل رہی، پھر دمشق گئے، جہاں میرا قیام مولانا سید محمد اجتباء صاحب ندوی کے ساتھ رہا، اور ان کی رفاقت وضیافت سے متمتع ہوا، وہاں مختصر مدت گذارنے کے بعد دوبارہ بغداد حضرۃ الاستاذ ہلالی صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی، اور رمضان کے اواخر میں بغداد سے واپسی طے ہوئی، استاذ معظم ہلالی صاحب نے اپنی خاص دعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ رخصت فرمایا، فالحمد للہ علی ذلک۔

وہاں سے واپسی کے بعد دارالعلوم کے شعبہ ادب میں تدریس اور زبان وادب کی کتابیں پڑھانے کا موقع حاصل ہوا، اور تاحیات حضرت مولانا کے تالیفی اور تحریری کاموں میں حصہ لیتا رہا، اور پوری طرح وابستہ رہا، میں نے اس پوری مدت میں حضرۃ الاستاذ مفکر اسلام رحمہ اللہ کے جملہ خطوط اور تحریروں کو محفوظ رکھا، شروع کے خطوط تو حضرت مولانا اپنے قلم سے تحریر فرماتے تھے، بعد میں نظر کی کمزوری کی بناء پر املاء کراتے تھے، حتی الوسع ان تمام خطوط اور تحریروں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی، اور جو فراہم ہوسکیں ان کو بھی بحفاظت رکھا، اب ادھر ان خطوط اور تحریروں کے دیکھنے سے محسوس ہوا کہ وہ قدامت اور اپنی خستگی کا اعلان کررہی ہیں کہ مزید ان کا محفوظ رہنا ان کو تلف کردینے کا باعث ہوسکتا تھا، اس لئے بعض دوستوں کے مشورے سے ان خطوط اور تحریروں، نیز اپنے بعض اساتذہ کرام، بزرگوں اور اہل تعلق کے کچھ خطوط کے نمونے بھی اس مجموعہ کے اخیر میں شامل کرنے کا مشورہ عزیز گرامی مولانا ڈاکٹر محمد فرمان صاحب ندوی نے دیا، جن میں حضرت مولانا کے

خطوط کے بعد استاذ گرامی قدر حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کے خطوط ہیں، جو انہوں نے مختلف اوقات میں اور خاص طور سے میرے قاہرہ کے زمانہ قیام راقم اور مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی کے نام تحریر فرمائے، ان مکاتیب کے ساتھ اخیر میں اپنے مخلص دوست اور گراں قدر رفیق محترم مولانا سید محمد الحسنیؒ بانی البعث الاسلامی کے چند خطوط بھی شامل اشاعت کرنے سے مجھے بے حد مسرت اور قلبی راحت محسوس رہی ہے۔

اس مجموعہ میں اساتذہ کے ساتھ والد معظم اور برادر معظم کے دو ایک خط بطور نمونہ دئے گئے ہیں۔ عربی میں دو خط حضرۃ الاستاذ ڈاکٹر ہلالی صاحب کے بھی دے دئے ہیں، چونکہ استاذ معظم نظر کی کمزوری کی بنا پر املاء کراتے تھے، اس لئے اس میں املاء کی غلطی ہوسکتی ہے، اس کے علاوہ اور جہاں بھی اور جس تحریر میں کوئی غلطی، طباعت یا سمجھنے کی واقع ہوئی ہو تو اس میں میرا قصور ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید کرتا ہوں کہ یہ مجموعہ مکاتیب میرے لئے بھی اور بعد میں آنے والے طالب علموں کے لئے کسی حد تک مفید ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالی آسان فرمائیں، اور ان کو مرتب کرنے میں مولانا محمد فرمان ندوی کی کوششوں کو قبول فرمائیں اور دارین میں جزائے خیر سے نوازیں۔ (آمین)

والسلام

سعید الرحمٰن الأعظمی

دارالعلوم ندوۃ العلماء

۱۶/رمضان ۱۴۴۰ھ

۲۲/مئی ۲۰۱۹ء

(۱)

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا سعادت نامہ پہونچا، پڑھ کر خوشی ہوئی، لیکن صحت کی خرابی اور طبیعت کے اضمحلال سے فکر پیدا ہوئی، اپنی صحت کی طرف پوری توجہ کیجئے، اور اہتمام سے علاج کیجئے۔

آپ کی سعادت اور محنت کی وجہ سے آپ سے خصوصی تعلق محسوس ہوا، اور اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر آپ سے اچھی امیدیں کیں، حقق الله الأماني و صدق الظنون.

ان شاء اللہ میں دو چار دن میں رائے بریلی چلا جاؤں گا، پہلا عشرہ وہیں گذرے گا، پھر حضرت رائے پوریؒ کی خدمت میں مسوری جانا ہے۔

آپ کے لئے دعاء ہے، اور آپ سے اور خصوصیت سے آپ کے والد صاحب(۱) سے دعاء کی درخواست۔

والسلام

دعاگو

ابوالحسن علی

۲۲ر شعبان ۷۲ھ

۷ر مئی ۱۹۵۳ء

(۱) والد صاحب حضرت مولانا محمد ایوب اعظمی سابق شیخ الحدیث جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات۔

(۲)

گھوڑا گلی، ایکوہ مری، پاکستان

عزیز مکرم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

آپ کا خط لکھنؤ ہو کر یہاں کل ملا، خیریت وصحت سے مسرت ہوئی، امید ہے کہ روزے دینی مشغولیت کے ساتھ گذر رہے ہوں گے۔

دیوبند کے جن فضلاء نے دار العلوم کے شعبہ ادب میں داخل ہونے کا ارادہ کیا ہے، ان کی باقاعدہ درخواستیں وظائف کے لئے (اگر ان کو ضرورت ہو تو) بھجوا دیجئے، میں آخر شوال تک پہونچ سکوں گا، وظائف کا فیصلہ پہلے ہوگا، اس لئے درخواستیں پہونچ جانی چاہئیں، میں خود پہونچ کر ان شاء اللہ کوشش کروں گا۔ ایک صاحب کا خط اس سلسلہ میں میرے پاس بھی آیا ہے، ان کا نام مولوی سلطان احمد ہے۔ اپنے والد اور دادا کی خدمت میں سلام کہئے۔

والسلام

علی

۱۹ر مئی ۱۹۵۴ء

(۳)

عزیز مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ اچھے ہوں گے، آج آپ کے دو کارڈ اکٹھا ملے، افسوس ہے کہ آپ کو میری کوتاہ قلمی سے تکلیف پہنچی اور آپ نے بڑا انتظار کیا۔

میں پاکستان سے پرسوں ہی آیا اور آتے ہی سخت مشغول ہوگیا، آپ کا معاملہ میرے پیش نظر ہے، ان شاء اللہ حسب مرضی طے ہوجائے گا۔(۱)

آپ دو چار روز میرے خط کا انتظار کر لیجیے، اور اطلاع ملتے ہی آجایئے، ان شاء اللہ دو ہی چار روز میں قطعی اطلاع مل جائے گی، اور آپ مفید کام کر سکیں گے۔

والد صاحب اور دادا صاحب کی خدمت میں سلام۔

دیوبند کے دو فاضل آئے تھے، میں اس وقت موجود نہ تھا، معلوم ہوا کہ مدرسہ ان کی نگاہوں میں جچا نہیں، اور وہ چلے گئے، معلوم نہیں ان دو میں آپ کے ذکر کئے ہوئے صاحب بھی تھے یا نہیں۔

والسلام

ابوالحسن علی

۱۲/ جولائی ۱۹۵۴ء

(۱) دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اس سال ۱۹۵۴ء میں تکمیل ادب اور اس کے بعد آنے والے مرحلے کی طرف اشارہ ہے۔

(۴)

عزیز مکرم سلمک اللہ تعالیٰ

کل آپ کے بھائی صاحب کے ہاتھ ایک خط بھیجا ہے، الحمد للہ کہ ضروری گفتگو ہوگئی، اور اب آپ آسکتے ہیں، اب یہ خط آپ کو جلد مل جائے گا، آپ جس قدر جلد پہنچ سکیں، یہاں آجائیں، اور مجھ سے مل لیں (۱)

امید ہے کہ آپ کی صحت ہر طرح بعافیت ہوگی۔

والسلام

ابوالحسن علی

۱۳ جولائی ۵۴ء

(۱) تکمیل ادب میں داخلہ منظور ہوجانے کی تصدیق۔

(۵)

۶؍رمضان المبارک

عزیزی سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسرت نامہ ملا، خیریت و حالات سے خوشی ہوئی، امید ہے کہ روزے دینی مصروفیت اور مبارک مشاغل کے ساتھ گذر رہے ہوں گے، تلاوت ونوافل میں کمی نہ کیجئے، اس کے ساتھ ساتھ جو مطالعہ ہو سکے غنیمت ہے۔

میں آج کل اپنے وطن رائے بریلی میں ہوں، محمد رابع سلمہ بھی یہیں ہیں، دو چار روز کے بعد لکھنؤ جاؤں گا، اور ۲۔۳ روز قیام کر کے مسوری جانے کا خیال ہے، اور عید کے بعد آنے کا پروگرام ہے، والأمر بید اللہ تعالی۔

والد صاحب اور دادا صاحب (۱) کی خدمت میں سلام، اور درخواست دعا۔

والسلام

ابوالحسن علی

۱۹۵۵/۵/۲۱ء

(۱) ہمارے جد امجد حضرت مولانا محمد صابر صاحب بخاوری نقشبندی (رحمہ اللہ)

(۶)

مسوری سہ شنبہ

۲۱؍جون ۵۵ء

عزیز مکرم زیدت سعادتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا سعادت نامہ ملا، آپ کی خدمت اور مشغولیت سے مسرت ہوئی، مجھے خود آپ کے حالات معلوم کرنے کا شوق تھا کہ آپ آگئے، اور کام شروع کر دیا، اب میں عنقریب ان شاء اللہ لکھنؤ پہونچ جاؤں گا، اور آپ سے ملاقات ہوگی۔ اندازہ ہے کہ یہ اتوار مجھے لکھنؤ میں مل جائے، راستہ میں ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا آؤں گا۔

حضرت (۱) کی طبیعت بحمد اللہ اچھی ہے اور دو چار روز میں رائے پور تشریف جانے والے ہیں۔ اپنا تدریسی کام پورے انہماک اور شوق سے انجام دیتے رہئے۔ کان اللہ فی عونکم۔

والسلام

ابوالحسن علی

(۱) حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

(۷)

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مضمون کل واپس کردیا، بعض خبریں رہ گئیں، ان کا اضافہ کردیجئے، اب جہاں نہج البلاغۃ کا تذکرہ ہے وہاں عبارت: لا یمنع من الانتفاع به والاعتراف بفضله کے بعد حسب ذیل عبارت بڑھایئے: ولکن صح أن للشریف الرضی نصیباً کبیراً فی إنشاء بعض رسائل هذا الکتاب و خطبه ، فلا شك إذن أنه کان فی الذروة العلیا من البلاغة ومن أکتب الکتاب فی الإسلام ، وقد صدق العلامة الشیخ محمد عبده فی مقدمته نهج البلاغة إذ قال : .....

اس کے بعد شیخ محمد عبدہ کی وہ عبارت جو اسی مضمون کی ہے کہ اگر شریف رضی ان رسائل و خطب کا مصنف ہے تو اس کا پایہ بہت بلند ہے۔ اُو کما قال۔

ابو اسحاق الصابی کے مرثیہ میں کچھ اور اشعار کا اضافہ ہونا چاہئے ۴۔۵، پھر اس کا تذکرہ ہونا چاہئے کہ لوگوں نے اعتراض کیا کہ آپ نے ایک بددین کا مرثیہ کیا تو شریف نے جواب دیا کہ میں نے اس کے ادب وفضل کا مرثیہ کیا ہے۔ اشعار کا صحیح ضبط ہونا چاہئے، اور ضروری اعراب، یہ ترمیمات واضافات کرکے جلد دیدیجئے۔

امید ہے کہ مولانا سید طلحہ صاحب (۱) کی مجالس سے آپ بھی فائدہ اٹھاتے ہوں گے۔

والسلام

ابوالحسن علی

۲۲ دسمبر ۵۵ء

(۱) حضرت مولانا کے پھوپھا جان، مولانا سید محمد طلحہ رحمہ اللہ

(۸)

باسمہ سبحانہ

عزیز مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ مؤرخہ ۱۶/اپریل وقت پر مل گیا تھا، کچھ تو مصروفیت بہت رہی کچھ علالت پیش آگئی، آپ خط کے منتظر ہوں گے، اس تاخیر کو معاف کیجیے۔ (۱)

یہاں کے مفصل حالات محمد میاں سلمہ اور محمد رابع کو لکھتا رہا ہوں، کاش آپ بھی وہ خطوط دیکھتے (۲) اب مستقلاً پھر تفصیل سے لکھنا مشکل ہے، خلاصہ یہ ہے کہ ۲۲/شعبان سے محاضرات کا سلسلہ شروع ہوگیا، ہر چہارشنبہ کو ایک محاضرہ یونی ورسٹی کے وسیع ہال میں ہوتا ہے، حاضرین میں یونی یورسٹی کے اساتذہ وپروفیسران، مختلف شعبوں کے طلبہ اور شہر کے اہل علم واہل ذوق ہوتے ہیں، حکومت سے تعلق رکھنے والے اور پارلیمنٹ کے بعض ممبران بھی ہوتے ہیں، اور شہر کا دینی عنصر نمایاں۔

یہاں تقریروں اور محاضرات کے سننے کا بڑا ذوق ہے۔ رمضان میں بعد تراویح بھی لوگ سننے آجاتے ہیں، یوں بھی مختلف اداروں اور جماعتوں خصوصاً اخوان کی طرف سے محاضرات وتقاریر کی فرمائش عام ہے، اور بچنا مشکل ہوجاتا ہے، محاضرات آپ ہی کے لکھے ہوئے پڑھتا ہوں، اب اضافہ کررہا ہوں وہ پانچ تھے غالباً پانچ اور بڑھانے پڑیں۔

طلبہ اور نوجوانوں میں بڑی زندگی اور زندہ دلی ہے، نہایت چست، مستعد، متحرک، پرجوش پرامید اور پُرمحبت ہیں، مغربی تہذیب سے متاثر اور لباس وصورت میں ہمارے یہاں کے یونی ورسٹی کے فیشن ایبل طالب علم معلوم ہوں، لیکن نماز روزہ کے پابند، صاحب حمیت اور نہایت خوش اخلاق وتواضع وسادہ، البتہ اب ہماری رائے یہ نہیں رہی کہ ہمارے یہاں کے طلبہ یہاں تعلیم کے لیے آئیں، ماحول کے اثرات سے محفوظ رہنا نہایت مشکل ہے۔ البتہ

(۱) ۱۹۵۶ء میں محاضرات کے لئے علامہ مصطفیٰ سباعی کی دعوت پر دمشق کا سفر ہوا تھا، وہاں سے مکتوب الیہ کے خط کے جواب میں لکھا گیا خط ہے (۲) یہ خطوط مکتوبات حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی کی تیسری جلد میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

کچھ عرصہ کے لیے یہاں آنا اور قیام کرنا مفید ہے، خصوصاً آپ جیسے نوجوانوں کے لیے۔

الحمدللہ ابھی تک ہمارے تینوں طالب علم (۱) اچھے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ آئندہ بھی حفاظت فرمائیں۔

سعید رمضان (۲) اسی اخلاص ومحبت سے ملتے ہیں، بلکہ کچھ زیادہ ہی، ہفتہ میں تین روز ان کے یہاں افطار اور کھانا مقرر ہے، اس میں تخلف مشکل ہے، برابر آتے رہتے ہیں، اور بہت خیال رکھتے ہیں۔

طنطاوی صاحب سے جب سے ابھی تک صرف ایک مرتبہ ملاقات ہوئی، آنے کا وعدہ ہے، کلیہ (۳) سے کوئی عملی تعلق نہیں، دارالعلوم کے نتائج سے مسرت ہوئی، خصوصاً آپ کی محنت کا نتیجہ والحمدللہ بہت اچھا رہا (۴) اِنّ اللّٰہ لا یُضیعُ اَجرَ المحسِنینَ.

مجلس انتظامی نے آپ کا تقرر بحیثیت مدرس دارالعلوم بمشاہرہ ۵۰/ابتدائی (۵) طور پر منظور کرلیا ہے، آپ کو اطلاع نہ ملی ہوگی، لیکن یہ طے شدہ بات ہے، اس لیے تردد کی ضرورت نہیں، آپ وقت پر دارالعلوم پہنچیں۔

اپنے والد صاحب اور ہمارے مخدوم مولانا محمد ایوب صاحب کی خدمت میں بہت سلام، یہ عریضہ بھی سنادیں یا دکھادیں، معلوم نہیں مدرسہ کی عمارت کے سلسلہ میں کیا ہوا؟ دوسرا پرچہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی خدمت میں پہنچادیں، جواب میں تاخیر ہوجائے تو کچھ خیال نہ کریں، مصروفیت بہت ہے۔

والسلام

علی

۲۹/رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ (۱۹۵۶ء)

(۱) مولانا سید محمد اجتباء ندوی، مولانا سید رضوان علی ندوی، مولانا محمد راشد اعظمی ندوی (۲) سعید رمضان مصری (داماد حسن البنا شہید جو ان دنوں دمشق میں مقیم تھے) (۳) کلیۃ الشریعۃ جامعہ دمشق (۴) دارالعلوم ندوۃ العلماء کے امتحانات سالانہ مراد ہیں (۵) پچاس روپے ماہانہ تنخواہ۔ باقاعدہ تقرر کی اطلاع ہے، یہ تقرر ۱۹۵۵ء میں ہوگیا تھا، اس کی طرف اشارہ ہے۔

(۹)

عزیزی سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سعادت نامہ ملا، آپ کو جس خبر (۱) کا شبہ ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں، اگر کوئی گرانی یا انقباض ہوتا تو آپ سے کام نہ لیتا، یہ میری عادت ہے، تکلیف اسی کو دیتا ہوں، جس سے طبیعت میں انشراح ہوتا ہے، آپ سے خصوصیت نہ ہوتی تو ''محاضرات'' کی تیاری میں آپ سے مدد نہ لیتا، اور آپ کو اس کی دعوت نہ دیتا، اس کا خیال بالکل دل سے نکال دیجئے کہ میں آپ سے ناراض ہوں، بات صرف اتنی ہے کہ میں لکھنؤ کے اس چند روزہ قیام میں بیحد مشغول رہا، اس لئے معمول سابق کے مطابق زیادہ بشاشت ظاہر نہ ہوسکی۔

آپ نے جس تکلیف دہ واقعہ کا حوالہ دیا ہے (۲)، وہ اتنا ناگوار تھا کہ میں نے آپ سے اس کی تفصیل دریافت نہ کی، یہ منزلیں پیش آتی ہیں، اور تربیت وتکمیل کے لئے ان کی ضرورت بھی، آپ اس پر زیادہ توجہ نہ کیجئے، اور اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیجئے۔

آپ کا سفر شام میں ساتھ رہنا میرے لئے راحت وسہولت کا باعث ہوتا، لیکن سفر کی طوالت اور مصارف کی زیادتی کی وجہ سے بظاہر امید نہیں، لیکن یہ ضرور چاہتا ہوں کہ آپ کسی عرب ملک میں میرے ساتھ یا تنہا کچھ روز کے لئے ہوآتے، اللہ تعالیٰ اس کا کوئی موقع بہم پہونچائے۔

آئندہ سال کے متعلق میں آپ سے گفتگو کروں گا، بظاہر کوئی اضطراب کی بات نہیں، اس پنجشنبہ کو لکھنؤ واپس ہونے کا خیال ہے، آپ آتے تو اس سے پہلے آجاتے، اب اگر موقع نہ ہو اور دارالعلوم کے حرج کا خیال ہو تو پھر کسی موقع پر سہی۔

گھر کی بیماریوں اور ایک بچہ کے ضائع ہونے سے قلق ہوا، اللہ تعالیٰ بیماری رفع فرمائیں اور بیماروں کو شفا عطا فرمائیں۔ والد صاحب کی خدمت میں سلام عرض کردیں۔

والسلام

ابوالحسن علی

۱۴/جون ۵۶ء

(۱) انسانی فطرت کے مطابق حضرت والا کی شدید مصروفیت کے زمانے میں توجہ کم رہی، تو اس احساس کا ذکر کیا گیا تھا۔ (۲) اچھی طرح یاد نہیں، لیکن کسی طرف سے امتحان سالانہ کے بعض سوالات کے افشاء کا الزام لگایا گیا تھا، اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے، جس کا دل پر اثر پڑنا ناگزیر تھا۔

(۱۰)

۲۹ر دسمبر ۱۹۵۶ء

عزیز مکرم زیدت سعادتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط بھوپال میں ملا تھا، جواب نہیں دے سکا، الحمدللہ بعافیت ہوں اور آپ کی عافیت وترقیات کا طالب ودعا گو۔

امید ہے کہ اپنا کام دلجمعی کے ساتھ انجام دے رہے ہوں گے، آپ کے بارے میں اپنی تقصیرات کا احساس ہے، مگر نیة المؤمن خیر من عمله ، ان شاء اللہ آپ کی اس سعادت، صبر وایثار ومحنت کا ثمرہ ملے گا، جہاں تک ہو سکے مطالعہ میں کمی نہ کریں، فضلیت علمی اور نظر پیدا کرنے میں قناعت وزہد سے کام لیجئے، پچھلے پرچہ کا مضمون آپ کا اچھا تھا، امید ہے کہ اپنی درسی کتابوں میں اسی طرح طلبہ سے کام لیتے ہوں گے، اور اجراء کراتے ہوں گے جیسے میں نے بتلایا تھا اور آپ کرتے تھے۔

محمد الحافظ (۱) کو محنت سے پڑھایئے، آج کل راتیں بڑی ہوتی ہیں، کتب خانہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا کیجئے، اور اپنے کو بہتر سے بہتر بنایئے، والد صاحب کی خدمت میں خط لکھیں تو میرا اسلام لکھ دیجئے گا، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب (۲) تشریف رکھتے ہوں تو سلام پہونچائیں۔ معلوم نہیں آج کل آپ کہاں رہتے ہیں؟

والسلام

ابوالحسن علی

گوئن روڈ، لکھنؤ ۲۳، بی

(۱) مکہ مکرمہ کے مقیم طالب علم عربی، اور دیگر زبانیں پڑھنے آئے تھے، میرا گھنٹہ اردو کا تھا، اور عربی میں تشریح کرنی پڑتی تھی، بعد میں فضیلت کر کے گئے، اور رابطہ عالم اسلامی میں ملازم ہوئے، یہ اصلاً شامی النسل تھے (۲) مئو اعظم گڑھ کے محدث جلیل (رحمہ اللہ)

(۱۱)

باسمہ سبحانہ

۱۱ر فروری ۱۹۵۷ء

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، مسرت ہوئی، آپ نے جس تشویش کا اظہار کیا ہے، وہ تعلق ومحبت کا نتیجہ ہے، آپ کہیں رہیں گے متعلق رہیں گے، جب آپ مشورہ وصلاح سے جائیں گے تو گویا بھیجے ہوئے ہوں گے، اس لیے یہاں اور وہاں میں فرق نہ ہوتا، مستقل وہاں رہنے کی تو ہماری صلاح نہیں، البتہ وہاں دو ایک سال رہ کر پھر آپ دارالعلوم کے لیے زیادہ مفید ہو سکیں گے، اور آپ کی صلاحیتیں اور تجربے یہاں کے لیے مفید ہوں گے (۱)۔

ابھی معلوم نہیں وہاں سے کیا جواب آتا ہے، آپ استخارہ بھی کیجیے، جانا ہوگا بھی تو ذی الحجہ کے موقع پر۔

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سے اتنا عرض کر دیجیے کہ میں جمعرات کو آؤں گا (ان شاء اللہ) آپ اس وقت تک قیام فرمائیں تو بڑا کرم ہوگا، مجھے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔

مولوی عبدالسمیع صاحب (۲) سے کہہ دیجیے کہ حسب ذیل پتہ پر قصص النبیین ۲، ۳ القراءۃ الراشدہ ۱-۳، اور مختارات کا ایک نسخہ نیز معلم الانشاء ۱-۲-۳ رجسٹرڈ بھیج دیں۔

جناب مولانا منت اللہ صاحب ندوی (۳) خانقاہ رحمانیہ، مونگیر۔

کتابوں پر ہماری طرف سے ہدیہ کا لفظ لکھ دیں۔

دوسرا خط محمد الحافظ کو دے دیجیے۔

والسلام

علی

(۱) سعودی ریڈیو اسٹیشن جدہ میں بحیثیت مترجم ومذیع کے استاذ محترم جناب مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس صاحب ندوی نے لکھا تھا۔

(۲) مکتبہ ندویہ کے ذمہ دار، کانپور سے تعلق تھا (۳) حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانی امیر شریعت بہار واڑیسہ

(۱۲)

باسمہ تعالیٰ

عزیزی زیدت سعادتہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط ملتے رہے، آپ سخت اضطراب میں ہوں گے کہ معلوم نہیں کب واپسی ہواور کب آپ کی روانگی ہو(۱)، مجھے بھی آپ کی وجہ سے خاص طور پر جلد واپس آنے کی فکر ہے، امید ہے کہ ایک ہفتہ کے بعد واپسی ہوجائے، آپ بہر حال میرا انتظار کریں، اور تشویش نہ کریں، ضروری سامان تیار رکھیے، میرے پہنچنے کے بعد ان شاء اللہ ضروری مراحل طے کرلیے جائیں گے، آپ اس صورت میں کچھ زیادہ مؤخر نہ ہوں گے، میری مجبوریاں کچھ ایسی ہیں کہ میں فوراً نہیں آسکتا، عزیزی محمد ثانی سلمہ (۲) سے تفصیل معلوم ہوجائے گی، استاذ محترم ہلالی صاحب (۳) کو بھی لکھ رہا ہوں ان دنوں میں کچھ ایسا بے دست وپا سارہا کہ سوائے ایک کام کے کم کام انجام دے سکا۔

مدرسہ (۴) کے جلسہ میں اگر آپ شرکت کریں تو شرکت کرکے آجائیں اور تاخیر نہ کیجیے۔

والد صاحب (۵) کی خدمت میں بہت سلام کہیے گا۔

ایک تراشہ قادیانی اخبار الفضل کا بھیج رہے ہیں، وہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب (۶) کو دے دیجیے گا، اور کہہ دیجیے گا کہ شیخ احمد محمد شاکر (۷) کو ایک خط تحریر فرمادیں جس میں اس خبر کی اطلاع ہو کہ قادیانی مسند احمد بن حنبل کو تصرف اور قطع وبرید کے ساتھ شائع کررہے ہیں، یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے، اگر احمد شاکر صاحب حکومت پاکستان کو اس کی طرف توجہ دلائیں تو بہت مناسب ہے۔ اگر آپ مؤجارہے ہوں تو میرا یہ خط دکھادیجیے گا، اگر جانا نہ ہو تو لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجیے گا، اس کام کو اہتمام کے ساتھ کیجیے گا۔ مولانا کی خدمت میں بہت بہت سلام۔

۲۲ر فروری ۱۹۵۷ء

والسلام

ابوالحسن علی

(۱) عراق کا سفر درپیش تھا (۲) مولانا محمد ثانی حسنی ندوی رحمہ اللہ (۳) علامہ ڈاکٹر محمد تقی الدین ہلالی مراکشی ان دنوں عرق میں مقیم تھے (۴) مدرسہ مفتاح العلوم مؤ کے جلسہ دستار بندی میں شرکت مراد ہے (۵) والد گرامی قدر مولانا محمد ایوب اعظمی رحمہ اللہ۔ (۶) علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی محدث رحمہ اللہ (۷) مصر کے مشہور محدث دعالم۔

(۱۳)

عزیزی سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسرت نامہ ملا، حالات وخیریت سے مسرت ہوئی، مولوی عبداللہ صاحب (۱) کا ایک خط رمضان مبارک کے آخری دنوں میں آیا، اس میں انہوں نے تحریر کیا ہے کہ شیخ عبداللہ بلیخیر (۲) صاحب ابھی جرمنی سے نہیں آئے، ان کے آنے پر تقرر ہوگا، یہ اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ جب تک آخری وقطعی اطلاع تقرر کی نہ آئے، اپنا کام دلجمعی سے کرتے رہیں۔

امید ہے کہ دارالعلوم کھلنے پر آپ آجائیں گے، اور کام شروع کردیں گے، توقع ہے کہ میں بھی اس وقت موجود رہوں۔

اللہ تعالیٰ مجھ کو صحت عطا فرمائیں، والد صاحب محترم کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام

علی

۶ر شوال ۱۳۷۶ھ

۶ر مئی ۱۹۵۷ء

(۱) مولانا عبداللہ عباس صاحب ندوی۔ (۲) جدہ ریڈیو اسٹیشن کے مدیر اعلیٰ۔

(۱۴)

۸/جون ۵۷ء

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل خط ملا، مسرت اور اطمینان ہوا، الحمد للہ آپ اپنے کام میں مشغول ہیں، محنت کے ساتھ کام کررہے ہیں، اللّٰھم زد فزد۔

اس سے مسرت ہوئی کہ عبداللہ بلخیر صاحب جرمنی سے آگئے ہیں، میں نے آج ہی مولوی عبداللہ صاحب کو خط لکھا ہے، خدا بہتر کرے۔

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبند پہنچ گئے تھے، امید ہے کہ اب لکھنؤ پہونچ جائیں گے، ان شاء اللہ جمعہ سنیچر تک پہونچ جاؤں گا۔

والسلام علیکم

علی

(۱۵)

عزیز مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ ملا، خیریت سے مسرت ہوئی، خدا کرے اب طبیعت بالکل صاف ہو، دارالعلوم کی تعطیل ۲۱/جولائی تک ہے، آپ اس وقت تک رہ کر آرام کرلیں، علاج سے غفلت نہ کریں، مولوی عبداللہ صاحب (۱) کا خط ابھی تک نہیں آیا، ممکن ہے کہ لکھنؤ کی ڈاک میں کوئی خط ہو، ان شاء اللہ دو چار روز میں معلوم ہوجائے گا۔

والد صاحب نیز مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام۔ محمد رابع بخیریت ہیں، آج لکھنؤ ۲۔۳/روز کے لئے جارہے ہیں، اور حالات بدستور ہیں۔

والسلام

ابوالحسن علی

۱۳/ذی الحجہ ۷۶ھ

۱۱/جولائی ۱۹۵۷ء

---

(۱) حضرۃ الاستاذ مولانا عبداللہ عباس صاحب ندوی

(۱۶)

دہلی نظام الدین

۱۷؍جنوری ۵۸ء

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ

سعادت نامہ ملا، آپ کی سعادت وشرافت ہے کہ اپنی غیر حاضری یا دور حاضری کو آپ نے اتنی اہمیت دی، اور اس پر ندامت وتأسف کا اظہار کیا، آپ مطمئن رہیں۔

استاذ نا ہلالی صاحب کا خط پڑھ کر بڑی مسرت ہوئی، آپ کو مبارک باد دیتا ہوں، آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ ایسا استاذ اصل آپ کی خدمت کے لئے بمسرت تیار ہے، اب اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں، اور کسی رکاوٹ کا خیال نہ کریں، باقی مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کی جائے گی، آپ عزم بالجزم کیجئے کہ جو کچھ تھوڑا سا ہو سکے اس کا انتظام کیجئے، باقی کا اللہ مسبب الأسباب ہے، میری واپسی پر سب مراحل طے ہو جائیں گے۔

اس وقت پوری توجہ ومحنت کتابوں اور اسباق پر کیجئے، اور کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھئے، آپ کی آئندہ کامیابی کا بھی سب کچھ انحصار اسی پر ہے۔

جلسہ تقسیم اسناد میں اگر کوئی مانع پیش نہ آیا تو شرکت کی کوشش کروں گا۔

البعث کی صحت پر بہت توجہ کیجئے، اغلاط نہ رہنے پائیں۔ امید ہے کہ آپ کا مضمون ہر طرح بہتر ومفید ہوگا۔ مولوی ابو العرفان صاحب ابھی تک یہیں تھے، کل اجمیر جا رہے ہیں۔

والسلام

علی

(۱۷)

(۶۱)

امپریس روڈ، لاہور

۱۷؍اپریل ۱۹۵۸ء

(۳؍شوال ۱۳۷۷ھ)

عزیز مکرم مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ مل گیا تھا اور بہت جلد پہنچا، لیکن افسوس ہے کہ ہم اس قدر منہمک اور بعض ضروری کاموں میں گھرے ہوئے تھے کہ ہر وقت جواب نہ جا سکا، آپ کو انتظار ہوگا۔

اس سے مسرت ہوئی کہ آپ دمشق پہنچ گئے، اچھا ہوا کہ حجاز، عراق اور شام تینوں ملک دیکھ لیے۔ دمشق میں استاد سعید الافغانی (۱) اور علی طنطاوی بے شک قابل استفادہ تھے، افسوس ہے کہ ان سے استفادہ کی اس وقت صورت نہیں، اب دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ دمشق میں ٹھہر کر ڈاکٹر صالح الاشتر سے استفادہ کیجیے، میں نے ان کو نحو میں بہت راسخ العلم اور وسیع النظر پایا، مجھے بھی ان سے بعض بڑے کام کی باتیں معلوم ہوئیں، دوسری صورت یہی ہے کہ عراق آجائیں اور ۲-۳ مہینے ٹھہر کر ہلالی صاحب سے مزید استفادہ کر لیجیے، مگر آپ کے والد صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کے گھر میں علالت ہے اور والد صاحب اگرچہ آپ کا قیام ان بلاد میں مفید سمجھتے ہیں اور آپ کے بلانے کے لیے مضطرب نہیں ہیں، لیکن علالت سے متردد ضرور ہیں، اس لیے اگر والد صاحب کا کوئی خط بلاوے کا ملا ہو تو پھر اللہ کا نام لے کر آجایئے، افسوس ہے کہ ایسی صورت میں ہلالی صاحب کے پاس آپ زیادہ نہ ٹھہر سکیں گے، یہ طویل دورہ انہیں کے مقصد سے تھا۔ (۲)

---

(۱) وہاں کے مشہور عالم وداعی (۲) الحمد للہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں سے پورے گیارہ ماہ میں نے وہاں رہ کر ہلالی صاحب اور بعض دیگر علماء سے علمی اور ادبی استفادہ کیا، اور کسی خبر سے تشویش میں مبتلا نہ ہوا

پھر بھی امید ہے کہ آپ نے اس سفر اور ان ممالک سے خاصا فائدہ اٹھایا ہوگا اور ان شاء اللہ یہ سفر ضائع نہیں ہوگا۔ دمشق میں آپ کسی سے استفادہ کریں اور اس کی کیا شکل ہو، اس کا مشورہ مولوی رضوان صاحب (۱) سے اچھا ہو سکے گا، وہ رجال اور ان کے علمی رتبے اور حیثیت سے اچھے واقف ہیں، نحو میں شیخ بھجۃ البیطار (۲) بھی صاحب نظر ہیں، المونی فی النحو الکوفی کو انہوں نے ایڈٹ کیا ہے، المجمع العلمی کی مجالس سے بھی آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

میں ان شاء اللہ آخر ستمبر تک لکھنؤ واپس جاؤں گا، اس کا جواب اگر دینا ہو تو لکھنؤ کے پتہ سے دیجیے۔ خدا کرے آپ کی صحت اچھی ہو، امید ہے دمشق پسند آیا ہوگا، مولوی اجتباء سلمہ کی سعادت وسیادت سے اسی کی امید تھی کہ آپ کو ہر طرح سے سہولت ومدد پہنچائیں گے، اس وقت آپ کا خط سامنے نہیں ہے، یونی ورسٹی پریس میں بیٹھے ہوئے یہ خط عجلت کے خیال سے لکھ رہے ہیں، خدا کرے جلد مل جائے۔

مولوی اجتباء اور مولوی رضوان صاحب کو ان کا مضمون دکھا دیجیے:

عزیزی مولوی اجتباء سلمہ اللہ، خط ملا تمہاری کام یابی سے حقیقۃً بڑی مسرت ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، خدا کرے اب مسلسل کام یابی ہی رہے۔ مولوی رضوان صاحب بہت مصروف ہوں گے، اگر محاضرات کے سلسلہ میں کچھ رقم اور سعی کی ضرورت ہو تو دریغ نہ کرنا، واقعی معارف کا تکملہ بڑی محنت سے تیار ہوا تھا (۳) اگر مولوی رضوان صاحب نے خلیل مردم بک کو نہ دکھایا ہو تو تم خود جا کر اس کو پیش کرو، کاش وہ اب بھی اس کو شائع کرا دیتے۔

حضرت شیخ عبدالقادر رائے پوری کا مزاج بعافیت ہے، ضعف بہت ہے، آخر ستمبر تک ہندوستان روانگی ہے، لکھنؤ سے خیریت کی اطلاع ملتی رہتی ہے، محمد میاں سلمہ عدد ممتاز کے نکالنے میں مصروف ہیں۔ ایک عدد طنطاوی صاحب کو پیش کرنے کے لیے بھیجا گیا، اس کو خود پہنچانا اور سلام کہنا، اپنے اساتذہ خصوصاً محمد المبارک صاحب کو سلام۔

والسلام

(۱) مولانا ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی (۲) شام کے مشہور عالم وادیب اور لغوی (۳) مولانا سید عبدالحی حسنیؒ کی کتاب عوارف المعارف کا تکملہ۔

عزیز گرامی قدر مولوی رضوان صاحب سلمہ اللہ

خط ملا، تکملہ کے متعلق خیال ہوتا ہے کہ یا تو خلیل مردم بک اس کو علیحدہ چھپوا دیں اور کتاب کے ساتھ بھیجیں، ورنہ کم سے کم المجمع العلمی کے کسی نمبر میں شائع کر دیں۔

افسوس ہے کہ المجمع نے آپ کے ساتھ معاملۂ قاسیہ کیا، آپ نے تعفف کیا، اچھا کیا، والد صاحب کا رام پور سے خط آیا تھا، آپ کے بھتیجے کے انتقال سے رنج ہوا جو کراچی میں تھا اور ۸-۹ سال کی شاید عمر تھی، اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ محاضرات کے متعلق تازہ خبر کیا ہے، کاغذ تو اب آ گیا ہوگا، تصحیح کا بڑا اہتمام چاہیے۔

چند محدثین بخاریؒ وغیرہ کے ناموں کے سامنے سنین وفات چھوٹ گئے ہیں ان کو بڑھا دیجیے گا، خدا کرے جلد آپ محاضرات کی خوشخبری سنائیں، "الثقافة الإسلامية في الهند" کا ابھی تک کوئی مکمل نسخہ موصول نہیں ہوا، انتظار ہے، سالم علی سالم (۱) سے کہہ دیجیے کہ کل ان شاء اللہ المسلمون کے لیے افتتاحیہ بھیجوں گا، اس وقت عجلت ہے، اس لیے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

والسلام

ابوالحسن علی ندوی

(۱) مجلہ المسلمون کے مدیر مکتب وطباعت۔

(۱۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز مکرم سلمہ اللہ

سعادت نامہ ملا، آپ نے جس تفصیل سے معذرت کی اس کی ضرورت نہ تھی، مجھے آپ کے متعلق بدگمانی یا غلط فہمی نہ تھی، حالات ہی ایسے پیش آئے کہ آپ کو نقل و حرکت کرنی پڑی، دار العلوم میں آپ کے متعلق اظہار خیال کیا جاتا ہے (۱)، مجھے آپ ہی کے خط سے اس کا علم ہوا، میرے علم میں کچھ نہیں ہے۔

میرا خود رجحان تھا کہ آپ زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں، اور مزید قیام کریں، ہلالی صاحب سے جس قدر فائدہ اٹھا سکیں فائدہ اٹھالیں، روز روز یہ مواقع میسر نہیں آتے، موجودہ نظام درس مناسب معلوم ہوتا ہے، بے شک "المثل السائر" بھی پڑھئے، اور دوسرے طریقوں پر بھی استفادہ کیجئے۔ نیز ان کے درجہ میں ضرور شرکت کیجئے۔ ڈاکٹر مصطفیٰ الجواد (۲) وغیرہ سے ضرور ملئے، اگر الاثری صاحب سے ملنا مشکل ہے یا استفادہ نہیں ہوسکتا تو چھوڑ دیجئے۔ (ان دونوں حضرات سے باقاعدہ ملاقات ہوئی تھی اور استفادہ کا موقع بھی حاصل ہوا تھا)

آپ کے گھر کے تازہ حالات مجھے معلوم نہیں، لکھنؤ بہت کم ٹھہرا اور مصروف رہا، انشاء اللہ خیریت ہی ہوگی۔ آپ یکسوئی کے ساتھ کام کیجئے، اور کچھ ٹھوس فائدہ اٹھا کر آیئے اور ان تمام مشقتوں کو حق بجانب ثابت کیجئے، جو اس سفر میں پیش آئیں۔

صواف صاحب کا عطیہ (۳) آپ نے قبول کیا، کچھ حرج نہیں، بعض مواقع مجبوری کے ہوتے ہیں۔

آپ نے سب کچھ لکھا، مگر یہ نہ لکھا کہ خط آپ کو کس پتہ پر لکھا جائے، آپ نے

(۱) میرا سفر عراق بعض ساتھیوں پر بڑا گراں گذرا تھا، وہ اس سلسلہ میں مختلف مجلسوں میں تبصرہ کرتے تھے، اس کا علم اپنے بعض مخلصین کے ذریعہ ہوا تھا، اسی کی طرف اشارہ ہے۔ (۲) وہاں کے بڑے عالم اور ادیب ولغوی (۳) شیخ محمود الصواف عراق کے بلند پایہ عالم اور داعی، جمعیۃ انقاذ فلسطین کے مرکزی دفتر میں روزانہ تشریف لاتے تھے، انہوں نے حج کے موقع پر کچھ عراقی دینار بطور ہدیہ پیش کیا تھا، جس کی اجازت حضرت مولانا رحمہ اللہ سے حاصل کی تھی۔

اپنا قدیم پتہ نہیں لکھا، مگر مجبوراً اسی پتہ پر لکھا جا رہا ہے، اس لئے کہ اور کوئی قابل اطمینان پتہ معلوم نہیں۔

شیخ ہلالی صاحب کو سلام کہئے۔

خدا کرے آپ کے ویزے میں اضافہ ہوگیا ہو۔

والسلام

ابوالحسن علی

۱۴ رمئی ۵۸ء

(١٩)

(٥٣)

بسم الله الرحمن الرحيم

عزيزى السعيد أسعده الله فى الدارين

السلام عليك و رحمة الله و بركاته

وبعد : فقد وصلت رسالتك المؤرخة ٢٩/ شوال ٧٧ ٥ ، و كنت فى انتظارها وانتظار التفاصيل والمعلومات التى اشتملت عليها ، فجا ء ت فى ميعادها ، والحمد لله .

لم يكن عندى شك فى سعادتك بما وهبك الله من علم و صلاح ونجابة ورشد ، وقد طابق الاسم المسمى ، ولكن أصبحت سعادتك الآن موضع غبطة ـ ان لم أقل حسد ـ بين أقرانك وزملائك ، بل أساتذتك ، منذ خصك الله بالاستفادة من شيخنا الدكتور تقى الدين الهلالى الذى هو إمام العربية فى هذا العصر .فى اعتقادى و تجربتى ، فإن كنت سعيدا ولا شك ، فأنت اليوم أسعد .

إن برنامج الدراسة الذى اختاره لك أستاذنا مؤسس على خبرة و سعة و علم عميق و نظر دقيق ، و قرأت شطراً من شذور الذهب على الشيخ أيام اقامته فى لكهنؤ ، مشاركا للأخ خليل شرف الدين ، ولا شك أن الكتاب موسوعة عربية و كتاب أدب وتفسير زيادة على النحو والعربية ـ أرجو أن لا تنسى أن تقرأ كتاباً على الشيخ يصحح لك نطقك والإعراب ، ويفيدك بمعلوماته العامة مع ملاحظاته اللغوية .

أما عتاب الشيخ على كتابتى فى أردو إلى مثلك فهو فى محله ـ وهو الذى حملنى على الكتابة بالعربية إليك لأول مرة .

تحياتى العاطرة واعترافى و ثنائى وتقديرى لكل من يساعدك ويكرمك من أصدقائى ومحبى وخاصة صديقنا المخلص والأخ الكبير الشيخ محمد محمود الصواف والأخ العزيز السامرائى ، والشيخ الجليل أمجد الزهاوى وغيرهم .

أما قصدك للحج فمن يعارض فيه و يتعرض للاثم والصد عن سبيل الله ، فعلى بركة الله يا سعيد ! وأرجو أن لا تنسانا فى صا لح دعواتك ، فى دار العلوم نشاط ملموس فى نواح كثيرة ، و ترى ما يسرك إن شاء الله فى العودة ، وقد تضاعف عدد الطلبة ، ولله الحمد.

أما المتوجهون الى مصر ففى انتظار واستعداد .

اقرأ سلامى على الشيخ ـ وعلى جميع الأصدقاء .

والسلام عليكم ورحمة الله

المخلص

أبو الحسن على الحسنى الندوى

٢٥/ ١١/ ١٣٧٧ه

١٣/ ٦/ ١٩٥٨م

(۲۰)

عزیزی سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، میں نے آپ کو دمشق خط لکھا تھا، وہ آپ کی روانگی کے بعد پہونچ گیا۔

مجھے آپ کے گھر کی علالت کا علم ہوا تھا، اور احتیاطاً والد صاحب محترم کو لکھ دیا تھا کہ وہ آپ کو بلا سکتے ہیں، میری طرف سے اجازت ہے، یہ اس بنا پر کہ مبادا آپ کو اپنے نہ آنے کا قلق اور آپ کے والدین کو اس کے زحمت ہو، ورنہ میرا رجحان تو یہ ہے کہ آدمی کو حتی الامکان اپنا کام پورا کر کے آنا چاہئے، روز روز ایسے سفر نہیں ہوتے، اور انسان قضائے الٰہی میں دخل نہیں دے سکتا، پھر بھی اگر آپ کی طبیعت پر واپسی کا تقاضا اور اس اطلاع کا قلب پر اثر ہو تو آپ بخوشی آسکتے ہیں، اس کا فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں: استفت قلبك وان أفتاك المفتون ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح فیصلہ القاء فرمائے، گھر والوں کو صحت دے، اور آپ کو ان سے بخوشی وخیریت ملائے، مجھے تازہ اطلاع نہیں، اگر تازہ اطلاع کا مقتضا یہ ہو کہ آپ واپس آجائیں اور قلب پر یہی اثر ہو تو آپ ضرور آجائیں، اور اگر رہنے کی ہمت کر سکیں تو فاذا عزمت فتوكل على الله ۔(۱)

عراق کے اس تازہ قیام میں آپ ہلالی صاحب کے علاوہ دوسرے علمائے عراق ڈاکٹر جواد، استاذ بھجۃ الأثری وغیرہ سے استفادہ کیجئے۔ اور علمی استفادہ کی سب حسرتیں نکال لیجئے۔ پھر اس کی جگالی ہی کرنی ہوگی۔

ابھی چند روز کی بات ہے، ہماری قیام گاہ پر عاصم الحداد (۲) ایک نوجوان کو لے کر ہو نچے، ہم نے پہچانا نہیں، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ آپ کے دوست ومہربان صالح مہدی

(۱) بعض افراد خاندان کی علالت کی طرف اشارہ ہے۔ (۲) لاہور میں مرکز جماعت اسلامی کے ذمہ دار اور مولانا مودودی کے معتمد خاص۔

السامرائی (۱) ہیں، اچانک ملاقات سے بڑی مسرت ہوئی، معلوم ہوا کہ لائل پور اگریکلچرل کالج میں پڑھنے آئے ہیں، ایک دوست نے دعوت کی پھر وہ خود ہی ان کو لائل پور پہونچا آئے، الحمد للہ آرام سے ہیں۔ دوبارہ عراق پہونچنے کے حالات لکھئے اور دروس کا نظام۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے آپ کو کامیاب کر کے لائے۔

ہم ۴۔۵ روز کے بعد لکھنؤ واپس جائیں گے۔

شیخنا ہلالی صاحب کی خدمت میں سلام

والسلام

ابوالحسن علی

۲۹ر دسمبر ۱۹۵۸ء

(۱) عراق میں سامراء کے نوجوان داعی اور بعد میں لائل پور کی مشہور درسگاہ اگریکلچرل کالج کے طالب علم

(۲۱)

عزیز مکرم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، الحمد للہ بخیریت رمضان مبارک ختم ہو گیا، اللہ تعالی ہماری کوتاہیوں کو معاف کر کے اس کو قبول فرمائیں۔

امید ہے کہ آپ دار العلوم وقت پر پہونچ جائیں گے، مولوی عبد الماجد صاحب(۱) کے نہ ہونے کی وجہ سے تمام تر رابع اور آپ پر شعبہ ادب کا بوجھ رہے گا۔ اللہ تعالی آپ لوگوں کو قوت عطا فرمائیں، والد صاحب کی خدمت میں سلام۔

میں ان شاء اللہ ۴ر شوال ۷۸ھ کو لکھنؤ پہونچوں گا۔

والسلام

ابو الحسن علی

سہارنپور

یکم شوال ۷۸ھ

۱۰ر اپریل ۱۹۵۹ء

(۱) دار العلوم ندوۃ العلماء میں استاذ ادب

(۲۲)

عزیزی سلمہ اللہ وسلمک فیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ عین حالت انتظار میں ملا، جزاک اللہ، دل لگا ہوا تھا۔

امید ہے کہ آپ نے اپنے سب اسباق ذوق وشوق سے پڑھائے ہوں گے، یوسف صالح(۱) کو صرف کتاب پڑھانے پر اکتفاء نہ کریں، ان کی ذہنی تربیت اور خاص طور پر دینی ترقی واستفادہ کی طرف متوجہ کرتے رہیں، اہل دین سے مانوس کریں، اور عمل کی رغبت پیدا کریں۔ میں انشاء اللہ ۴ر جون کو پہونچ جاؤں گا۔

اور مضامین کی نقل میرے آنے تک پوری ہو جائے گی۔

والسلام

علی

۱۸ر مئی ۵۹ء

(۱) یوسف صالح قراجہ ترکی کے رہنے والے طالب علم تھے، ان کا داخلہ امدادی طور پر ہو گیا تھا، ان کو عربی پڑھانے اور مختلف طریقہ تعلیم استعمال کرنے میں بہت وقت لگا، الحمد للہ وہ پھر ندوہ سے عالمیت، نیز عربی زبان کی تعلیم حاصل کر کے واپس ہوئے، اور اب تک وہ وہاں ایک بڑے حلقے میں دعوت وتعلیم کا کام کر رہے ہیں، (بارک اللہ فی أعمالہ)۔ حضرت مولانا کی متعدد کتابوں کا ترکی زبان میں ترجمہ کر کے ترکی معاشرہ میں پھیلایا، اور ایک داعی کی حیثیت سے معروف ہوئے۔

(۲۳)

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سعادت نامہ ملا، صحت وعافیت سے مسرت ہوئی، خدا کرے بقیہ ایام صیام اچھی طرح اور مرضیات میں مشغولی کے ساتھ گذریں۔

آپ نے ہدیہ قبول کرلیا، بہت اچھا کیا، وہ حقیقتاً ایک مخلص ومحبّ کا ہدیہ تھا، اور ان کا قبول کرنا علت اور نسیت تھا، فالحمدللہ۔

ابھی تک محاضرات کا نسخہ جو ۲۳ رفروری کو ''برید جوی'' سے بھیجا گیا ہے وصول نہیں ہوا، معلوم نہیں کہاں بھٹک گیا، آپ کا نسخہ ان شاء اللہ ضرور موصول ہوگا۔

محمد رابع سلمہ کی طبیعت کچھ خراب ہوگئی تھی، اب بہتر ہیں، اور روزے رکھ رہے ہیں، آج کل اطہر صاحب (۱) اور سلیمان صاحب (۲) آئے ہوئے ہیں، اچھی رونق ہے۔ والد صاحب کی خدمت میں سلام پہونچایئے، نیز حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی خدمت میں، دعاء میں یاد رکھئے۔

والسلام

مخلص

علی

۷۹ھ مطابق ۵۹ء

(۱) ماسٹر اطہر صاحب معتمد مالیات ندوۃ العلماء۔ (۲) جناب سلیمان رحیم آبادی صاحب، مولانا ارشد حسین ندوی کے برادر خورد اور حکیم شرافت حسین رحیم آبادی کے صاحبزادے۔

(۲۴)

باسمہ تعالیٰ

میونسپل کالج، مدرسہ والی مسجد

لائل پور (مغربی پاکستان)

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ وبارک لہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، پڑھ کر خوشی ہوئی، تاخیر جواب سے آپ کو تکلیف ہوئی ہوگی، آج کل کچھ مصروفیت زیادہ رہی، کچھ خط دیر میں ملتے ہیں، آپ نے اپنے جس اضطراب کا اظہار کیا ہے وہ ایک اچھی علامت ہے، اگرچہ قلبی اضطراب اور کشمکش ترقیات کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کو فضل فرمانا ہوتا ہے، دل میں اضطراب پیدا فرمادیتا ہے، البتہ اس کو صحیح رخ پر لگانے اور اس اسٹیم سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہوتی ہے، اس کا صحیح استعمال اور اس سے انتفاع کی شکل یہ ہے کہ طبیعت اضطراری دعا کی طرف متوجہ ہو اور کچھ ذکر بھی شروع کیا جائے، مجھے عرصہ سے خواہش تھی کہ آپ ذکر کی طرف متوجہ ہوں اور کبھی دریافت کریں، بیعت کے لیے تو کسی قوی اور مقبول ہاتھ کو انتخاب کرنا چاہیے، اس کے متعلق بھی ان شاء اللہ مخلصانہ وخیر خواہانہ مشورہ عرض کردیا جائے گا (۱)۔

اللہ تعالیٰ نے علم وصلاحیت اور استعداد عطا فرمائی ہے، کسی نافہم اور منفعل طبیعت آدمی کی ناقدری یا درشت مزاجی سے دل گیر نہیں ہونا چاہیے، جو کوئی ایسا کرتا ہے اپنا نقصان کرتا ہے، اور اپنے کو علم سے محروم رکھتا ہے، آپ کا کیا بگاڑتا ہے، آپ مطمئن ہوکر اپنا کام کرتے رہیں۔ اور جی چاہے تو اس سے پیچھا چھڑالیں، اور اس کو محسوس کرادیں کہ اس نے آپ کی خدمت وتوجہ سے محروم ہوکر کیا کھویا، کسی مایوسی یا پریشانی کی

(۱) حضرت مولانا کے بدست یہ شرف حاصل ہوا، اور ان کی حیات کے بعد تجدیدان کے جانشیں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ سے کرانے کی توفیق ہوئی۔

قطعاً ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے سوا کسی کا محتاج نہیں کیا، آپ نے محنت سے پڑھا، فاضل اساتذہ آپ کو میسر آئے، ہلالی صاحب فاضل اجل اور امام فن آپ کو ملا، اور انہوں نے بڑی شفقت وخصوصیت سے آپ کو پڑھایا، پھر ایک دینی ماحول میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت وحرمت کے ساتھ رکھا، اور دینی زبان اور دینی علوم کی تعلیم وتدریس کی توفیق عطا فرما دیا ہے، ہم سب لوگوں کو آپ سے محبت ہے اور آپ کی قدر کرتے ہیں، آپ کو دارالعلوم کے محاسن میں سے سمجھتے ہیں، اور اسی طرح آپ کو اپنے سے جدا کرنے پر راضی نہیں، اور کیا چاہیے؟

آپ دلجمعی وسکون خاطر کے ساتھ اپنا کام کرتے رہئے، ان شاء اللہ ملاقات پر زبانی عرض کر دیا جائے گا۔

آپ کے اہل خانہ کی علالت سے تشویش ہے، اللہ تعالیٰ صحت وعافیت عطا فرمائے، اور آپ کی سب پریشانیوں کو رفع کرے۔

آج کی ڈاک سے ''البعث'' کی پانچ کاپیاں پہنچیں، اس مرتبہ پرچہ اچھا نہیں چھپا، شاید کاغذ اچھا نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ ماذا خسر العالم چھپ کر آ گئی ہے۔ دیکھنے کا اشتیاق ہے، آپ نے دیکھی ہوگی۔

سب کو سلام، خدا کرے مولوی معین اللہ صاحب اور مولانا اسحاق صاحب اچھے ہوں گے، صالح مہدی سامرائی آپ کو پوچھتے تھے اور ذکر کرتے تھے۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۹/شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ

۷/فروری ۱۹۶۰ء

(۲۵)

عزیزی سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ ملا، خیریت سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ ہمارا آپ کا رمضان اپنے فضل سے بلا استحقاق کے قبول فرمائے، اور اس کی برکات سے حصہ عطا فرمائے۔

محاضرات کا ایک نسخہ الحمد للہ موصول ہو گیا، کتاب خاصی ضخیم ہے، عمدہ چھپی ہے، البتہ اغلاط بہت ہیں، روائع اقبال کا ایک نسخہ بھی پہونچا ہے، بقیہ نسخے آنے والے ہیں، دونوں کو آپ دیکھ کر خوش ہوں گے۔

آج کل مولوی معین اللہ صاحب (۱) بھی آئے ہوئے ہیں، اچھے ہیں، مولوی ابو العرفان صاحب (۲) کل گئے، نتیجہ (امتحان سالانہ) آپ نے دیکھا ہوگا، برا نہیں، مولوی رابع سلمہ سلام کہتے ہیں۔

والسلام

دعاء گو

ابوالحسن علی

۲/۴/۱۹۶۰ء

---

(۱) نائب ناظم اور شعبہ تعمیر وترقی کے مدیر اعلیٰ (رحمہ اللہ تعالیٰ) (۲) استاذ محترم جناب مولانا ابوالعرفان صاحب ندوی قائم مقام مہتمم ایک عرصہ تک رہے، دارالعلوم میں سینئر استاد بلاغت وفلسفہ رہ کر شاگردوں کی ایک بڑی تعداد چھوڑی۔

(۲۶)

عزیز مکرم زیدت سعادتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ مؤرخہ ۵/مارچ وقت پر مل گیا تھا، آپ کے لکھنؤ پہونچنے کی اطلاع بھی مولوی معین اللہ سے مل گئی، امید ہے کہ محمد رابع سلمہ سے مفصل حالات معلوم ہو گئے ہوں، خدا کرے اب یہ دن پورے تعلیمی انہماک وسرگرمی میں گذریں، مسودہ اب تک مرکز میں موجود ہے، مگر اب اس کی تصحیح میرے پہونچنے کے بعد ہی مناسب ہے۔ حک واصلاح، حذف واضافہ کا سلسلہ جاری رہے گا، جہاں اتنی دیر لگی، کچھ اور دیر سہی۔

خدا کرے آپ احباب واعزہ بخیر ومشغول بخیر ہوں۔ ان کو سلام۔

عزیزی مولوی تقی الدین صاحب کو بعد سلام کے معلوم ہو کہ ان کا خط ملا، حضرت تو تشریف رکھتے ہیں، ان شاء اللہ کسی موقع پر آجایئے گا، جلدی نہیں۔

دوسری طرف کا مضمون ابوالعرفان صاحب کو دکھا دیں:

عزیز مکرم مولانا ابوالعرفان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولوی معین اللہ صاحب یہاں پہونچے، محمد رابع سلمہ اور احسان (۱) وہاں پہونچ چکے ہوں گے، حالات معلوم ہوئے ہوں گے، مولوی عبدالسلام صاحب (۲) کا خط ملا، وہ چاہتے ہیں کہ دارالعلوم کا کوئی نمائندہ ۱۰۔۱۴/نومبر کے ہونے والے جشن جامعہ میں شرکت کرے، غالباً تعلیمی حرج کی وجہ سے اس کا موقعہ نہ ہو، غور کر لیجئے گا، اور مناسب جواب دے دیجئے گا۔

یکم نومبر ۱۹۶۰ء

والسلام

علی

(۱) برادر مکرم مولوی احسان الحق صاحب ندوی کو خدمت عالیہ میں وقت گذارنے کی سعادت حاصل تھی۔ (۲) غالباً مولانا عبدالسلام صاحب قدوائی ندوی استاذ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی۔

(۲۷)

لکھنؤ ۸/نومبر ۱۹۶۰ء

عزیز مکرم زیدت سعادتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ مؤرخہ ۲۲/جمادی الأولی ملا، خیریت سے مسرت ہوئی اور والد صاحب کی علالت سے تشویش ہوئی، اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کامل عطا فرمائے۔

دہلی کا وفد بحمد اللہ کامیاب واپس آیا، سعودی سفارت خانہ نے عملی تعاون کیا، اور دوسرے سفارت خانوں نے وعدہ اکرام سب نے کیا، اور سب نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا، اب کچھ عرصے کے بعد دوبارہ جانے کی ضرورت ہوگی۔ سفر تعارف کے لئے بہت مفید ہوا۔

خدا کرے آپ جلد آئیں، اور اس کام کی تکمیل کریں، میں کل ٹونک جا رہا ہوں، دس بارہ دن کے بعد واپسی ہوگی، والد صاحب کی خدمت میں سلام اور مزاج پرسی۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

(۲۸)

۲۷ دسمبر ۶۰ء

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالی وحفظہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل ہی سعادت نامہ ملا، آپ کی خیریت اور آپ کے اس خیال سے بڑی خوشی ہوئی، وطن سے سفر میں کوئی خط آئے مسرت بخش ہے، چہ جائے کہ ایک عزیز کا۔

آپ امتحانات سے فارغ ہو کر ضرور گھر جایئے، تقریب سعید خدا کرے خیر وخوبی اور خوش اسلوبی سے انجام پائے، اس کار خیر میں تاخیر مناسب نہیں، والد صاحب جو کچھ کریں گے ان شاء اللہ بہی خواہی پر مبنی ہوگا۔

اب امتحانات شروع ہونے والے ہوں گے، انہماک کے ساتھ اسباق پورے ہوں گے، اللہ کرے اس سال نتیجہ بہتر ہو۔

یہاں بڑی مصروفیت رہی، تقریباً روزانہ ایک تقریر ہوتی ہے، تقریروں کا یہ حضرات بڑا اہتمام کرتے ہیں، اور بڑا اثر لیتے ہیں، چار چار مشین ریکارڈ کرتی ہے، اخبارات تقریر شائع کرتے ہیں، اور مجلسوں میں ان کا چرچا ہوتا ہے، اللہ تعالی مفید اور مقبول بنائے۔

معلوم نہیں البعث کا کام کیسا چل رہا ہے، کب تک نکل رہا ہے، امید ہے کہ آپ توجہ کرتے ہوں گے، آپ کا خط دیکھ کر دل چاہا کہ کچھ مزید حالات اور جزئیات تحریر کرتے، مولانا اویس صاحب کا مزاج کیسا ہے، اور اساتذہ کیسے ہیں، تعمیر کی رفتار کیا ہے؟ سب اساتذہ کو سلام پہونچا دیجئے، اور خیریت کہہ دیجئے، احسان کو سلام، امید ہے کہ وہ امتحان کی تیاری میں مشغول ہوں گے۔

یہاں کا موسم بہت خوشگوار ہے، بہار کا سا موسم ہے، برف پیتے ہیں، اور پنکھے کے نیچے بیٹھتے ہیں، ابھی تک آب وہوا موافق ہے، نیند بھی آتی ہے، قبض بھی نہیں ہے۔

مولوی عبد الماجد صاحب کو سلام، معلوم نہیں مصر سے کوئی خط آیا، اور

"ماذا خسر العالم" پہونچ گئی؟

دمشق سے علی طنطاوی صاحب نے المسلمون فی الھند کی رسید دی، کب تک طباعت کا ارادہ ہے، مختارات کی طباعت جاری ہے، محمد رابع سلمہ سے بعد سلام کہئے کہ "نشان راہ" کتابت کے لئے دیا جائے، اور اس کی طباعت اور تصحیح کا اہتمام کیا جائے۔

یہاں تک لکھا گیا تھا کہ احسان کا خط مل گیا، دوسری طرف ان کے نام ہے(۱)۔

دعا گو

ابوالحسن علی

(۱) ان کے نام والا خط ان کو پہونچا دیا گیا تھا۔

(۲۹)

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مسرت نامہ ملا، مجھے بھی افسوس رہا کہ آپ مسودہ نہ لے گئے، ورنہ بسہولت نقل ہوجاتی، اب آپ کو مشغولیت میں وقت نکالنا پڑے گا۔

الحمدللہ سیلاب سے رائے بریلی میں کوئی بڑا نقصان نہیں، سب شہر میں ہیں، امید ہے کہ ہفتہ کے بعد واپس ہوسکیں، رابع سلمہ دہلی گئے ہیں، اجتباء دمشق سے آگئے ہیں، دارالعلوم سے پانی ہٹ چکا ہے، امید ہے کہ یکم نومبر سے کھل سکے، میں آج سہارنپور جارہا ہوں، ہفتہ عشرہ قیام رہے گا، پتہ وہی مظاہر العلوم کا ہوگا۔

والد صاحب اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام

والسلام

علی

۸۰ھ مطابق ۶۰ء

(۳۰)

۴؍جنوری ۱۹۶۱ء

عزیزی مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ مورخہ ۳۱؍دسمبر ملا، مسرت ہوئی۔ زادك الله رشداً وصلاحاً.

آپ کے خط سے متفرق حالات ومعلومات حاصل ہوئے، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، "المسلمون في الهند" کی رسید نہ آنے سے فکر ہوئی، خدا کرے ہماری آپ کی محنت ضائع نہ ہو، اس مبیضہ میں بہت سی ترمیمات اور اضافے تھے جن کی کوئی نقل نہیں ہے، اجتباء سے کہیے کہ طنطاوی صاحب کو خط لکھ کر دریافت کریں، مختارات کی طباعت کے آغاز سے مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ جلد تکمیل کو پہنچائے۔

دارالعلوم کی علمی استعداد کو ترقی دینے کے لیے جان توڑ کوشش اور منظم ومتحد سعی وجہد کی ضرورت ہے ایک مہم بنا کر اس کو شروع کرنا چاہیے، ابھی سے اس کا نقشہ اور منصوبہ تیار کرنا شروع کیجیے، آپ مولوی عبدالماجد صاحب، محمد رابع اور مولوی محمود صاحب (۱) اس کا خاکہ تیار کریں، البعث سے آپ نے جس دل چسپی کا اظہار کیا ہے اسی کی آپ سے توقع ہے: "ولا تكونوا كالتى نقضت غزلها من بعد..... أنكاثاً".

امید ہے کہ اجتباء سلمہ بھی اس کے لیے ساعی ہوں گے، مولوی معین اللہ صاحب بحمداللہ اچھے ہیں، اللہ تعالیٰ نے لکھنؤ کی سردی سے اس سال ان کو بچالیا، یہ زمانہ ان کے لیے سخت ہوتا ہے۔

عزیزی احسان سلمہٗ کو سلام، وہ ہمارے پچھلے خط سے ناراض تو نہیں ہوئے، بہت مصروفیت ہے، لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ورنہ ان کو علیحدہ خط لکھتے، مولوی عبدالسمیع صاحب (۲) کو سلام دوسری طرف ان کو دکھادیجیے۔

---

(۱) مولانا محمود الحسن ندوی، دہلی (۲) مولانا عبدالسمیع صاحب ندوی شعبہ تعمیر وترقی کے ذمہ دار تھے، ان کے والد مولانا سید عبدالحی رحمہ اللہ تھے۔

عزیزی مولوی سید عبدالسمیع صاحب سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسرت نامہ ملا، مقدمہ کی کامیابی سے بڑی مسرت ہوئی، مخدومی مولانا سید عبدالحی (۱) صاحب کی خدمت میں بھی مبارک باد عرض ہے، خدا کرے آگے کا مرحلہ بھی بسلامت وعافیت طے ہوجائے، اور اپیل کی نوبت نہ آئے، چیک ملا، دستخط کرکے واپس کیا جارہا ہے، اس کے پہنچنے سے مطلع کیجیے، اس کی اطلاع ڈاکٹر اشتیاق صاحب (۲) کو بھی کردیجیے گا، مجلس کے سلسلہ میں ایسی باتوں سے ان کو مطلع کردیا کریں۔

خدا کرے آپ کی طبیعت اب بہتر ہو، سردی کا موسم زیادہ احتیاط کا محتاج ہے، آپ میں سردی کے اثرات قبول کرنے کی خاص صلاحیت ہے، مولوی معین اللہ صاحب تو اس مرتبہ سردی کے گزند سے بچ گئے۔

والسلام

دعاگو

ابوالحسن علی

(۱) مولانا سید عبدالحی مقیم کانپور (۲) ڈاکٹر محمد اشتیاق حسین قریشی سابق جنرل سکریٹری دینی تعلیمی کونسل، ماہر تعلیم اور اچھے معالج۔

(۳۱)

از لکھنؤ

۷ مئی ۱۹۶۱ء

عزیزی سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسرت نامہ مؤرخہ ۱۲ ذی الحجہ ملا، حالت معلوم ہوئے، گرمی یہاں بھی سخت پڑرہی ہے، کل سے موسم خوشگوار ہے، امید ہے کہ وہاں بھی فرق ہوا ہوگا، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کے ساتھ رکھے۔

دینی تعلیمی کانفرنس کے سلسلہ میں آیا تھا، ایک دو روز کے بعد واپس جاؤں گا، رابع سلمہ بھی آئے ہیں، والد صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون، امید ہے کہ چھٹیوں میں آپ معتدبہ کوئی کام کریں، محمد میاں سلمہ خیریت سے ہیں۔

والسلام

دعاگو

ابوالحسن علی

(۳۲)

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالیٰ وحفظہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا جوابی کارڈ ۲۹ رذی الحجہ کو ملا، موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کو استعمال کیا، امتحانات سے آج فراغت ہوجائے گی، البعث کو جلد مکمل کرنے کی کوشش کیجئے، اور ذمہ داری کے ساتھ خریداروں اور اعزازی خریداروں کو پوسٹ کرائیے اور پیغام پہونچائیے۔

نذر الحفیظ (۱) سے کہئے کہ مہدی سامرائی (۲) کا پتہ البعث سے لے کر اسلام اینڈ دی ورلڈ ہوائی ڈاک سے ہماری طرف سے بھیج دیں، اور ہدیہ کا لفظ آپ عربی میں لکھ دیجئے گا۔ مولوی انوار الحسن (۳) سے کہئے کہ تذکرہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب تو ہماری طرف سے ایک اسی پتہ پر بھیج دیں، رجسٹری کے ذریعہ۔

جناب نفیس صاحب گلزار رحیمی، باغ رائے پور، ضلع سہارنپور مکمل پتہ لکھیں۔

مولوی عبداللہ صاحب (۴) کے آنے کی ہم کو فوراً اطلاع کی جائے۔ محمد میاں کو سلام ودعاء۔

والسلام

ابوالحسن علی

۹ راگست ۶۱ء

ندوۃ العلماء

بادشاہ باغ، لکھنؤ

(۱) ندوہ میں فضیلت کرنے کے بعد مصر میں بہ سلسلۂ استفادہ ایک عرصہ تک رہے، اس وقت ندوہ میں کلیۃ اللغۃ العربیۃ وآدابھا کے عمید ہیں۔ (۲) عراق کے داعی اور عالم، بغداد میں جمعیۃ انقاذ فلسطین کے دفتر میں مقیم تھے، پھر مزید زراعتی انجینیرنگ کی تعلیم کے لئے لائل پور آگئے، میرے زمانہ قیام بغداد میں بہت اچھے مشیر اور معاون رہے، ندوہ میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے اپنے زمانہ قیام میں پاکستان آئے تھے، پھر جشن تعلیمی ۱۹۷۵ء کے پروگرام میں بھی شریک رہے (۳) فاضل ندوہ تھے، مکتبہ ندویہ کے مدیر تھے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (۴) استاذ گرامی جناب مولانا ڈاکٹر عبد اللہ عباس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۳۳)

رائے بریلی

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالیٰ وحفظہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، مسرت ہوئی، البعث پہونچا، اغلاط موجود ہیں، التصلع عن العلوم ہمارے مضمون میں چھپ گیا ہے، من ہونا چاہئے، الشیخ محمود الحسن کے بجائے محمود حسن ہونا چاہئے، علی ہذا القیاس، تصحیح کا زیادہ اہتمام چاہئے۔

مجھے اندیشہ ہے کہ پرچہ بھیجنے میں پھر تساہل وغفلت نہ ہوئی ہو، ایک خط صالح باسلامہ (۱) کا بھیج رہے ہیں، نشان زدہ سطور خاص طور پر ملاحظہ ہوں۔ البعث تازہ شمارہ ایک ایک پرچہ حسب ذیل پتوں پر بھیج دیں:

۱۔ مولانا سید طلحہ صاحب ایم، اے، دار التصنیف کراچی ۳، پاکستان۔ (۲)

۲۔ سید احمد الحسنی (۳) مصر۔ پتہ مولوی عبد الماجد صاحب ندوی سے معلوم کرلیجئے۔

۳۔ مولوی مظفر شاہ ندوی استاذ گورنمنٹ کالج میرپور، براستہ جہلم (مغربی پاکستان)

۴۔ مولانا ابراھیم احمد مظاہری ۔ دور جدید، رنگون۔ پورا پتہ مولوی معین اللہ صاحب سے معلوم کرلیجئے، ان کو مستقل اعزازی خریداروں میں لکھ لیجئے۔

صالح باسلامہ جیسے لوگوں کو رجسٹرڈ سے پرچہ جانا چاہئے۔

محمد میاں سلمہ نے المسلمون والے مضمون کی اشاعت کی اجازت مانگی ہے، رسالہ آتا ہوگا، اس میں صاف صاف ہوگا مسودے سے، اغلاط کا اندیشہ ہے، مولانا محمد اویس صاحب (۴) کے رسالہ شرح العقیدۃ السنیۃ پر مقدمہ ہم نے لکھا ہے، اس کو دیکھ لیا جائے، وہ بھی قابل اشاعت معلوم ہوتا ہے۔

والسلام

علی

۲۷ ربیع الأول ۸۱ھ مطابق ۹ دسمبر ۶۱ء

(۱) ایک عرب ادیب واستاذ (۲) حضرت مولانا کے مخدوم اور آپ کے پھوپھا، جو کراچی میں مقیم تھے (۳) سید احمد الحسنی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے قریب عزیز اور خاندانی بھائی، جو پہلے مصر میں، پھر جدہ میں سفارت خانے میں عرصہ تک رہے۔ (۴) دار العلوم ندوۃ العلماء میں شیخ التفسیر اور استاذ شریعت، تاریخ وفات ۲۷ راگست ۱۹۷۶ء

(۳۴)

یکم جنوری ۱۹۶۳ء

عزیز مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ بخیریت ہوں گے، پہلا محاضرہ اور پیش لفظ بھیج رہے ہیں، امید ہے کہ کام شروع کروائیں گے، پروف ہم آکر ان شاء اللہ دیکھیں گے۔

محاضرات کے جو بلاک ہوں وہ بہت بڑے نہ ہوں، سائز مناسب ہو، ہم دیکھ لیں تو اچھا ہے، ٹائپ وہی ہو جو ''موقف العالم الاسلامی کا تھا''۔

''البعث'' اگر شائع ہو گیا ہو تو صاحب السعادۃ الشیخ احمد ابراہیم انفراوی نائب رئیس مجلس الشوریٰ، النزہۃ، الزاہر مکۃ المعظمۃ کے پتہ پر ہوائی ڈاک سے فوراً بھیجدیں۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

یکم جنوری ۱۹۶۳ء

(۳۵)

عزیزی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا، خیریت سے مسرت ہوئی، جس اطلاع پر مشتمل تھا اس پر افسوس ہوا، اللہ تعالیٰ بہتر کرے، میری ۱۰/ مارچ کو لکھنؤ سے اور انشاء اللہ ۱۳/ مارچ کو دہلی سے روانگی ہے، چلئے، وقت نہ ملنے کا افسوس ہے، اللہ تعالیٰ خیریت کے ساتھ ملائے۔

کتاب کا کام آپ نے جس سعادت مندی اور مستعدی سے انجام دیا، اس سے بہت ہی مسرت ہے، ان شاء اللہ حجاز میں اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا، والد صاحب کی خدمت میں سلام۔

والسلام

دعاگو

ابوالحسن علی

۷/ شوال ۸۲ھ

۳/ مارچ ۱۹۶۳ء

(۳۶)

۲۷/ذی قعدہ ۸۲ھ

۲۱/اپریل ۶۳ء

مکہ معظمہ

عزیز سعید مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے، خط ملا تھا، مدینہ طیبہ میں ایسی مصروفیت رہی کہ خطوط بہت کم لکھ سکا، آپ کی یاد رہی، البعث پہونچا، اس کے سلسلہ میں آپ پر جو بار پڑا، اللہ اس کی جزاء عطا فرمائے، ''التصوف منبع الحیاۃ'' اچھا مضمون ہے، مگر اغلاط موجود ہیں، آپ کو زیادہ اہتمام سے دیکھنا چاہئے تھا، اور مواد بھی اچھا ہے، ''موقف العالم الاسلامی'' کا چھپنا بہت اچھا ہے، افسوس ہے کہ مزید مطلوبہ نسخے جو تار دے کر منگوائے گئے تھے، ابھی آج ۲۱/اپریل تک نہیں پہونچے، شاید مولوی مرتضی صاحب (۱) لاتے ہوں۔

خدا کرے مستقبل قریب میں آپ اور محمد میاں سلمہ آئیں، مدینہ طیبہ کا قیام بڑا خوشگوار اور روح پرور رہا، موسم بھی بہت اچھا تھا، ہمارے طلباء نے اپنی ایسی سعادت مندی، شرافت ولیاقت کا ثبوت دیا، جس کی توقع نہ تھی، الحمد للہ آپ لوگوں کی محنت بے حاصل نہیں، ہمارے طلباء کو امتیاز حاصل ہے، اور ہم دونوں کے ساتھ تو انہوں نے ایسا مظاہرہ کیا جو چھوٹے بھائی اور لائق فرزند کرتے ہیں۔

مولانا کے تشریف لانے اور تشریف رکھنے سے مسرت ہے، میرا ان سے سلام کہئے گا، اللہ تعالی زیادہ سے زیادہ نفع پہونچائے۔

عزیزی مولوی معین اللہ صاحب ہوں تو کہئے گا کہ ایک مفصل خط جس میں ایک خصوصی ملاقات کا بھی تذکرہ تھا عرصہ ہوا بھیجا تھا اس کی کوئی رسید یا اطلاع نہیں آئی، خط ان کو اور مولوی ابو العرفان صاحب کو بھی دکھا دیجئے گا، مولانا محمد اویس صاحب سے بعد سلام

کہئے کہ ہم یونس سلمہ (۲) کی لیاقت وسعادت سے بہت خوش ہوئے، انہوں نے بڑی رفاقت اور لیاقت کا ثبوت دیا، اللہ تعالی برکت عطا فرمائے۔

مولوی اسحاق خان سے بعد سلام کہئے کہ خطوط پہونچے، ان کی سعادت سے دل خوش ہوا، تاریخ دعوت کے تیسرے حصہ کے دیکھنے کا اشتیاق ہے، ٹائٹل سادہ اور سنجیدہ ہونا چاہئے، ہمارے نام کے ساتھ کوئی لفظ مولانا وغیرہ کا نہ ہو، (اگر ابھی تک نہ چھپا ہو)

امید ہے کہ اب محمد میاں اچھے ہوں گے، امید ہے کہ اس مرتبہ اپنے نہ آسکنے پر زیادہ متأثر اور دل شکستہ نہ ہوں گے، ہم ۱۱ سال تک حاضر نہ ہوسکے، پھر اللہ تعالی نے بڑی خوبی کے ساتھ اس کا سامان کیا، وعسی أن تکرھوا شیئا وھو خیر لکم۔

آپ مکہ معظمہ کے پتہ (ص۔ب ۱۱۴ مکۃ المکرمۃ) پر خط لکھ سکتے ہیں۔ عزیزی نثار الحق کو سلام، ان کا خط مل گیا تھا، اساتذہ کی خدمت میں سلام۔

خدا کرے اب مولانا عبد الحفیظ صاحب (۳) اب بالکل مطمئن ہوں۔ مولوی عبد الصمد صاحب کو سلام، ان کے خط کا شکریہ، خدا کرے مع الخیر ہوں اور یکسوئی کے ساتھ کام میں مشغول ہوں۔

والسلام

آپ کا

علی

دوسری طرف مولوی تقی الدین صاحب کے نام ہے، یہ ان کو دکھا دیجئے گا:

عزیزی مولوی تقی الدین صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے پہونچنے کے چند روز بعد آپ کا خط ملا تھا، جو آپ نے خاص تأثر کی حالت میں لکھا تھا، خیال تھا کہ یہ تأثر آپ کا دور ہو جائے گا، اور آپ اہل مدرسہ کی مجبوریوں اور مصلحتوں کو خود سمجھ جائیں گے۔ اتنی ذرا ذرا سی بات پر اس قدر متأثر ہونا اور

اپنے جذبات کا اظہار کرنا آپ جیسے سلیم الطبع اور تعلق رکھنے والے آدمی سے بعید ہے، پھر جبکہ ترمذی جیسی مہتم بالشان کتاب آپ کے پاس ہے، مشکاۃ کے نکل جانے سے اتنے مکدر نہیں ہونا چاہئے، بہرحال امید ہے کہ آپ دلجمعی اور طیب خاطر سے کام کریں گے، ہم سب آپ کے لئے دعا گو ہیں، اور سب کے لئے طالب دعاء، خدا کرے صحت اچھی ہو، اور کوئی شکایت نہ ہو، حافظ اقبال صاحب (۴) کو سلام کہئے، ہم کل مدینہ منورہ سے ۲۸ روز قیام کے بعد جدہ آئے، اب ذی الحجہ تک ان شاء اللہ یہاں مکہ معظمہ میں قیام رہے گا۔
مولوی اسحاق صاحب کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

والسلام
دعا گو
ابوالحسن علی

(۱) مولانا سید محمد مرتضی صاحب سابق ناظر کتب خانہ۔ (۲) مولانا محمد اویس صاحب ندوی کے فرزند اکبر۔ (۳) دار العلوم کے استاذ ادب وفقہ مولانا عبدالحفیظ صاحب بلیاوی۔ (۴) حافظ اقبال صاحب، دار تحفیظ القرآن الکریم کے اولین سرپرست اور استاذ۔

(۳۷)

عزیز سعید مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ لندن ملا تھا، اور البعث بھی پہونچا تھا، جو مولانا ظفر احمد صاحب انصاری کو دے دیا گیا، افسوس ہے کہ البعث کے پرچے ساتھ نہ تھے، ہر کالج اور یونیورسٹی میں عرب طلباء کی تعداد ہے، صرف برمنگھم یونیورسٹی میں ۸۰/عرب طلبہ ہیں اور اچھے ہیں، آنے پر پرچہ کے لئے پتے دیں گے۔

یہ معلوم کر کے تردد ہوا کہ ابھی آپ کی صحت پوری طرح سے اچھی اور قابل اطمینان نہیں ہوئی، اس سے بڑا تردد اور تشویش ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو جلد مکمل طریقہ پر صحت عطا فرما کر ہمیشہ قوی وتندرست رکھے کہ آپ سے بڑی امیدیں اور بہت کام ہیں، آپ نے ہمارے اشاعتی کاموں اور البعث کو ترقی دینے میں جو مدد کی وہ آپ کا حصہ ہے اور آپ کی سعادت کی دلیل۔

مخدومی مولانا محمد ایوب صاحب امید ہے کہ خیریت سے ہوں گے، ان کی خدمت میں سلام۔ اگلے پرچے کے لئے ''درس من الأندلس'' کے عنوان سے ان شاء اللہ لکھنے کا ارادہ ہے۔ کل شاید شروع کر سکیں۔

عزیزی مولوی نثار الحق کو سلام کے بعد معلوم ہو کہ مسرت نامہ ملا، خیریت سے خوشی ہوئی، امید ہے کہ دل سوزی سے اپنا کام کر رہے ہوں گے۔

مولوی اسحاق خان احمد نگری سلمہ (۱) کو بعد سلام کے معلوم ہو کہ کوئی پرچہ نہیں ملا، امید ہے کہ مجلس کا کام اسی طرح انہماک کے ساتھ انجام دیتے ہوں گے، اور مولوی وحیدالدین خان صاحب (۲) کے لئے تقویت واعانت کا سبب ہوں گے، یہ سفر مجلس کے لئے

(۱) مولانا اسحاق جلیس صاحب جو کتب خانہ شبلی کے اور مجلس تحقیقات ونشریات اسلام کے ذمہ داروں میں تھے، اخیر میں تعمیر حیات کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ (۲) مولانا وحیدالدین خان مشہور داعی اور مصنف اور صحافی، کچھ عرصہ تک مجلس سے وابستہ رہے۔

مفید ہوا، بہت سی کارآمد کتابیں مطالعہ میں آئیں، اوران سے نئی کتاب کے لئے مفید مواد حاصل ہوا۔ مولوی محمد تقی امینی صاحب (۱) کو سلام۔

مولانا ابوالعرفان اور مولوی معین اللہ کو بھی یہ پرچہ دکھادیجئے، ۴؍نومبر تک یہاں سے روانگی ہے، ۹۔۱۰؍نومبر تک ضرور ان شاء اللہ لکھنؤ پہونچ جائیں گے۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۳۱؍اکتوبر ۶۳ء

(۱) مولانا محمد تقی صاحب ایک عرصہ تک مجلس کے کاموں اور تعلیم کے کچھ گھنٹوں سے وابستہ رہے، پھر علی گڑھ میں اسلامی تحقیقات وغیرہ کے منتظم رہے (رحمہ اللہ تعالیٰ)

(۳۸)

۵؍محرم الحرام ۸۲ھ

۷؍جون ۶۲ء جدہ

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالیٰ وبارک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، خوشی ہوئی، ہمارے خطوط غالباً آپ کے لکھنؤ سے جانے کے بعد لکھنؤ پہونچے، کئی اخبارات کے تراشے اور مضامین وتقاریر کے خلاصے بھی بھیجے گئے تھے، اب رابع سلمہ نے ان کے پہونچنے کی اطلاع دی ہے، غالباً آپ کی نظر سے نہیں گذرے، ورنہ آپ خوش ہوتے۔

الحمد للہ باوجود موسم کی شدت کے طبیعت بالعموم اچھی رہی، اور مدینہ طیبہ میں تو بہت اچھی رہی، آج کل جدہ میں قیام ہے، اس وقت تک کا اندازہ ہے کہ انشاء اللہ ۱۰؍جون کے جہاز میں براہ ظہران روانگی ہوگی، ممکن ہے ایک روز ریاض یا ظہران ٹھہرنا پڑے، ۱۳۔۱۴، جون تک امید ہے کہ بمبئی پہونچ جائیں گے۔ اب آپ سے تو دارالعلوم کھلنے ہی پر ملاقات ہوسکے گی۔ اللہ تعالیٰ خیریت کے ساتھ ملائے۔

آج سعودی ریڈیو سے ہماری تقریر فی مسجد الرسول ﷺ ہے، آج تسجیل کرلی جائے گی، غالباً جلد نشر ہو۔ ان دیار مقدسہ کا اس موسم میں یاد آنا قدرتی اور تعلق کی دلیل ہے، اللہ تعالیٰ پھر دوبارہ آپ کو لائے اور آپ متمتع ہوں۔

والد صاحب اور مولانا حبیب الرحمٰن کی خدمت میں سلام، یہ خط ڈاکٹر (۱) ۹ یا ۱۰؍جون یہیں سے پوسٹ کریں۔ ان کے حوالہ کررہے ہیں، اس لئے کہ وہ پہلے روانہ ہورہے ہیں۔

والسلام

دعا گو

علی

(۱) غالباً ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی (رحمہ اللہ) مراد ہیں، جو رفیق سفر تھے۔

(۳۹)

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ سب بخیریت ہوں، الحمدللہ خیریت سے ہوں، ۹؍جولائی آپریشن کے لئے مقرر ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ کامیاب اور نتیجہ خیز بنائے (۱)۔

امید ہے کہ اب ''البعث'' تیار ہوگیا ہوگا، اور کتاب کی تکمیل کا کام شروع ہوگیا ہوگا، اس مرتبہ کتاب ضرور تیار ہوجائے گی، نام کا بلاک کسی اچھے کاتب سے نستعلیق (خط فارسی) میں بنوالیجئے: العرب.....والاسلام، العرب اور الاسلام کے درمیان تین چار نقطے ہوں۔ مولانا عبدالحفیظ صاحب سے کہہ دیجئے کہ کتاب کا کام کرتے رہیں، احمد آباد کا نسخہ بھی ان شاء اللہ مل جائے گا۔

والسلام

دعاگو

ابوالحسن علی

بمبئی ۴؍جولائی ۶۴ء

(۱) آنکھ کے آپریشن کے طرف اشارہ ہے، جو امریکہ میں ہوا تھا اور نہایت کامیاب رہا۔

(۴۰)

بمبئی

عزیزی سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل کی ڈاک میں عربی نئی کتاب پہونچی، کتاب و ٹائٹل کو دیکھ کر بہت دل خوش ہوا، اور آپ کے لئے دل سے دعاء نکلی، لیکن پہلے ہی صفحہ پر پہلے ہی جملہ میں غلطی دیکھ کر افسوس ہوا، معلوم نہیں آپ کی نظر اس پر کیسے نہیں پڑی، بین یدی الکتاب کے بجائے عنوان وفہرست دونوں جگہ بین یدی الکاتب چھپ گیا، جو بالکل بے معنی اور بے محل ہے، بین یدی القاریٔ ہوتا تو غنیمت تھا، اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ الکتاب کی چٹ چھپوا کر الکاتب کے اوپر چسپاں کر دیجئے، اس کے بغیر کتاب کہیں بھیجنا مناسب نہیں، ٹائٹل بہت دیدہ زیب اور موزوں ہے، آپ لوگوں نے اچھا انتخاب کیا۔

یہ بات احتیاطاً کہہ رہا ہوں، ورنہ زبانی کہی جاسکتی تھی، ان شاء اللہ کل روانہ ہوکر پرسوں شام کو لکھنؤ پہونچیں گے۔ مرتضیٰ سلام کہتا ہے۔(۱)

والسلام

دعاگو

ابوالحسن علی

۲۵؍جولائی ۶۴ء

(۱) مولانا محمد مرتضیٰ مظاہری سابق ناظر کتب خانہ شبلی نعمانی کے قلم سے یہ خط تھا، انہوں نے اپنا سلام بھی لکھا ہے۔

(۴۱)

باسمہ تعالیٰ

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم

آپ کا خط ۲۵ رمضان ملا، آپ کے نہ آسکنے کا افسوس ہے، مگر مجبوری، یہاں الحمدللہ اچھی رونق رہی، کاش کہ آپ بھی دو چار دن کے لئے آتے۔ میں نے آپ کے پہلے خط کا جواب دیا تھا، معلوم نہیں کیوں نہیں ملا، ممکن ہے کہ واپسی پر ملا ہو۔

مولوی نثار الحق صاحب(۱) غالباً ۱۰ رمضان کو آگئے تھے، ۲۵ کو واپس گئے، انہوں نے بڑی محنت سے سو صفحے لکھے، مشکل حصہ گذر گیا، خدا آپ کو جزائے خیر دے، اور ان کو بھی۔

والد صاحب کی خدمت میں سلام کہئے، رابع بحمداللہ اچھے رہے۔ والباقی عند التلاقی۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۱۱/۲/۱۹۶۵ء

(۱) مولانا نثار الحق صاحب ندوی تصنیفی اور تحریری کاموں میں حضرت مولانا کے معاون اور خادم

(۴۲)

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی آپ کے خط کا جواب دیدیا، اس کے بعد اس جوابی کارڈ پر نظر پڑی، آپ کے نہ آنے کا افسوس رہا، اب ان شاء اللہ لکھنؤ میں ملاقات ہوگی، کتاب کا خاصا کام ہوگیا، اور خاصا کام باقی ہے۔(۱)

والسلام

ابوالحسن

۲ شوال ۸۴ھ

۴ فروری ۱۹۶۴ء

(۱) کتاب سے مراد غالباً (العرب.... والاسلام) ہے۔

(۴۳)

عزیزی مولوی محمد میاں ومولوی سعید الرحمٰن صاحبان ادارہ البعث الاسلامی (۱)

البعث کے کاموں کو منظم کرنے اور ترقی دینے کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک کمیٹی بنادی جائے، جو اس کا سالانہ بجٹ طے کرے، اور آمد وخرچ کا موازنہ کرتی رہے، اور اس کے مسائل پر غور وخوض کرے، اہم اور معتد بہ مصارف کے لئے اس کمیٹی سے مراجعت کی جائے، اس کمیٹی کے حسب ذیل ارکان ہوں گے:

(۱) مولانا ابوالعرفان صاحب قائم مقام مہتمم (۲) مولانا معین اللہ صاحب

(۳) مولوی محمد رابع صاحب (۴) مولوی محمد الحسنی

(۵) مولوی سعید الرحمٰن ندوی

یہ کمیٹی الرائد کے سلسلہ میں بھی نگراں اور منتظم ہوگی، اور یہی تعمیر حیات کی بھی ذمہ داری نبھائے گی، تعمیر حیات کے سلسلہ میں مولانا محمد اویس صاحب اور مولانا محمد اسحاق (۲) صاحب کو بھی مشاورت میں شامل کیا جائے، یہ کمیٹی اسی مہینے اپنا کام شروع کردے۔

والسلام

ابوالحسن علی

ناظم ندوۃ العلماء

۹/صفر ۸۵ھ

۹/جون ۱۹۶۵ء

(۱) البعث الاسلامی کے کاموں کے لئے کمیٹی کی تنظیم کے لئے حضرت مولانا رحمہ اللہ کا یہ اطلاعی خط ہے۔

(۲) حضرۃ الاستاذ مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی استاذ شریعت دارالعلوم ندوۃ العلماء۔

(۴۴)

باسمہ تعالیٰ

عزیزی سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، مسرت ہوئی، مجھے بڑی خوشی ہوتی اگر آپ کا اور وقت ساتھ گذرتا، ان شاء اللہ پھر اللہ موقع لائے گا۔

آپ نے جہاں کے لئے دعوت دی ہے، مجھے کوئی انکار نہیں، مگر ابھی اس کا کوئی قطعی وعدہ نہ کریں، معلوم نہیں کہ عین وقت پر کیا ہو، باقی میں ان شاء اللہ کوشش کروں گا، اور امید ہے۔

والد صاحب کی خدمت میں سلام اور درخواست دعا۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

محمد رابع ماشاء اللہ اچھے ہیں

اور آپ کو سلام کہتے ہیں

چہارشنبہ ۹ رمضان ۸۴ھ

۱۹۶۵/۱۰/۱۶ء

(۴۵)

عزیز سعید سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مقالہ آپ کو پہونچ گیا ہوگا، امید ہے کہ دونوں حدیثوں کی تخریج اور الفاظ کی تصحیح کردی ہوگی، یہ دونوں حدیثیں دوسرے صفحے پر تھیں:

۱۔ اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ

۲۔ اللھم اجعل رزق آل محمد کفافا

مجھے اس میں شبہ ہے کہ کفافا کا لفظ ہے یا قوتا کا لفظ ہے۔

مولوی تقی الدین صاحب آسانی سے یہ کام کردیں گے۔

مضمون کا بقیہ حصہ اور علیحدہ رسالہ کے لئے ٹائٹل تیار کرکے بھیج رہا ہوں (۱) رسالہ کا ٹائٹل اب یہ ہوگا، جو منسلک ہے، صحت کا بڑا اہتمام رکھئے گا، کومے اور پیراگرافنگ بالکل صحیح صحیح ہوں، ٹائٹل دیدہ زیب، مگر سنجیدہ ہو، مختصر پیش لفظ بھی شامل کتاب ہے۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۶/اگست ۶۶ء

(۱) غالباً ''أسیوعان فی ترکیا الاسلامیۃ'' والا رسالہ مراد ہے۔

(۴۶)

باسمہ تعالیٰ

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کل آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، ورنہ زبانی کہہ دیتا، ''حدیث مع الغرب'' کا مقابلہ، امید ہے کہ دو ایک روز میں مکمل ہوجائے گا، اس کو کسی معتبر آنے والے کے ہاتھ بھیج دیجئے گا، ''الأرکان الأربعۃ'' کا ایک حصہ مقابلہ اور تصحیح کے بعد بھیج دوں گا، حسن معاویہ (۱) اس کی کتابت کردیں، اس کو تیار رکھئے گا۔

پنجشنبہ کو رابع اور غالباً علی آدم آئیں گے، اگر اس سے پہلے آنے والا مل جائے تو اس کے ہاتھ بھیج دیجئے گا۔

''تعمیر حیات'' میں اس مرتبہ بڑی غلطیاں رہ گئیں، تاریخی غلطیاں رہ گئی ہیں، آپ لوگوں کے ہوتے ہوئے ایسی غلطیاں نہیں رہنی چاہئے۔ (۲)

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

بقلم نثار

۱۶/اپریل ۶۷ء

(۱) اچھے کاتب تھے اور حضرت مولانا کی کتابوں اور رسائل کی کتابت میں حصہ لیتے تھے (۲) وسائل اور افراد کی کمی کی وجہ سے غلطیوں کی تصحیح کی جانچ بعض دفعہ رہ جانے کی وجہ سے غلطیاں چھپ جایا کرتی تھیں۔

(۴۷)

۲۰ مئی ۶۷ء

عزیز سعید مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ بخیریت ہوں گے، الحمدللہ میں بھی اچھا ہوں، خدا کا شکر ہے کہ آپ کی دونوں بھیجی ہوئی کتابوں کی رسید بیروت سے آگئی، دونوں کی طباعت ان شاء اللہ عنقریب شروع ہونے والی ہے۔

مجھے بہت شرمندگی ہے کہ ابھی تک حسن معاویہ صاحب (۱) کا حق محنت نہیں دیا جاسکا، میں رابع کو پرچہ لکھ رہا ہوں، پچیس روپے وہ آپ کو دیں گے، وہ آپ ان کے سفر خرچ کے نام سے دے دیجئے گا، اگر آپ کے نزدیک یہ رقم ناکافی ہو تو جتنی مناسب ہو وہ رابع سے لے لیجئے گا، میں رابع کو لکھ رہا ہوں۔ میری طرف سے معذرت کے ساتھ ان کو دے دیجئے گا، اگر وہ خدانخواستہ روانہ ہو چکے ہوں تو ان کے پتہ پر منی آڈر کر دیجئے گا، آپ غالباً کل یا پرسوں جا رہے ہوں گے، ممکن ہے کہ البعث وغیرہ کے سلسلہ میں کچھ دن ٹھہرنا ہو، بہرحال "بہ سلامت روی و باز آئی"۔

والسلام

دعاگو

ابوالحسن علی

(۱) حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ایک صاحب تھے جو آپ کی تصنیفات کی کتابت وغیرہ کیا کرتے تھے۔

(۴۸)

رائے بریلی

۶ رمضان المبارک

عزیز سعید زیدت حسناتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ مؤرخہ ۲۹ رشعبان مل گیا تھا، خیریت سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ ہمیشہ خیریت وصحت وقوت کے ساتھ رکھے، اور آپ سے اپنی مرضیات کا کام لیتا رہے۔

یہاں حضرت مولانا (۱) کے متعلق پہونچنے کے بعد کوئی اطلاع نہیں ملی، ابھی تک حجاز سے کوئی خط بھی نہیں آیا، محمد میاں کا خط آیا تھا، جو ۲۴ رشعبان کا چلا ہوا تھا، اس میں لکھا تھا کہ حضرت مولانا تشریف لا رہے ہیں۔

محمد میاں کو خط لکھیں تو ان کا پتہ یہ ہے:

بطرف محمد أيوب النيبالى الندوى ، الجامعة الاسلامية ،

ص۔ب ۱۸۰، المدينة المنورة

والد صاحب کی خدمت میں بہت بہت سلام

خادم نثار الحق کا سلام عرض ہے۔

والسلام

دعاگو

ابوالحسن علی

۱۰ ردسمبر ۶۷ء

(۱) غالباً حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب فتحپوریؒ ہیں، جن کا راستہ میں پانی کے جہاز میں انتقال ہو گیا تھا، اور وہاں لوگ منتظر تھے۔

(۵۰)

رائے بریلی

۱۶؍محرم الحرام

عزیز القدر سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ رسالہ تیار ہو گیا ہے (۱) اور دفتری کے پاس ہے، دار النشر الکویتیہ کو پورے تین ہفتے ہو چکے کہ اصل مضمون رجسٹری سے بھیجا گیا کہ اس کو زیر طبع کتاب "ماقبل النکبة وما بعد ها" کے آخر میں شامل کر لیں، یہ بھی تاکید کی گئی ہے کہ اس کے پہونچتے ہی اطلاع دیں، مگر اس کے بعد ان کے دو تین خط آئے، ٹائٹل کا ڈیزائن بھی آیا، مگر مضمون کا کوئی ذکر نہ تھا کہ پہونچا یا نہیں؟ ہم اپنے دو خطوں میں بھی استفسار کر چکے ہیں، مگر کوئی جواب نہیں، مطبوعہ رسالے میں کچھ حواشی کا اضافہ بھی ہے، اب آپ دفتری کے یہاں سے ایک نسخہ منگوا کر فوراً رجسٹری سے بھیج دیں اور ایک مختصر سا خط لکھ دیں کہ اگر اس رسالہ کا مسودہ نہیں پہونچا اور وہ ابھی کتاب میں شامل نہیں ہوا تو اب اس رسالہ کو آخر میں شامل کر لیں، اور اس کتاب کو اسی پر ختم کریں، یہ بھی لکھ دیں کہ رجال الفکر میں تھوڑا سا کام باقی ہے، انشاء اللہ وہ اور ایک کتاب اور طباعت کے لئے آپ کے پاس بھیجی جائے گی۔ از راہ سعادت اس رسالہ کے مضمون کو عربی میں منتقل کر کے ایک خط کی شکل میں رسالہ کے ساتھ رکھ کر ہوائی ڈاک سے اور رجسٹرڈ بھیج دیں۔

نوٹ: اس سلسلہ کے تمام مصارفِ ڈاک مجلس سے لئے جائیں۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۴؍اپریل ۶۹ء

(۱) الصراع والارسالہ مراد ہے۔

(۵۱)

رائے بریلی

۸۹/۵/۲۶ھ

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ سب بخیر وعافیت ہوں گے۔

کل "البعث" ملا، آج صبح کے اس کے تین مضامین لفظ بہ لفظ سنے، مصطفیٰ محمد کے مضمون میں اس مرتبہ بھی متعدد اغلاط ہیں، حالانکہ اسی مضمون کے اخیر میں پچھلی قسط کے اغلاط کی تصحیح کی گئی ہے، اب شاید اگلی قسط میں اس قسط کے اغلاط کی تصحیح شائع ہو۔

اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے گا، اس بے چارہ نے لندن میں طباعت کے اغلاط پر بہت افسوس کیا تھا، اس بے توجہی کا جلد علاج ہونا چاہئے، ورنہ ہم سب کو شرمندگی ہوگی، افسوس ہے کہ آپ کے کام اتنے بڑھ گئے ہیں کہ آپ کو صحت کی طرف توجہ کرنے کی فرصت نہیں ملتی۔(۱)

پرچہ مجموعی طور پر بہت اچھا ہے، سرورق بھی پسند آیا، مضامین بھی، میں یہ کارڈ خصوصیت سے اسی لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ صحت کی طرف مزید توجہ کریں، مولوی اقبال صاحب سے بھی کام لیجئے۔ رجال الفکر والدعوۃ میں ایک دو خفیف سے اضافہ کرنے ہیں، اگر کویت کا خط آجائے تو مطلع کیجئے۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۱۲/۸/ ۶۹ء

(۱) ادارہ البعث میں وسائل کی کمی کے سبب بعض دفعہ اغلاط مطبعیہ واقع ہو جاتی تھیں، اس میں تصحیح کرنے کی غفلت زیادہ تر پریس میں کام کرنے والے ملازمین سے ہوا کرتی تھی۔

(۵۲)

رائے بریلی

۸۹/۵/۲۸ھ

عزیزی سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مولوی غیاث الدین نے دیا، اس کو پڑھ کر اُلٹی شرمندگی اور ندامت ہوئی، سوچا کہ خط میں کیا لکھ دیا تھا کہ جس پر آپ نے سعادت مندی اور تعلق کے اظہار کی ضرورت سمجھی، اس کا تو پہلے ہی سے پورا اعتراف اور اطمینان ہے، مولوی معین اللہ صاحب جارہے تھے، لیکن میں نے قصداً کارڈ لکھا، تاکہ اہمیت محسوس کریں، مجھے اس کا خوب اندازہ ہے کہ دارالعلوم میں چند ہی آدمی ہیں، جن کو ذمہ داری کا پورا احساس ہے، اور ان میں مولوی معین اللہ صاحب اور آپ سرفہرست ہیں، اسی طرح رابع سلمہ بھی حتی الامکان کام ذمہ داری کے ساتھ کرتے ہیں۔ باقی اور بہت کم لوگوں کے متعلق مجھے اطمینان ہے، اصل بات یہی ہے کہ آپ کا کوئی معاون نہیں، اور چھوٹے بڑے کام آپ ہی کو دیکھنے پڑتے ہیں، بہر حال سہو وخطا سے کوئی خالی نہیں، چونکہ مصطفیٰ رمضان نے خود اغلاط کی شکایت کی تھی، اس لئے خصوصی توجہ دلانے کی ضرورت پیش آئی، آپ اس لئے دل گیر نہ ہوں۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ آئندہ کم سے کم اغلاط ہوں گی۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۱۹۶۹/۸/۱۴ء

(۵۳)

رائے بریلی

۸۹/۵/۲۷ھ

عزیزی مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رجال الفکر کا تصحیح شدہ نسخہ جو آپ کے پاس ہے، اس میں دو ترمیمیں مطلوب ہیں، حسب تفصیل ذیل ان کی تکمیل کر دیجئے، تاکہ اگر کویت سے خط آجائے تو آپ بلا تاخیر بھیج سکیں:

(۱) کئی صفحات کا طویل قلمی اضافہ جو آپ ہی کا ترجمہ کیا ہوا ہے، اس کا عنوان ہے: غارة التتار محنة جديدة للاسلام ۔اس کے بجائے حسب ذیل الفاظ کر دیئے جائیں۔

غارة التتار على العالم الاسلامى ، وظهور معجزة الاسلام۔

(۲) بغداد کے حملہ کے سلسلہ میں ایک طویل حاشیہ خواجہ نصیر الدین طوسی کے متعلق ہے، اس میں ایک کتاب: احوال وآثار خواجہ نصیر الدین طوسی کا اقتباس ہے، کتاب کے مصنف کا نام اس وقت تک معلوم نہیں ہوا تھا: س لئے صرف مؤلف کتاب احوال و آثار نصیر الدین طوسی لکھ دیا، اب مصنف کا نام لکھ دیا جائے، اور عبارت یوں کر دی جائے:

الدكتور مدرس رضوى مؤلف كتاب أحوال و آثار نصير الدين طوسى ۔سیاق وسباق دیکھ کر یہ اضافہ اور ترمیم کر دیجئے گا۔

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔

ثار الحق کا سلام قبول ہو۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۱۹۶۹/۸/۱۳ء

(۵۴)

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ ہر طرح بخیریت ہوں گے، انتظار رہا کہ لکھنؤ جانے والا کوئی مل جائے، تو اس کے ہاتھ ''جزء حجۃ الوداع'' کے نظر ثانی شدہ صفحات بھیج دیئے جائیں، نیز دارالقلم کویت کو تفسیر سورۃ الکہف کا ٹائپ شدہ نسخہ جو کئی روز سے تیار رکھا ہے، لیکن آنے والے تو ہیں، جانے والا کوئی نہیں، اب مخصوص طور پر مولوی عمر خان (۱) کو بھیج رہے ہیں ان کے ساتھ حسب ذیل چیزیں ہیں:

۱۔ جزء حجۃ الوداع ازص: ۷۔ تاص: ۲۴۔ اس رسالہ کا کام برابر جاری ہے، اور اب ہم کچھ فارغ بھی ہیں، ان شاء اللہ، جتنا ہوتا جائے گا، ان شاء اللہ بھیجا جاتا رہے گا۔ امید ہے کہ یہ کئی روز کے لئے کافی ہوگا۔

۲۔ الصراع بین الایمان والمادیۃ کا مسودہ۔ ازص: ۱۔ تا ۴۵ مکمل بھیج رہے ہیں، عبدالحلیم محمد احمد (۲) کے نام خط بھی منسلک ہے، اور ان کا خط ہمارے نام بھی بھیجا جارہا ہے، تاکہ ان کا تازہ ترین پتہ اور نمبر معلوم ہوسکے، ممکن ہے کچھ تغیر ہوا ہو، ہوائی رجسٹری سے جائے گا، اس کے مصارف بھی بھیجے جارہے ہیں، آپ روانہ کرنے کے بعد ہمیں مطلع بھی کردیں کہ بھیج دیا گیا، ایک نظر بھی آپ ڈال لیجئے گا، تاکہ کسی حرف کے سننے یا لکھنے میں غلطی ہوئی تو درست ہوجائے، یوں ہم نے کئی کئی بار سنا اور مقابلہ کیا۔

۳۔ مولانا سید طلحہ صاحب مرحوم والا مضمون البلاغ کراچی والے چھاپنا چاہتے ہیں، ہم نے ان کو لکھا تھا کہ ان کے احباب وتلامذہ کا زیادہ تر حلقہ پاکستان میں ہے، اس لئے اس کا وہاں چھپنا مفید ہوگا۔ انہوں نے اشتیاق ظاہر کیا ہے، اور مضمون فوراً طلب کیا ہے، آپ تکلیف کرکے جتنا حصہ کتابت سے باقی رہ گیا ہو اس کی نقل رکھ کر کتابت شدہ اور غیر کتابت شدہ مسودہ یہاں بھیج دیں، تاکہ ہم اپنے خط کے ساتھ ان کو روانہ کردیں، کوئی

چھپی ہوئی چیز وہاں نہیں جاسکتی، اس رمضان میں آپ پر اتنا بار ڈالنا اچھا نہیں معلوم ہوتا، مگر آپ کی سعادت سے امید ہے کہ آپ اس کو گوارا کرلیں گے، خدا کرے آپ کو کوئی نقل کرنے والا مل جائے، امید ہے کہ اس وقت تک تعمیر حیات بھی چھپ گیا ہوگا، اس کی کچھ زیادہ کاپیاں بھیج دیجئے گا۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی ندوی

۳؍رمضان ۹۱ھ

۲۳؍اکتوبر ۱۹۷۱ء

(۱) عمر خان تبتی دارالعلوم ندوۃ العلماء سے فراغت کے بعد کچھ دنوں حضرت والا کی خدمت میں رہے۔ (۲) کویت میں ایک مکتبہ کے مدیر ومالک تھے۔

(۵۵)

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم الحمدللہ کل نماز جمعہ سے پہلے بخیریت مونگیر پہنچے، مولوی ولی سلمہ کیول اسٹیشن پر آ گئے تھے، وہاں سے ٹیکسی پر لائے، ۴/ مارچ تک ان شاء اللہ یہیں قیام رہے گا، مولانا منت اللہ صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں اور وقت بڑا اچھا گذر رہا ہے، کبھی آپ لوگ بھی ادھر آئیے، ان شاء اللہ مدرسہ اور خانقاہ کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

راستہ میں ایک حاشیہ کے اضافہ کا خیال آیا، کتاب میں ہمارے مقدمہ کے بعد سید صاحب کا جو ترجمہ نزھۃ الخواطر سے لیا گیا ہے، اس میں ایک جگہ یہ الفاظ آئے ہیں: ونسبوہ للشیخ محمد بن عبد الوھاب النجدی ۔اس پر حسب ذیل حاشیہ آئے گا، امید ہے کہ یہ صفحات ابھی چھپے نہ ہوں گے، عبارت یہاں نقل کی جاتی ہے، پوری عبارت حاشیہ میں دی جائے۔

مولوی معین اللہ صاحب سے سلام مسنون کہدیں، امید ہے کہ رابع بھوپال پہونچ گئے ہوں گے، اس کا امکان ہے کہ ہم ۹/ مارچ کو پنجاب میل سے پہونچیں، پٹنہ میں ۸/ مارچ کو بھی کچھ نہ کچھ پروگرام رکھے جا رہے ہیں۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۳/ مارچ ۱۹۷۳ء

(۵۶)

عزیزی مولوی سعید صاحب سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فتح پشاور کے عنوان کے تحت آخر میں جو ایک طویل حاشیہ ہے، اس حاشیہ میں سے یہ جملہ حذف کر دیا جائے: إنه كان عاطفياً أكثر منه سياسياً .

اور مضمون کو مربوط کر دیا جائے تا کہ اس حذف سے عبارت میں کوئی خلا نہ پیدا ہو جائے۔(۱)

والسلام

ابوالحسن علی

۳۰/ اپریل ۱۹۷۳ء

(۱) الحمدللہ اس ہدایت کی پوری طرح تعمیل کر دی گئی تھی۔

(۵۷) از بمبئی

عزیزی مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت روانگی میں ان شاء اللہ آدھا پون گھنٹہ باقی ہے، ایک مفصل خط آیا، آپ لوگوں کے نام مشترک خط ابھی ڈالا ہے، یہ خط اس ضرورت سے لکھ رہے ہیں کہ رسالۃ التوحید میں طباعت کی چند محسوس ہونے والی غلطیاں رہ گئی ہیں، اور ایک آدھ خود اپنی وجہ سے رہ گئی ہیں، اس وقت عجلت میں صرف تین غلطیوں کی نشاندھی کرتے ہیں، آپ غور سے پڑھ کر صحت نامہ مختصر سا چھپوا کر شامل کتاب کر دیجئے۔ امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

ص	س	غ	صحیح
ج	۹	السد	الصد
۵	۱۱	بنشر	الی نشر
۸۱	۱۵	أصلب	صلب
۱۶	۴	معارضۃ	عارضہ

والسلام

ابوالحسن علی ندوی

۶ رمئی ۷۴ء

صدیق مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بخیر وعافیت ہوں، خدا خدا کر کے آج سفر کی تیاری ہے، آدھے گھنٹے میں ان شاء اللہ ائیر پورٹ جانا ہے، اللہ تعالی یہ سفر خیر وخوبی کے ساتھ پورا فرمائے (آمین)، دعاؤں میں یاد رکھیں، امید ہے کہ "جب ایمان کی بہار آئی" کا کام شروع کر دیا جائے گا، البعث والرائد کا شدید انتظار تھا، شیخ کے پتہ پر فورا بھجوائے گا تب ملے گا، پتہ پر ان کا پورا نام لکھیں گے۔

والسلام

محمد الحسنی

(۵۸)

رائے بریلی

۱۸ رجب ۹۴ھ

عزیز القدر مولوی سعید الرحمٰن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"ردة ولا أبا بكر لها" کا پیش لفظ لکھ کر بھیجا جا رہا ہے، اب کتاب کی کمپوزنگ شروع کرا دیجئے گا، اگر ناموزوں نہ ہو تو ایسا ٹائپ استعمال کیجئے جو زیادہ گھسا ہوا نہ ہو، اگر آسانی سے آخری پروف یہاں بھیج سکیں تو بھیج دیں، ورنہ ۱۷ اگست کو میں خود آؤں گا، اور ۲۰ تک رہوں گا، اس عرصہ میں جتنے زیادہ پروف اٹھ سکیں اچھا ہے۔

کویت کا چھپا ہوا رسالہ کتب خانہ کا ہے، اس پر کتاب کا نام بدوی کے قلم کا لکھا ہوا ہے، اسی سے بلاک بنوا لیجئے، صرف کتاب کے نام کا اور میرے نام کا، باقی عبارتیں چھوڑ دی جائیں، رسالہ بھیج رہا ہوں۔

امید ہے کہ کاغذ کا کچھ انتظام ہو گیا ہوگا، پیش لفظ میں مجلس تحقیقات ونشریات اسلام کا سنہ اپنی یاد سے لکھا ہے، رابع یا مولوی غیاث الدین (۱) سے تحقیق کر کے صحیح کر دیجئے۔

نثار الحق کا سلام قبول ہو۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۸ اگست ۷۴ء

(۱) مجلس تحقیقات ونشریات اسلام کے سابق انچارج۔ رحمہ اللہ۔ ان ہدایات کی تکمیل کی گئی تھی۔

(۵۹)

باسمہ تعالیٰ

عزیز سعید سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، البعث کی تکمیل اور کتاب کے شروع ہونے کی اطلاع سے بڑی مسرت ہوئی، خدا کرے اب کام تیزی اور تسلسل کے ساتھ ہوتا رہے، مولوی انوار احمد(۱) کو آپ مطمئن کر دیجئے کہ جو کچھ ان سے کہا گیا تھا ان شاء اللہ اس پر عمل ہوگا، وہ مطمئن رہیں، البعث کو دیکھنے کا شوق ہے، امید ہے کہ کسی آنے جانے والے کے ہاتھ بھیج دیں گے، پرچہ تیار ہوتے ہی ٹائپ شدہ خط حجاز ان پتوں پر بھیج دیجئے:

(۱) حضرة صاحب المعالی الشیخ حسین بن عبد الله بن حسن - وزیر المعارف، وزارة المعارف، الریاض - المملكة العربية السعودية.

(۲) سعادة الشیخ عبد الله البغدادی، مدیر المعارف العام، مكة المكرمة. المملكة العربية السعودية.

یہ خط ائیر میل سے علیحدہ رجسٹرڈ جانے چاہئیں، مولوی عبد الحمید (۲) اور عبدالرزاق سلام کہتے ہیں، میں ان شاء اللہ ۳۱/اگست کو صبح آؤں گا۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۲۵/اگست ۶۸ء

(۱) ہمارے ندوہ کے پریس عربی کے کمپوزیٹر کا نام ہے۔ (۲) بنگلہ دیش کے ایک طالب علم اور استاذ جو عرصہ تک قیام کرنے کے بعد مدینہ منورہ چلے گئے تھے۔

(۶۰)

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ والد ماجدہ بخیریت ہوں گی، اور آپ کے جانے سے ان کو مسرت و تقویت ہوئی ہوگی، اب آپ گئے ہیں، اپنی نگرانی اور اہتمام میں مغرب والا مضمون بہتر سے بہتر طریقہ پر تیار کروا دیجئے، حروف بھی نئے استعمال ہوں، کاغذ بھی عمدہ ہو، مولوی نور عالم صاحب (۱) نے نام کے بلاک لکھے ہیں، آپ مولوی رابع کا انتخاب کر لیجئے، ہم نے اپنی پسند کے نمبر ڈال دئے ہیں، مراکش کی تصاویر بھی بھیج رہے ہیں، ان میں سے ایک کا انتخاب کر کے جس سے اس کی عظمت پر زیادہ سے زیادہ روشنی پڑ سکے، بلاک بنوا دیجئے، وہ ٹائٹل کے بیچ میں آسکے تو بہتر ہے، یا کسی دوسری موزوں جگہ، آپ ایک مختصر سا پیش لفظ بھی لکھ دیجئے، جس میں اس مضمون کی اہمیت پر، اور یہ کہ اس میں مغرب کی تاریخ کا نچوڑ، اور ممالک اسلامیہ کے جدید ترین تجربات کی روشنی میں صحیح مشورہ آ گیا ہے، جمعیۃ الجامعات کی کانفرنس کا حوالہ دے دیجئے گا، جو اس سفر کی تقریب بنی، امید ہے کہ اس مضمون کی تیاری میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ ہم چاہتے تھے کہ واپسی کے بعد جلد سے جلد شائع ہو جاتا، مقدر کی بات سب ہی ضروری لوگ ضروری کاموں کے لئے چلے گئے۔

والسلام

ابوالحسن علی

۱۵/جون ۱۹۷۶ء

(۱) سابق طالب علم واستاذ دار العلوم ندوۃ العلماء، حال ایڈیٹر الداعی عربی ماہنامہ، ترجمان دار العلوم دیوبند۔

(۶۱)

رائے بریلی

عزیزی مولوی سعید الرحمٰن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

البعث کا وہ پرچہ جس میں غلبۂ رُوم کی پیشین گوئی والا مضمون ہے، کسی آنے والے کے ساتھ بھجوایئے، نیز سفرنامہ اسپین ومراکش محمد میاں کے پاس ہے۔

نثار الحق کا سلام قبول ہو۔

دعا گو

ابوالحسن علی

۲۰/جون ۷۶ء

(۶۲)

عزیز گرامی مولوی سعید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط پہونچا، اطمینان ہوا، پروف بہت صحیح ہیں، کہیں کہیں پر نقطے رہ گئے ہیں، وہ ٹھیک ہوجائیں گے، شفیق (۱) کو بھیج سکیں تو بھیج دیجئے، ہمارے سامنے ہی صاف کرنا ہوگا، ''ایمان کی بہار آئی''، سن رہے ہیں، مکمل ہوجانے پر بھیج دیں گے۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۲۰/جون ۷۶ء

(۱) شفیق ایک تعلق رکھنے والے طالب علم تھے، جو بعد میں دعوتی اور تحریری کاموں کے سلسلہ میں حضرت والا کی خدمت میں بھی رہا کرتے تھے۔

(۶۳)

باسمہ تعالیٰ

رائے بریلی، ۱۷ر شعبان ۹۶ھ

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے، خیال تھا کہ چھٹی کے بعد آپ بھی کسی دن آجائیں گے، مگر جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت والد ماجد تشریف لائے ہوئے ہیں اور "البعث" کا کام بھی ہے تو آپ کا توقف ہی مناسب معلوم ہوا، مولانا سے نہ ملنے کا افسوس ہے، خدا کرے کبھی رائے بریلی تک قدم رنجہ فرمائیں، بڑی خوشی ہوگی، اس وقت تو سیلاب کی وجہ سے آنے میں بڑی زحمت ہے، اور وقت بھی نہ ہوگا، پھر کبھی سہی۔

"سفرنامۂ مراکش" معلوم نہیں کس منزل میں ہے، شاید ابھی تک پروف نہ حاصل ہوئے ہوں، پریس والے بہت پریشان کرتے ہیں، معلوم نہیں مولانا عبدالسلام صاحب (۱) نے مقدمہ لکھ دیا یا نہیں، اور "نحن الآن فی المغرب" کا ترجمہ مولوی اقبال صاحب (۲) کو حاصل ہوگیا یا نہیں؟ ان دنوں اس معاملہ میں بالکل بے خبری ہے۔

اس مرتبہ کا "الرائد" بڑا شاندار ہے، جی چاہتا ہے کہ محفوظ طریقہ پر زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچے، واضح سلمہ کو بھی تاکید کی ہے کہ اس کی روانگی کا اطمینان کرلیں، آپ بھی اس کی طرف پوری توجہ کیجئے گا، اور دیکھ لیجئے گا کہ وہ صحیح طریقہ پر پوٹ ہوگیا ہے یا نہیں؟

امید ہے کہ شیخ ابراہیم مطاوع (۳) آپ کی وجہ سے مانوس مسرور ہوں گے۔ ان کا بہت خیال رکھئے گا، نثار الحق کا سلام قبول ہو۔ والد صاحب کی خدمت میں بہت بہت سلام اور درخواست دعا۔

۱۵ر اگست ۷۶ء

والسلام

دعا گو: ابوالحسن علی بقلم نثار

(۱) جناب مولانا عبدالسلام صاحب قدوائی رحمہ اللہ استاذ سابق جامعہ ملیہ اسلامیہ اور بعد میں ناظم دارالمصنفین اعظم گڑھ اور اس سے قبل معتمد تعلیم ندوۃ العلماء کا منصب بھی آپ نے سنبھالا، تاریخ وفات ۳۰ر رمضان ۱۳۹۹ھ۔ (۲) ان کا ذکر گذر چکا ہے، یہ ہمارے مکتبہ فردوس کے مدیر بھی تھے۔ (۳) شیخ ابراہیم مطاوع مصر سے الازہر کے مبعوث کی حیثیت سے طلبہ کے لئے استاذ کے منصب پر تھے۔

(۶۴)

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے، اور روزے اچھے گذر رہے ہوں گے، یہاں سب لوگ آتے جاتے رہے، آپ ابھی تک نہیں آئے، رمضان میں تو آپ کا معمول تھا دو ایک دن آنے کا، سہولت کے ساتھ مولوی معین اللہ صاحب کے ساتھ یا جب آسانی سے موقع ہو آجائیں، خوشی ہوگی، مولوی اقبال سلمہ نے بھی آنے کے لئے کہا تھا، شاید وہ مئو سے نہیں آئے، حکیم عبدالقوی صاحب کا خط آیا تھا، مولانا کے سوانح (۱) کے متعلق پوچھا ہے، میں نے ان سے ذکر کیا تھا، آپ پسند فرمائیں تو مکتبہ فردوس خوشی سے شائع کرے گا، اسی کے متعلق دریافت کیا ہے، ہمارے خیال میں ایک اچھے کاتب کا انتظام ہوجائے تو یہ کتاب مکتبہ کی شہرت اور کامیابی کا باعث ہوگی، لیکن اس کی طباعت ویسی ہونی چاہئے، جیسے "پرانے چراغ" اور "جب ایمان کی بہار آئی" کی ہوئی ہے، بہرحال اس پر غور کرلیجئے۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی ندوی

۱۱/۹/۷۷ء

(۱) مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کی سوانح "آپ بیتی" کی طرف اشارہ ہے، جو مکتبہ فردوس نے شائع کیا تھا، اور الحمدللہ بہت معیاری کتابت وطباعت کے ساتھ شائع ہوئی۔

(۶۵)

تکیہ کلاں

۱۰/۱۱/۱۹۷۷ء

عزیزی مولوی سعید الرحمٰن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پروف اور آپ کا خط ملا، پروف دیکھ لئے، اتوار کو اپنی آمد کے موقع پر چھپنے سے پہلے ہماری ایک نظر پڑ جائے گی، اور جو نئے پروف تیار ہوں گے وہ دیکھ لئے جائیں گے۔

آپ جمعہ کو آسکتے ہیں، ہم ہنسوہ نہیں گئے، سنیچر کی شام یا اتوار کی صبح ان شاء اللہ آنے کا ارادہ ہے۔

"شرق اوسط کی ڈائری" کا اشتہار صدق میں دیکھا، اس میں حجاز کا لفظ غلط آ گیا ہے، فلسطین ولبنان ہونا چاہئے، تصحیح کرا دیجئے، اگر انڈکس تیار ہوا ہو تو دعوت میں بھی اشتہار دے دینا چاہئے، وہیں کا اشتہار مفید ہوتا ہے، امید ہے کہ خیریت ہوگی۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی ندوی

(۶۶)

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رات مولوی قمر علی صاحب (۱) آپ کے خطوط لائے، بجلی نہ ہونے کی وجہ سے رات کو تو نہ پڑھ سکے، صبح کو دیکھے، شیخ عبدالودود شلبی کو فوراً ہماری طرف سے اسی مضمون کا خط ہمارے پیڈ پر ٹائپ کر کے جو انہوں نے بھیجا ہے، ہوائی ڈاک سے بھیج دیجئے، اور ایک دوسرا خط جس میں اظہار تعلق اور تشجیع ہو بھیج دیجئے۔

۱۔ یہ کام ایک دو دن میں ہو جانا چاہئے۔

۲۔ ناگپور کے جلسہ میں شرکت کے لئے ہم نے کچھ ہدایت لکھ کر ایک لفافہ میں رکھ دی تھیں ان میں غالباً ان رسائل کی فہرست بھی تھی جو وہاں لے جانے تھے، اگر نہ ہو اور ہماری یاد غلطی کرتی ہو تو مجلس میں جو رسائل زیادہ تعداد میں ہوں سب لے جایئے اور "ماذا خسر العالم" کے وہ نسخے جو ریاض سے آئے تھے اور جو اتحاد الطلبہ نے چھاپے ہیں ان میں سے دو چار لیتے جایئے اور کوئی اہم عرب طالب علم ہو تو اس کو دے بھی سکتے ہیں، "الإسلام الممتحن" کے ۱۰۰ر نسخے کویت سے آئے تھے ان میں سے بھی ۲۰۔۲۵ لیتے جایئے۔ اس وقت تک ماذا خسر العالم کا مضمون چھپ چکا ہوگا، عنوان وہی رکھئے یا اور کوئی تجویز کیجئے۔

۳۔ ایک نیا مضمون: أهمية الحضارة في تاريخ الديانات و حياة أصحابها ۔ کے عنوان سے بھیج رہے ہیں، جب موقع ہو اس کو بھی کمپوز کر لیجئے، یہ الگ رسالہ کی شکل میں چھپے گا۔

۴۔ پچاسی سالہ جشن کا خطبہ استقبالیہ اور کچھ رسائل جن کو دیوبند کے جلسہ سے پہلے چھپنا ہے ایک لفافہ میں رکھ کر حافظ عتیق صاحب کو غالباً دئے تھے، یہ لکھنا بھول گئے تھے کہ دو صفحے کا آپ کا مقدمہ ہوگا، جس میں اس جشن کا مختصر تعارف اور تحریر میں اس کی ہلکی سی

(۱) مولوی قمر علی صاحب ندوی، سابق منیجر مکتبہ ندویہ۔

تصویر ہوگی آپ چاہیں تو اپنے کسی پرانے مضمون کی تلخیص بھی کر سکتے ہیں، بہر حال یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ مضمون کس موقع کے لئے لکھا گیا اور کب پڑھا گیا، ایسا نہ ہو کہ وہ مقالہ کسی تمہید کے بغیر چھپ جائے۔(۱)

۵۔ حضرت مولانا محمد احمد صاحب کے دیوان محبت کے پروف آجائیں تو مقدمہ لکھنا آسان ہوگا، ابتدا سے ۴ سے ۸ تک کے صفحات چھوڑ دیئے جائیں، چھپی ہوئی کتاب کو سامنے رکھ کر مقدمہ لکھنا آسان ہوتا ہے، اگر اس میں کوئی دشواری ہو تو بتایئے، ہم لکھنؤ کے قیام میں لکھ دیں گے، اس وقت اس کی تصحیح ہونی چاہئے، مولانا نے لکھا ہے کہ اس میں غلطیاں بہت ہیں۔

۶۔ کتاب کا نام ''سینہ کے داغ'' ہوگا۔ مولانا مودودی پر جو مضمون تعمیر حیات میں نکل رہا ہے وہ بھی اس میں شامل ہوگا۔

۷۔ ''پرانے چراغ'' کا ہمارے پاس کوئی نسخہ نہیں ہے، دو نسخے بھیج دیجئے۔

آپ کے بڑے لفافہ میں اور لوگوں کی بھی ڈاک ہے، جن جن کے خطوط ہوں وہ ان تک پہونچا دیجئے گا۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

بقلم ناصر الاسلام

۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۸ء

(۲) ہدایات کے مطابق شائع ہوا تھا۔

(۶۷)

عزیزی مولوی سعید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک نیا رسالہ طباعت کے لئے بھیج رہے ہیں، یہ فجیرہ کی تقریر ہے، کیسٹ میں ہے، اس سے سن کر تاریخ اور جہاں ہماری یہ تقریر ہوئی اس مرکز کا نام لکھ دیجئے، اگر اس میں نہ ہو تو رابع سے پوچھ لیجئے، آپ کی طرف سے ہم نے پیش لفظ بھی لکھ دیا ہے، اس کو جلد پریس میں دے دیجئے، پروف پڑھنے کے بعد پھر ہمارے پاس بھیجتے رہئے، تاکہ ہماری آخری نظر پڑ جائے۔

امید ہے کہ اس وقت پریس میں کمپوزنگ کا موقع ہوگا، ورنہ ایک دو ہفتہ مؤخر بھی کیا جا سکتا ہے، امید ہے کہ کمپوزنگ میں کوئی دقت نہ ہوگی، اگر مسودہ صاف نہ ہو تو پہلے اس کو مولوی غیاث الدین ٹائپ کر دیں گے۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی ندوی

۷۹/۹/۳۰ء

رائے بریلی

(۶۸)

۲۸ رشوال ۱۳۸۳ھ

عزیز سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ سے یہ خیال آرہا ہے کہ اپنے ان مضامین کو جمع کردیا جائے جن میں خاص طور پر عربوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور ان کے ضمیر اور دینی حاسے کو پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان کی قسمت اسلام کی خدمت اور دعوت سے وابستہ کردی گئی ہے، جدید حالات میں جو اس تین چار مہینے کے عرصہ میں پیش آئے ہیں اس کی اور بھی ضرورت پیدا کردی ہے آپ کی مساعی جمیلہ سے دو کتابیں ''موقف العالم الاسلامی'' اور ''النبوۃ والانبیاء'' بہت اچھے طریقہ سے شائع ہوئی، اب جی چاہتا ہے کہ یہ مجموعہ مضامین بھی آپ کے اہتمام میں شائع ہو، اس کا نام ''العرب .....والاسلام'' تجویز کیا ہے، یہ مجموعہ حسب ذیل مضامین اور رسائل پر مشتمل ہوگا جو پیشتر شائع ہو چکے ہیں:

۱۔ من العالم إلى جزيرة العرب

۲۔ من جزيرة العرب إلى العالم

۳۔ اسمعي يا مصر

٤۔ اسمعي يا سوريا

٥۔ اسمعي يا زهرة الصحراء

٦۔اسمعوها منى صريحة أيها العرب

۷۔ إلى الراية المحمدية أيها العرب

۸۔ القومية والعرب

ان مضامین پر ایک تعارفی مقدمہ یا پیش لفظ محمد میاں لکھ دیں گے، آپ جس قدر جلد اس کتاب کی کمپوزنگ شروع کرا سکیں کرا دیجئے، یہ مجموعہ مجلس تحقیقات

ونشریات اسلام کی طرف سے شائع ہوگا، اور اس کے سب مصارف وہی برداشت کرے گی، طباعت دونوں سابقہ کتابوں کی طرح معیاری ہونی چاہئے، آپ کی سعادت مندی سے امید ہے کہ جلد اس کام کو انجام تک پہونچائیں گے، یہ سب مضامین ورسائل مجلس میں محفوظ ہیں، آخری مضمون القومیۃ والعرب مکہ معظمہ کے حفلہ تکریم کی وہ تقریر ہے، جو الندوہ اور البعث میں شائع ہو چکی ہے۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

(۶۹)

عزیز القدر مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے کہ آپ متعلقین بخیریت ہوں گے، کل شبیر آئے (۱)، رات کی وجہ سے روک لیا کہ دیر میں پہونچیں گے، معلوم نہیں کہاں مسودہ رکھیں۔

ہم نے بار بار دیکھ لیا ہے، اور نوک پلک درست کردی ہے، متعدد جگہ اضافے بھی کئے ہیں، کمپوزنگ جلد شروع کرادیجئے، ۲۰/ مارچ تک اس کو چھپ جانا چاہئے، اس لئے کہ ہمارا سعودی عرب کا سفر ہے، انگریزی کتابوں کے حوالے انگریزی ترجمہ چھپ جانے کے بعد صحیح اور مکمل کردیجئے جائیں گے، مسودہ حفاظت سے رہے، آپ کے ایک مرتبہ دیکھنے کے بعد آخری نظر ہم ڈالیں گے۔

امید ہے کہ حافظ عتیق سلمہ (۲) انہماک کے ساتھ اس کی طباعت میں مشغول ہو جائیں گے۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۱۲/۲/۸۴ء

(۱) اس زمانے کے ایک معتمد طالب علم۔ (۲) حافظ عتیق الرحمٰن صاحب طبی اس زمانے میں ندوہ پریس کے عربی کمپوزیٹر تھے، اب شعبہ مالیات دارالعلوم میں شعبہ کے ذمہ دار ہیں۔

(۷۰)

رائے بریلی

عزیز گرامی قدر مولوی سعید الرحمٰن ندوی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا پرسعادت ومحبت خط ملا

از مابجز حکایت مہر ووفا مپرس

آپ مولوی نذر الحفیظ (۱) سے بھی بات کر لیجئے، رقم کے سلسلہ میں شاید کچھ معلومات ان کو بھی ہوں، ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اب کتنی رقم مصر میں موجود ہے، جس سے جدید کتابیں خریدی جاسکتی ہیں، اگر عاشور کو خط لکھ کر ان کی بھی تحریر لے لی جائے تو اچھا ہے، ممکن ہے کہ کسی کو مصر بھیجنا پڑے، آپ کا خط واپس کررہے ہیں تاکہ آپ اس کو محفوظ کر لیں، اور دوبارہ محنت نہ کرنی پڑے، اگر عاشور نے اپنی کتابوں کی قیمت آپ کے مکتبہ کی طرف محول کردی ہے، تو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کتنی ہے، بہرحال ندوۃ العلماء کی یا میمن صاحب کی دی ہوئی رقم ضائع نہیں ہونی چاہئے، ہم کتب خانہ سے بھی معلوم کریں گے کہ ان کی کتنی رقم صرف ہوچکی ہے۔ (۲)

باقی ان شاء اللہ عند الملاقات نثار کا سلام قبول ہو

والسلام

ابوالحسن علی

۱۳/ اگست ۱۹۸۵ء

(۱) دوران قیام مصر (۲) ۱۹۷۸ء کتابیں برائے مکتبہ عامہ ندوۃ العلماء کی خریداری کا معاملہ

(۷۱)

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ رائے بریلی کئی روز ہوئے ملا تھا، مستزاد مصروفیات کی وجہ سے بروقت جواب نہ دے سکا، دوروز لکھنؤ میں ہوں، کل ان شاء اللہ رائے بریلی واپسی ہوگی، آپ نے جس بات کا پھر تذکرہ کیا ہے، اس کا جواب انشاء اللہ زبانی دوں گا۔

یہاں معلوم ہوا کہ مولانا تشریف لائے تھے، میں اس کے اگلے روز شاید پہونچا، ملاقات نہ ہونے کا افسوس ہوا، سلام کہہ دیجئے۔

معلوم ہوا کہ محاضرات دمشق سے روانہ ہو چکی ہے، خود مجھے بھی انتظار ہے، ''روائع اقبال'' بھی قریب التکمیل ہے، ان سب میں آپ کا حق مقدم ومحفوظ ہے۔ ماہ مبارک کی دعاؤں میں یاد رکھئے گا۔ والدعاء والسلام، ظفر اسحاق صاحب (۱) نے سلام لکھا ہے۔

والسلام

علی

۱۱/رمضان

(۱) ظفر اسحاق صاحب انصاری جناب مولانا ظفر انصاری ممبر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کراچی میں رہتے تھے، ان کے صاحبزادے پاکستان کی انٹرنیشنل یونیورسٹی میں استاذ تھے، میں جب بغداد میں ۱۹۵۸ء میں تھا تو یہ امریکہ جاتے ہوئے اور واپسی میں میری قیام گاہ پر آئے تھے۔

(۷۲)

عزیز مکرم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ ملا، اللہ تعالیٰ آپ کو علمی ودینی ترقیات سے نوازے، پہلے خط کا جواب سفر ومصروفیت کی وجہ سے رہ گیا، جس کی معذرت قبول کیجئے، مولوی عبداللہ صاحب (۱) کا جواب نہیں آیا، معلوم نہیں تاخیر کی کیا وجہ ہے؟ البعث کل کی ڈاک سے ملا، آپ کو بھی ملا ہوگا، ابھی تک اغلاط پر قابو نہیں پایا گیا، رمضان المبارک کی دعاؤں میں یاد رکھئے، کبھی ہماری موجودگی میں آپ تکیہ آئیں تو خوشی ہوگی۔ والد صاحب (۲) تشریف لائیں تو سلام کہئے گا۔

والسلام

علی

(۱) حضرۃ الاستاذ مولانا عبداللہ عباس صاحب ندویؒ۔ (۲) والد صاحب حضرت مولانا محمد ایوب اعظمی ڈابھیل میں جامعہ اسلامیہ کے شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز تھے، اور اکثر آمد ورفت براہ لکھنؤ کرتے تھے، تاکہ وہ اپنے بچوں اور افراد خاندان سے مل سکیں۔

(۷۳)

عزیز گرامی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، خیریت وحالات سے مسرت ہوئی، مصر کے حالات دل ودماغ کو متاثر کئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی شرم رکھے، اور مغربی طاقتوں کو ذلیل ورسوا کرے، معلوم نہیں آپ نے قادیانیت والا رسالہ بھیجا تھا یا نہیں، ان کا ہمارے نام بھی ایک خط آیا ہے۔

اپنے والد صاحب اور بھائیوں کی خدمت میں سلام کہئے۔

والسلام

علی

۲ ربیع الثانی

(۷۴)

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، علالت سے افسوس ہوا، خدا کرے آپ اچھے ہوں، اور جلد اپنے کام میں مشغول ہو جائیں۔

میں کل پاکستان جا رہا ہوں، عجلت میں ہوں، یہ صرف آپ کے خط کی رسید ہے، آپ اگر مرکز خط لکھیں گے تو مجھے پاکستان بھیج دیا جائے گا۔

مولانا محمد ایوب صاحب مدظلہ کی خدمت میں نیز حکیم حبیب اللہ صاحب، مولوی عبدالحی صاحب بالخصوص اپنے دادا صاحب کی خدمت میں سلام پہونچا دیں۔

والسلام

علی

/۲۹

(۷۵)

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، مسرت ہوئی، میرا خط مل گیا ہوگا، جو آپ کے دادا صاحب کے انتقال کی اطلاع کے بعد لکھا گیا ہے، آپ نے جس مسئلہ کے متعلق لکھا ہے، وہ ذہن میں ہے ان شاء اللہ، اس کا لحاظ رکھا جائے گا۔

اسباق کا نقشہ بن گیا ہے، اس وقت آپ کو کچھ سبق کچھ اوپر کے درجہ میں بھی دئے گئے ہیں، ایک درجہ سوم کی القراءۃ الراشدۃ ہے، اور ایک اسی درجہ کی نور الایضاح، خیال رہے کہ آپ فقہ ودینیات سے بھی تعلق رکھیں، آپ نے ہماری تجویز کا جس طرح خیر مقدم کیا ہے وہ آپ کی سعادت ہے، ان شاء اللہ آپ کے لئے یہ مبارک ہوگا۔

والدصاحب کی خدمت میں سلام۔

والسلام

ابوالحسن علی

(۷۶)

عزیز مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسرت نامہ لکھنؤ ہوتے ہوئے مسوری پہونچا، ۱۶ رمضان کو میں یہاں آ گیا تھا، روزے بڑی سہولت سے گذرے، ان شاء اللہ وسط شوال تک لکھنؤ پہونچوں گا، آپ نے جس امر کے متعلق لکھا ہے انشاء اللہ اس کا انتظام ہو جائے گا، ۱۴۔۱۵ شوال تک احتیاطاً مجھے پھر یاددہانی لکھنؤ کے پتے پر کر دیجئے گا۔ کل مولوی عبداللہ صاحب (۱) یہاں سے اپنے وطن گئے، محمد رابع رائے بریلی میں ہیں، محمد واضح (۲) یہاں ہیں، والد صاحب کی خدمت میں سلام۔

والسلام

علی

(۱) حضرۃ الاستاذ مولانا عبداللہ عباس ندویؒ۔ (۲) حضرت والا کے بھانجے، حضرۃ الاستاذ مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب کے برادر خورد، جو پہلے دہلی ریڈیو کے عربی سیکشن کے ذمہ دار تھے ۷۳ء میں باقاعدہ دارالعلوم کے اساتذہ میں شامل ہوئے، اور مسلسل ۴۶ سال دارالعلوم کے تمام شعبوں اور تعلیمی شعبے کو فائدہ پہونچاتے رہے، ۱۶ جنوری ۲۰۱۹ء کو

(۷۵)

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، مسرت ہوئی، میرا خط مل گیا ہوگا، جو آپ کے دادا صاحب کے انتقال کی اطلاع کے بعد لکھا گیا ہے، آپ نے جس مسئلہ کے متعلق لکھا ہے، وہ ذہن میں ہے ان شاء اللہ، اس کا لحاظ رکھا جائے گا۔

اسباق کا نقشہ بن گیا ہے، اس وقت آپ کو کچھ سبق کچھ اوپر کے درجہ میں بھی دئے گئے ہیں، ایک درجہ سوم کی القراءۃ الراشدۃ ہے، اور ایک اسی درجہ کی نور الایضاح، خیال رہے کہ آپ فقہ ودینیات سے بھی تعلق رکھیں، آپ نے ہماری تجویز کا جس طرح خیر مقدم کیا ہے وہ آپ کی سعادت ہے، ان شاء اللہ آپ کے لئے یہ مبارک ہوگا۔

والدصاحب کی خدمت میں سلام۔

والسلام

ابوالحسن علی

(۷۶)

عزیز مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسرت نامہ لکھنؤ ہوتے ہوئے مسوری پہونچا، ۱۶؍رمضان کو میں یہاں آ گیا تھا، روزے بڑی سہولت سے گذرے، ان شاء اللہ وسط شوال تک لکھنؤ پہونچوں گا، آپ نے جس امر کے متعلق لکھا ہے انشاء اللہ اس کا انتظام ہو جائے گا، ۱۴۔۱۵ شوال تک احتیاطاً مجھے پھر یاددہانی لکھنؤ کے پتے پر کر دیجئے گا۔ کل مولوی عبداللہ صاحب (۱) یہاں سے اپنے وطن گئے، محمد رابع رائے بریلی میں ہیں، محمد واضح (۲) یہاں ہیں، والد صاحب کی خدمت میں سلام۔

والسلام

علی

(۱) حضرۃ الاستاذ مولانا عبداللہ عباس ندویؒ۔ (۲) حضرت والا کے بھانجے، حضرۃ الاستاذ مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب کے برادر خورد، جو پہلے دہلی ریڈیو کے عربی سیکشن کے ذمہ دار تھے ۱۹۷۳ء میں باقاعدہ دارالعلوم کے اساتذہ میں شامل ہوئے، اور مسلسل ۴۶ سال دارالعلوم کے تمام شعبوں اور تعلیمی شعبے کو فائدہ پہونچاتے رہے، ۱۶؍جنوری ۲۰۱۹ء کو اچانک دارالآخرت کا سفر کیا۔

(۷۷)

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، خیریت، حالات ومشغولیت سے مسرت ہوئی، واقعی اگر کچھ دن یہاں گذارتے تو بہت خوشی ہوتی، آپ بھی خوش ہوتے، کیوں نہ آپ نے لکھنؤ میں اس کا ارادہ ظاہر کیا، اب ہمارا قیام دو چار روز ہی ہے، ورنہ آپ کو یہاں آنے کی دعوت دیتے۔

مولانا(۱) کی خدمت میں نیز مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام کہہ دیجئے گا۔

اپنی دعاؤں میں بھی یاد رکھئے، مولوی اقبال احمد (۲) کو تخصص میں لیا جاسکتا ہے، ورنہ داخلہ کے وقت آجائیں، حسب ضابطہ امتحان لے کر داخل کیا جائے گا، آپ ان کو مطلع کر دیجئے۔

والسلام

علی

۸؍رمضان

(۱) والد صاحب رحمہ اللہ۔ (۲) ہمارے عزیز اقبال احمد اعظمی جو مفتاح العلوم سے فارغ ہوئے تھے، اور دار العلوم ندوۃ العلماء میں داخلہ کے خواہشمند تھے۔

(۷۸)

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دس بارہ دن ہوئے، آپ کو ایک خط میں اطلاع دی تھی کہ مولوی عبداللہ صاحب کا جدہ سے خط آیا تھا، جس میں انہوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ محرم سے آپ کا تقرر وہاں ہو جائے گا، (۱) اور تفصیلات انہوں نے نہیں لکھی کہ آپ کے مصارف سفر حکومت دے گی یا نہیں؟ آپ ان کو براہ راست لکھ کر معلوم کر لیجئے۔ تعجب ہے کہ میرا خط آپ کو نہیں ملا۔

والد صاحب کی خدمت میں میرا سلام، اللہ تعالیٰ آپ کے قیام حجاز کو آپ کے لئے مبارک اور دار العلوم کے لئے بھی مفید بنائے اور آپ کے والد صاحب کی بھی مسرت کا باعث ہو۔ میرے حج کی اطلاع صحیح نہیں ہے، معلوم نہیں کہاں سے شہرت ہوگئی، امید ہے کہ آپ دار العلوم کے کھلنے کے موقع پر پہونچ جائیں گے، اور کام شروع کر دیں گے، پھر وہاں چھٹی وغیرہ کے متعلق طے ہو جائے گا۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام، میں نے ان کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا، اس کا جواب نہیں ملا۔

والسلام

ابوالحسن علی

دائرہ شاہ علم اللہ، رائے بریلی

۲۷؍رمضان

(۱) جدہ ریڈیو اسٹیشن کے شعبہ مشرقیات میں بطور مذیع ومترجم، تقرری کا مسئلہ تھا۔

(۷۹)

دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی

عزیز مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے متعدد سعادت نامے ملے، گرمی کا رمضان، کمزور صحت اور ڈاک کی زیادتی بروقت جواب سے مانع رہی۔ آج آپ کا تیسرا خط ملا،، جس سے آپ کا انتظار و تعلق خاطر معلوم ہوا، آپ نے خیریت وحالات معلوم کرنے کے لئے جو اہتمام کیا، وہ آپ کی سعادت اور تعلق کی دلیل ہے، اللہ تعالی آپ کی سعادت میں ترقی دے، اور آپ سے اپنی رضا کا کام لے۔

آپ اپنے مستقبل کے متعلق اتنے فکر مند نہ ہوں، الحمد للہ آپ کے لئے سوچنے اور کوشش کرنے والے موجود ہیں، ابھی آپ اپنی علمی ترقی وپختگی کی طرف توجہ رکھئے کہ یہ خیر روز بروز عنقاء ہوتی جارہی ہے۔

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

آپ کی تکمیل کا ایک سال باقی ہے، (۱) میرے خیال میں یہ سال بھی آپ پورے انہماک وہمت سے اپنی ادبی وعلمی ترقی ونشو ونما میں گذار دیں، آئندہ سال سے آپ انشاء اللہ باقاعدہ مدرس ہوجائیں گے، گفتگو میں نے کرلی ہے۔

پھر شاید آپ کو ایسی آزادی کے ساتھ پڑھنے اور لکھنے کا موقع نہ ملے، وقت گزرتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

جناب مولانا کی خدمت میں سلام اور درخواست دعاء۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سے بھی اہتمام کے ساتھ سلام کہئے، اور دعاء کے لئے عرض کیجئے، آپ کا ترجمہ ''فاران'' نے بھی شائع کیا ہے: الدین الصناعی۔

والسلام

ابوالحسن علی

(۱) پہلے تکمیل کے دو سال مقرر تھے، مگر اس دفعہ صرف ایک ہی سال پر حضرت والا کے مشورہ سے اکتفا کی گئی۔

(۸۰)

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالی وبارک فیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے بہت شرمندگی ہے کہ حسب قرارداد سابق مئو نہ آسکا، ہوا یہ کہ صوفی صاحب (۱) کا پروگرام گورکھپور سے بنایا، اور میری وجہ سے گاڑی میں تبدیلی کی، مجھے بھی اس میں آسانی معلوم ہوئی کہ ان کے ساتھ دن ہی دن میں سفر ہوجائے،، چنانچہ صبح لکھنؤ سے روانہ ہوکر شام کو گورکھپور پہونچے، رات گورکھپور سے روانہ ہوکر مئو سے گذرتے ہوئے صبح گھوسی پہونچے، اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہوا کہ دن ہی دن فتحپور رہ کر شام کو واپسی ہوگئی۔ اس کا قلق رہا کہ آپ احباب کو اطلاع ہی نہ دے سکا، وجہ یہ ہوئی کہ گورکھپور روانگی سے ایک روز قبل فیض آباد جانا ہوا، خط لکھنے کا موقع نہ ملا۔

حضرت مولانا سے میری طرف سے بڑی معذرت کیجئے کہ ان کو تکلیف دی، اور انتظار کی معافی چاہتا ہوں۔ ان شاء اللہ پھر تلافی ہوگی۔ مولانا وصی اللہ صاحبؒ فرماتے تھے کہ مولوی عزیز الرحمٰن (۲) بھی آنے والے تھے، شاید وہ بھی اسی انتظار میں رہ گئے ہوں۔

آپ کے متعلق ان شاء اللہ رمضان مبارک یا شوال کی ابتداء میں لکھوں گا، آپ کوئی اور پروگرام نہ بنائیں، میرے خط کا انتظار کریں۔

والسلام

علی

(۱) صوفی انعام اللہ صاحب بلوچپورہ کے رہنے والے تھے، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی کے خلیفہ تھے۔

(۲) برادر معظم حضرت مولانا اکبر عزیز الرحمٰن صاحب اعظمی۔

(۸۱)

عزیزی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیریت واپس آ گئے ہوں گے، آپ کا خط مل گیا تھا، مطبوعہ صفحات بھی ملے، حسن طباعت، صحت اور اس عجلت کے ساتھ چھپائی سے بڑی مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ کو دارین کی سعادت عطا فرمائے۔ اور ترقیات سے نوازے۔ آپ کی اس سعادت مندی اور مستعدی سے دل بہت خوش ہے، خدا کرے آپ کو اپنی قیام گام میں کوئی تکلیف نہ ہو، کسی قسم کی تکلیف یا دقت ہو تو مولوی ابو العرفان صاحب یا مولوی معین اللہ صاحب سے اطلاع کردیں، اور ہمارا خط دکھادیں، وہ انشاء اللہ بندوبست کردیں گے، اسد صاحب کی جس عبارت پر رسالہ ختم ہوا ہے اس میں یہ لفظ ہے: ونرید أن نختم الکتاب، ختم کے بجائے نخلی کا لفظ کردیجئے گا، اس لئے کہ اس عبارت کے بعد اور تین صفحے کی عبارت بھیجوں گا، شاید محمد میاں (۱) اپنے ساتھ لائیں، انگریزی الفاظ کی صحت کا بھی اہتمام رکھئے، انگریزی میں ایک غلطی نکالی ہے east کے بجائے Est ہوگیا ہے۔ آئندہ خیال رہے۔

دعا گو

ابو الحسن علی

(۱) صدیق مکرم مولانا سید محمد الحسنی رحمہ اللہ تعالیٰ اس وقت جو کراچی میں ایک اہم کانفرنس میں شرکت کے لئے کراچی جانے والے تھے، اور حضرت مولانا کو اپنے سفر میں رہتے ہوئے وہاں شرکت کے لئے تشریف لے جانا تھا۔

(۸۲)

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالیٰ وبارک فیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حیدرآباد سے واپسی پر آپ کا معذرت نامہ ملا، اہل خانہ کی علالت سے تشویش ہوئی، آپ کو دریافت خیریت کا خط لکھنا چاہتا تھا، ہجوم مشاغل میں رہ گیا، آج آپ کا خط ملا، جس سے معلوم ہوا کہ ابھی تک تشویش باقی ہے، معلوم نہیں علالت کی نوعیت کیا ہے؟ اور علاج کیا ہو رہا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل خاص سے صحت عاجلہ کاملہ مستمرہ عطا فرمائے، اور آپ کو اور مولانا کو اس فکر وتشویش سے نجات عطا فرمائے، جب تک آپ کا رہنا ناگزیر اور لابدی ہے ضرور رہیں، اور جب آسکیں ضرور آجائیں۔ ہم سب لوگ دعا گو وفکر مند ہیں۔

مولانا کی خدمت میں سلام کہئے، رابع سلمہ الحمد للہ اچھے ہیں۔

والسلام

دعا گو

ابو الحسن علی

(۸۳)

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے، کل پروف مولوی شمس الحق کے ہاتھ روانہ کئے ہیں، اس میں چونکہ بعض اہم ترمیمیں ہیں، اور ہدایات بھی، اس لئے اگر دوبارہ ہماری نظر پڑ جائے تو اچھا ہے، یہ کتاب اب جلد چھپ جائے، اس لئے ۲۷ رنومبر سے ہمارے سفر شروع ہو جائیں گے، پھر ہم دیکھ نہیں سکیں گے، یہاں آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہا، صرف آپ ہی نہیں آئے، کسی دن آجایئے تو کچھ ضروری باتیں ہوں۔(۱)

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

(۱) حضرت والا کے بار بار تکیہ کلاں رائے بریلی میں حاضری کا حکم آتا رہا، لیکن حضرت کے کاموں میں کچھ ایسی مصروفیت رہی کہ وہاں پہونچنے میں تاخیر ہوئی۔

(۸۴)

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل مولوی اقبال سلمہ آئے، کتاب دیکھی، خوشی ہوئی، انڈکس جلد تیار ہو جائے، تو کتاب مکمل طریقے پر بازار میں آجائے، اور تبصرہ کے لئے بھی جلد بھیجی جاسکے، مجلس و مکتبہ دونوں کو ہدایت کردوں گا کہ وہ اپنے اپنے یہاں اس کا اسٹاک رکھے۔

مزید پروف کا انتظار ہے، چونکہ ذہن میں باتیں آتی رہتی ہیں، اس لئے ہمارا پروف دیکھنا ضروری ہے، امید ہے کہ کاغذ کا انتظام ہو گیا ہوگا۔

والسلام

ابوالحسن علی

(۸۵)

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیزی مقصود الرحمٰن (۱) پروف لے کر آئے، بحمد اللہ ۲۴ رصفحے کی طباعت ہوگئی، طباعت بھی اچھی ہے اور کاغذ بھی، معمولی غلطیاں ہیں، جو خود میری نظر سے رہ گئی تھیں، مزید پروف کی تصحیح کر کے بھیج رہا ہوں، اس میں کئی جگہ اضافہ وترمیم ہے، اس لئے خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

ڈائری (۲) خود میرے لئے بھی ایک تحفہ ہے، بہت دلچسپ اور پر از معلومات ہے، ان شاء اللہ مقبول ہوگی۔

مولانا عبد الماجد صاحب (۳) کی کتاب پر ایک نظر ڈال لوں گا، پھر کاتب کو دید یجئے گا، اللہ تعالیٰ آپ کی ان اشاعتی کوششوں کو بار آور فرمائے، آپ کا آنا اور وہاں رہنا دونوں عزیز ہے، کچھ فکر نہ کریں۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

(۱) ندوہ پریس میں عربی کمپوزنگ کا کام کرتے تھے۔ (۲) تذکرات سائح فی الشرق الأوسط کا عربی ترجمہ۔ (۳) مشہور عالم اور صاحب طرز ادیب مولانا عبد الماجد دریابادیؒ۔

(۸۶)

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیزی مقصود الرحمٰن پروف لے کر آئے،، کل ایسے وقت پہونچے تھے کہ ہمارے لکھنے پڑھنے کا وقت ختم ہو چکا تھا، آج دیکھ کر واپس کر رہے ہیں، کچھ معمولی غلطیاں نکلیں، اور کچھ ہم نے معمولی اضافہ کیا ہے، آپ اہتمام کے ساتھ دوبارہ پروف کے ساتھ مقابلہ کیجئے، اور اطمینان کر لیجئے کہ یہ سب اصلاحات اور اضافے صحیح ہو گئے ہیں یا نہیں، سائز وہی ٹھیک ہے جو آپ نے لکھا ہے:

۱۶x۳۰x۲۰ ،۲۲x۸۱

دہلی کی رپورٹ معلوم کر کے خوشی ہوئی، خدا کرے سفیر صاحب کی آمد کی اطلاع ایسے وقت ملے کہ ہم بھی آسانی سے پہونچ جائیں، ٹورنٹو کی تقریر کا کیسیٹ غالباً واضح کے پاس ہے، معلوم کر لیجئے، ایک تکلیف یہ دینی ہے کہ لاس اینجلیس کی تقریر کے صفحات اور الرائد میں اقوام متحدہ کا خطبہ نکال کر ایک لفافہ میں رکھ کر ہوائی ڈاک سے عبد الوھاب ہندی کو بھیج دیا جائے، البعث اور الرائد غالباً ان کو نہیں پہونچتے ہوں، تو رجسٹری کر دیا جائے تو اچھا ہے، آپ نے اس سے پہلے جو بات لکھی تھی، اس کی طرف توجہ ہے، انشاء اللہ خیال رکھا جائے گا، اور امید ہے کہ اس بارے میں کوئی شکایت نہ ہوگی:

الشیخ عبد الوھاب الھندی الندوي

آقیول۔ جامع التختی، حلب سوریا

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

(۸۷)

رائے بریلی

عزیز القدر مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیزان مولوی محفوظ الرحمٰن، ابوسحبان سلمھما (۱) پہونچے، ان کے سفر کا انتظام ہو جانے سے مسرت ہوئی، بہت دل لگا ہوا تھا، یہ سہرا بھی آپ ہی کے سر ہے کہ آپ نے سفارت خانہ سے ان کے کاغذات نکلوائے۔

آپ کا یہ خیال بہت صحیح ہے کہ یہ کتاب ان کے ساتھ چلی جائے، حج اور رابطہ کے جلسہ کے موقع پر اس کے پہونچنے کی یہی صورت ہے، اس کی بہت امید ہے کہ ۲۸۔۳۰ صفحات اتنی جلدی کمپوز بھی ہو جائیں گے اور آپ ان کو دیکھ بھی لیں گے، اس سلسلہ میں آپ نے جو تکلیف اٹھائی اللہ تعالی ہی اس کا اجر دے، اور آپ کے درجات میں ترقی کرے۔ عزیزان محمود الازھار اور ان کے رفقاء کمپوزیٹر سب شکریہ کے مستحق ہیں، سب کے لئے دل سے دعاء ہے۔

بعض اہم غلطیاں درست کردی گئی ہیں، بعض جگہ آپ کو شبہ ہوا تھا وہ بھی ٹھیک کر دیا گیا ہے۔ اب ان جدید اصلاحات کے مطابق طباعت ہونی چاہئے، آپ ان کو ایک ایک کرکے چک کر لیجئے گا۔ پھر چھپنے کا حکم دیجئے گا، خدا کرے اب کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ فہرست ممکن ہو تو شروع میں لگائی جائے، اور اس کی بھی اچھی طرح جانچ پڑتال کر لیجئے گا کہ صفحات صحیح پڑے، ایک اعلان اس طرح کا بھی کسی مناسب جگہ لگا دیجئے گا کہ اس کتاب کا اردو ترجمہ تیار ہے، اور انگریزی ترجمہ بھی زیر تیاری، اس لئے کوئی صاحب ترجمہ کی زحمت گوارہ نہ کریں، جو کچھ ضرورت ہو مجلس سے طلب کریں۔

(۱) دونوں حضرات الجامعۃ الاسلامیۃ مدینہ منورہ کے طالب علم تھے۔ مدینہ یونیورسٹی میں یہ دونوں صاحبان تعلیم حاصل کرنے گئے تھے۔

دہلی میں ہمارے یہاں کے نوٹ کے بارے میں جو ناراضگی ظاہر کی گئی، اس کی بالکل پرواہ نہ کیجئے، اگر کوئی بات صحیح کہی گئی تو کسی کی خفگی کا مطلق خیال نہیں کرنا چاہئے، البتہ لکھتے وقت خود اپنا ضمیر مطمئن ہونا چاہئے اور سوچ سمجھ کر لکھنا چاہئے، رضا الناس غاية لا تدرك۔

کتاب کے متعلق مفصل ہدایت نامہ کس کس کے حوالہ کیا جائے، ان کے نام اور پتے لکھ کر کل ہی پرسوں آپ کے پاس بھیج دوں گا، آپ اس کو ان کتابوں کے ساتھ روانہ کردیں، خواہ اس کے لئے کسی شخص کو دہلی جانا پڑے، تین پیکٹ بنا کر الگ الگ حوالہ کر دیجئے گا، اور ہر ایک پر رابطۃ العالم الاسلامی یا الجامعۃ الاسلامیۃ یا الشیخ عبد العزیز بن باز یا صالح القزاز کا نام لکھ دیا جائے، اگر بمبئی اس کے پہونچنے کا اطمینان ہو تو بھیجئے، ورنہ دہلی بھیجنے کی کوشش کریں۔

نثار الحق کا سلام قبول ہو۔

کتاب تیار ہوتے ہی دو چار نسخے فورا یہاں بھیج دئے جائیں، باہر بھجوانا ہے۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۵/دسمبر ۷۴ء

(۸۸)

عزیز سعید زیدت سعادتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسرت نامہ ملا، مسرت ہوئی، حالات مندرجہ معلوم ہوئے، مزید خوشی ہوئی، ہم نے طنطاوی صاحب اور مصطفیٰ السباعی صاحب کو خطوط لکھ دیئے، امید بھی ہے کہ مسودہ پہنچ گیا ہوگا، ابھی تک الحمدللہ یہ حادثہ کبھی نہیں پیش آیا، خدا کرے آپ کی محنت بھی ٹھکانے لگے، یہ زمانہ نسبتاً فرصت کا ہے، آپ مولوی عبدالماجد صاحب اور محمد رابع سلمہٗ غور کرتے رہیں، اور ایک یادداشت مرتب کرلیں، ان تجربات کی روشنی میں ان شاء اللہ آئندہ سال سے اس سے استفادہ کیا جاسکے گا۔

خدا کرے مولانا اسحاق صاحب (۱) اب بخیریت ہوں، ہمارا سلام اور مزاج پرسی کردیجیے گا۔

امتحان شروع ہوچکا ہوگا، خدا کرے اس سال کامیابی کا اوسط بہتر رہے۔

عزیزی مولوی عبدالماجد صاحب (۲)، مولوی وجیہ الدین صاحب (۳)، مولانا عبدالحفیظ صاحب (۴) کو سلام۔

گھر خط لکھیں تو مولانا (۵) کی خدمت میں سلام لکھدیجیے، روانگی کے دن قریب ہیں، اس لیے مصروفیت زیادہ ہے، امید ہے اس مختصر خط سے ملال نہ ہوگا۔

والسلام

دعاگو

ابوالحسن علی

(۱) مولانا محمد اسحاق سندیلوی، استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء (۲) مولانا عبدالماجد ندوی سابق استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء (۳) مولانا وجیہ الدین ندوی سابق استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء (۴) مولانا ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی صاحب مصباح اللغات واستاذ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء (۵) محدث کبیر مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی۔

(۸۹)

باسمہ سبحانہ

عزیزی سلمہٗ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ایک خط بصرہ سے دوسرا بغداد سے بھیجا ہوا ملا، آپ کے بخیریت پہنچنے اور سفر وعراق میں راحت کے ساتھ رہنے سے بڑی مسرت ہوئی، آپ کے روانہ ہونے کے بعد برابر جی لگا رہا، اور خیریت نامہ کا انتظار رہا، بحمداللہ آپ بخیر وعافیت منزل مقصود پر پہنچ گئے، عراقی احباب نے آپ کا جس طرح استقبال کیا اور آپ کے ساتھ جس محبت وتواضع کا اظہار کیا وہ عین توقع وتجربہ کے مطابق تھا، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، عبداللہ العقیل (۱) بڑا شریف نوجوان ہے۔ مصر میں انہوں نے ہماری بڑی رفاقت کی۔

بڑے شکر ومسرت کی بات ہے کہ شیخ تقی الدین الہلالی صاحب آپ کو مل گئے، اور آپ نے ان کے علم وفضل کا مشاہدہ کیا، حقیقت میں ان سے تلمذ ایک بڑا اشرف اور نادر موقع ہے، آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس عمر میں یہ موقع عطا فرمایا:

"وفی ذلك فليتنا فس المتنافسون."

میں نے آپ سے زبانی کہدیا تھا کہ آپ شیخ کو ایک کتاب پڑھ کر سنایا کریں، تاکہ آپ کے نحو، نطق، عربیت اور لہجہ وطریق ادا کی تصحیح کریں، دوسرے "خزانۃ الادب للبغدادی" یا اس طرز کی کوئی کتاب شیخ پر گزاریں، اس کے علاوہ اگر وقت میں گنجائش ہو تو کوئی ایک کتاب ادب، نثر، یا شعر کی درسا پڑھ لیں، اور کچھ انشاء کی تصحیح ہوتی رہے، بڑی چیز ہے کہ اس زمانہ کے اغلاط واسقام اور ادباء وکتاب کی کمزوریوں اور طریق تعبیر کی مسامحات پر تنبیہ ہو، یہ ہلالی صاحب کا خاص میدان تحقیق ہے اور اس میں وہ منفرد ہیں، آپ اپنا مکمل

(۱) مستشار شیخ عبداللہ العقیل مشہور داعی اور فعال شخصیت ہیں، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، اور اصلاً بصرہ کے قریب ایک گاؤں کے باشندے ہیں، اس وقت ریاض میں مقیم ہیں۔

نظام اوقات و دروس لکھ کر بھیجیں، نیز حسب ذیل تفصیلات:

۱۔ ہلالی صاحب کے علاوہ آپ کا وقت کہاں کہاں اور کس کس کام میں گزرتا ہے؟

۲۔ دوسرے ادباء وعلمائے بغداد میں سے کن لوگوں سے آپ کا ملنا ہوا اور آپ کے تأثرات کیا ہیں؟

۳۔ ہلالی صاحب آپ سے کس حد تک مانوس ہیں؟

۴۔ کھانے کا کیا نظم ہے، اور کس قدر مصارف آرہے ہیں؟

آپ مفصل خط خود لکھیں اور حالات سے مطلع کرتے رہیں۔ بغداد میں تو اس وقت خوب گرمی ہوگی، یہاں بھی اچھی گرمی پڑنے لگی ہے، دارالعلوم کھل گیا ہے، نئے طلبہ کی آمد اچھی ہے، ۲۰ر شوال سے پرانے طلبہ بھی آجائیں گے، تعمیرات کا کام خوب جاری ہے۔ آپ کے والد صاحب کا بھی خط آیا تھا، امید ہے کہ آپ ان کو خطوط برابر لکھتے رہتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور سالماً غانماً واپس آئیں۔

معلوم نہیں آپ ہلالی صاحب کے لیے حاجی احمد صاحب (۱) سے مٹھائی لے کر گئے تھے یا نہیں؟ تحفہ ضروری تھا۔ ہمارا سلام شیخ (۲) کو، شیخ محمود الصواف صاحب (۳) کو، سامرائی کو اور سب احباب کو۔

والسلام

ابوالحسن علی

(۱) حاجی احمد مرحوم صاحب بمبئی کے تاجر اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مرید۔ (۲) شیخ محمد تقی الدین ہلالی مراکشی۔ (۳) وہاں کے مشہور عالم دین، داعی اور مجاہد، وہاں کے حالات جب خراب ہوئے تو سعودی عرب میں جاکر اقامت اختیار کی (رحمہ اللہ)

(۹۰)

عزیزی مولوی سعید الرحمٰن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رسالہ کی تیاری پر مبارک باد دیتا ہوں، پرچہ بہت اچھا ہے، ربانیۃ لا رھبانیۃ کا اشتہار بہت اچھا بن گیا ہے، لیکن ناشر کا نام غلط چھپ گیا ہے، اگر اس کی تصحیح ہو سکے تو اچھا ہے، المکتب الاسلامی نہیں، بلکہ دار الفتح، بیروت ہے، ان کو شکایت ہوگی۔ اگر قلم سے بھی تصحیح کردی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

آج محمد میاں کا مضمون ''فیصل کا خطاب'' پڑھا، بہت خوشی ہوئی، پورا پرچہ بھی ماشاء اللہ خوب ہے، اس کو جتنی زیادہ تعداد میں باہر بھیج سکیں اہتمام سے بھیجیں، ہندوستان کے اندر بھی بطور نمونہ کے علماء و مدارس کے نام خوب غور وخوض کے بعد ایک فہرست بنائیے، جس کو تازہ البعث اور الرائد بھیجئے، ہم لکھنؤ آنے پر ان شاء اللہ دیکھیں گے، آپ نے کس کو کس کو بھیجا ہے، ایسا نہ ہو: ''مور جنگل میں ناچا، کس نے دیکھا''، جتنی کوشش پرچے کی تزئین وتحسین میں کرتے ہیں، اس کو لوگوں تک پہونچانے کی بھی کوشش کی جائے۔

والسلام

دعاگو

ابوالحسن علی

(۹۱)

عزیز سعید مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، کئی روز سے خیال آرہا ہے، جس کی وجہ سے یہ خط لکھ رہا ہوں، الطریق الی المدینۃ کے متعلق ایک مرتبہ آپ نے رائے دی تھی کہ اس کو اپنے ہی پریس میں چھپوالیا جائے، نصاب میں داخل ہے، اور طلبہ کو ملتی نہیں، میں نے اس بنا پر اس کی مخالفت کی تھی کہ باہر اس کی اشاعت نہ ہوسکے گی، اور یہیں پڑی رہے گی، چنانچہ دارالارشاد بیروت کو ان کی طلبی پر بھیج دی گئی، مگر تقریباً چھ مہینے ہوگئے، وہ نہ چھاپتے ہیں اور نہ کسی خط کا جواب دیتے ہیں، اب اگر آپ کی رائے ہو تو اور مولوی رابع، مولوی معین اللہ صاحب کا مشورہ بھی ہو تو صرف پانچ سو کی تعداد میں چھپوالیجئے، اگر وہ چھاپیں گے بھی جب بھی اتنی تعداد میں کوئی حرج نہیں، اگر آپ سب کی رائے ہو جائے تو ہم تصحیح شدہ نسخہ جس میں اضافے کئے گئے ہیں، بھیج دیں، کتاب مختصر ہے، اگر کوشش کی جائے گی تو ۱۵ر شوال تک تیار ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔ آپ کی اطلاع کا انتظار رہے گا۔

''غلبت الروم'' والے مضمون میں انگریزی الفاظ صحیح طریقہ پر آنے چاہئیں، ذرا اس کا اطمینان کر لیجئے گا۔

مولانا سید طلحہ صاحب والا مضمون بالکل تیار ہے، اگر شام تک کوئی جانے والا ملا تو بھیج دوں گا، اس کو دو قسطوں میں شائع کریں، اس سے زیادہ نہیں، اور اس کی اصل محفوظ رکھیں گے، خراب نہ ہونے پائے، کاتب کو تاکید کر دیں۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

(۹۲)

عزیزی مولوی سعید الرحمٰن سلمہ

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ بیروت کے ناشر دارالارشاد والے ''أسبوعان فی ترکیا'' چھاپنے کے لئے تیار ہیں، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ''البعث'' سے وہ سارے مطبوعہ صفحات الگ کر کے بھجوا دیجئے۔

۲۔ ''کارثة العالم العربی'' جتنے پتے سوڈان، عراق اور کویت کے محفوظ ہوں ان پر ہوائی ڈاک سے بھیج دیجئے، کوشش کیجئے کہ زیادہ سے زیادہ ان ملکوں میں جاسکے، جن پر مصر کا اثر یا مصر سے ان کے روابط ہیں، قطر میں بھی شیخ قاسم فخرو عبدالبدیع صقر (۱) وغیرہ کے نام بھیج دیئے جائیں، اس کام کو اہتمام سے کیجئے گا۔

ضروری: فوراً ایک یا دو نسخے عبداللہ العقیل کو ہوائی ڈاک سے بھیج دئے جائیں۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی حسنی ندوی بقلم نثار سلام مسنون

(۱) قاسم فخرو قطر کے عالم و داعی اور اہل علم و دعوت سے تعلق رکھنے والے شیخ عبدالبدیع صقر حاکم قطر کے مشیر اور دارالکتب القطر

(۹۱)

عزیز سعید مولوی سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، کئی روز سے خیال آرہا ہے، جس کی وجہ سے یہ خط لکھ رہا ہوں، الطریق الی المدینۃ کے متعلق ایک مرتبہ آپ نے رائے دی تھی کہ اس کو اپنے ہی پریس میں چھپوالیا جائے، نصاب میں داخل ہے، اور طلبہ کو ملتی نہیں، میں نے اس بنا پر اس کی مخالفت کی تھی کہ باہر اس کی اشاعت نہ ہوسکے گی، اور یہیں پڑی رہے گی، چنانچہ دارالارشاد بیروت کو ان کی طلبی پر بھیج دی گئی، مگر تقریباً چھ مہینے ہوگئے، وہ نہ چھاپتے ہیں اور نہ کسی خط کا جواب دیتے ہیں، اب اگر آپ کی رائے ہو تو اور مولوی رابع، مولوی معین اللہ صاحب کا مشورہ بھی ہو تو صرف پانچ سو کی تعداد میں چھپوالیجئے، اگر وہ چھاپیں گے بھی جب بھی اتنی تعداد میں کوئی حرج نہیں، اگر آپ سب کی رائے ہو جائے تو ہم تصحیح شدہ نسخہ جس میں اضافے کئے گئے ہیں، بھیج دیں، کتاب مختصر ہے، اگر کوشش کی جائے گی تو ۱۵ رشوال تک تیار ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔ آپ کی اطلاع کا انتظار رہے گا۔

''غلبت الروم'' والے مضمون میں انگریزی الفاظ صحیح طریقہ پر آنے چاہئیں، ذرا اس کا اطمینان کر لیجئے گا۔

مولانا سید طلحہ صاحب والا مضمون بالکل تیار ہے، اگر شام تک کوئی جانے والا ملا تو بھیج دوں گا، اس کو دو قسطوں میں شائع کریں، اس سے زیادہ نہیں، اور اس کی اصل محفوظ رکھیں گے، خراب نہ ہونے پائے، کاتب کو تاکید کر دیں۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

(۹۲)

عزیزی مولوی سعید الرحمٰن سلمہ

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ بیروت کے ناشر دارالارشاد والے ''أسبوعان فی ترکیا'' چھاپنے کے لئے تیار ہیں، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ''البعث'' سے وہ سارے مطبوعہ صفحات الگ کر کے بھجوا دیجئے۔

۲۔ ''کارثة العالم العربی'' جتنے پتے سوڈان، عراق اور کویت کے محفوظ ہوں ان پر ہوائی ڈاک سے بھیج دیجئے، کوشش کیجئے کہ زیادہ سے زیادہ ان ملکوں میں جاسکے، جن پر مصر کا اثر یا مصر سے ان کے روابط ہیں، قطر میں بھی شیخ قاسم فخرو عبدالبدیع صقر (۱) وغیرہ کے نام بھیج دیئے جائیں، اس کام کو اہتمام سے کیجئے گا۔

ضروری: فوراً ایک یا دو نسخے عبداللہ العقیل کو ہوائی ڈاک سے بھیج دئے جائیں۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی حسنی ندوی بقلم نثار سلام مسنون

(۱) قاسم فخرو قطر کے عالم و داعی اور اہل علم و دعوت سے تعلق رکھنے والے شیخ عبدالبدیع صقر حاکم قطر کے مشیر اور دارالکتب القطریۃ کے مدیر و ذمہ دار۔

(۹۳)

مولوی سعید الأعظمی صاحب، ندوہ لکھنؤ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔الأستاذ فتحی یکن، (۱) بیروت ص۔ب۔۵۲۶۶

اس پتہ پر "الدعوۃ الاسلامیۃ فی الھند وتطوراتھا" ہوائی ڈاک سے بھیج دیا جائے۔

۲۔"الشھاب" (۲) کو اسی پتہ پر "مؤاساۃ أم مساواۃ؟" نیز "العرب والاسلام" بحری ڈاک سے بھیج دیا جائے، اور "النبوۃ والأنبیاء" بھی للنقد والاقتباس لکھ دیا جائے۔

۳۔تعمیر حیات اس پتہ پر جاری کر دیا جائے:

مولانا افضال الرحمٰن صاحب (۳) عرف بھولے میاں، گنج مرادآباد، ضلع اناؤ

۴۔فتحی یکن کو ایک خط لکھ دیا جائے، جس میں ان کے محاضرے "الحرکۃ الإسلامیۃ بین الأمس والیوم" العدد الرابع للسنۃ الأولی میں ندوۃ العلماء، دار العلوم اور ہمارا جس طرح ذکر کیا گیا ہے اس پر شکریہ ادا کیا جائے۔

لیکن اس کا مناسب طریقہ پر اظہار کیا جائے کہ اس میں کچھ تاریخی غلطیاں اور مستند معلومات کی کمی محسوس ہوتی ہے، براہ کرام "الصراع بین الفکرۃ الإسلامیۃ والفکرۃ الغربیۃ" میں ہندوستان کا حصہ دیکھ لیا جائے، اسی لئے "الدعوۃ الإسلامیۃ في الھند و تطوراتھا" کتاب بھیجی جاری ہے۔

والسلام

ابوالحسن علی

(۱) فتحی یکن بیروت میں داعی اسلام تھے اور حضرت مولانا سے مخلصانہ تعلق رکھتے تھے۔ (۲) ہفت روزہ عربی جریدہ جو بیروت سے شائع ہوتا تھا۔ (۳) حضرت مولانا فضل رحمان گنج مرادآبادیؒ کے احفاد میں ہیں۔

(۹۴)

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مختارات جزء ثانی پر نظر ثانی آپ کی مدد سے مکمل ہوگئی تھی، تصحیح شدہ کتاب آپ کے پاس ہے، اس کا مقدمہ "مقدمۃ الجزء الثانی" کے عنوان سے اس خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں، وہ ابھی سے جزء ثانی کے ساتھ منسلک کر دیا جائے، پہلے آپ کے پریس میں ٹائپ ہوگا، پھر پوری کتاب کے ساتھ اس کا بھی آفسٹ لے لیا جائے گا۔

مختارات جزء اول کا کام یہاں آکر مکمل کیا، وہ ایک الگ لفافہ میں، اپنے طویل مقدمہ کے (جو جزء ثانی سے علیحدہ کر کے کچھ اضافوں کے ساتھ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے) آپ کے پاس بھیج رہا ہوں، وہ بھی پہلے آپ کے مطبع میں ٹائپ ہوگا، پھر اس کا کتاب کے ساتھ آفسٹ لیا جائے گا، یہ دونوں حصے آپس میں ملنے نہ پائیں کہ ایک کی چیز دوسرے کے ساتھ لگ جائے، اسی لئے پہلے آپ کے پاس بھیج رہا ہوں، تاکہ آپ پہلے اچھی طرح سمجھ لیں، اور مولوی قمر (۱) کو سمجھا دیں، اس کا خود بھی خیال رکھیں گے، اصلاحات اس اڈیشن میں ضرور بن جائیں، ورنہ محنت کا کچھ فائدہ نہیں، باقی ان شاء اللہ ۱۴ ار کو آکر دیکھ لوں گا۔

والسلام

ابوالحسن علی بقلم نذر الحفیظ

راقم کی طرف سے سلام احترام عرض ہے۔

(۱) مولوی قمر علی ندوی سابق منیجر مکتبہ ندویہ

(۹۵)

بخدمت گرامی جناب مولانا محمد ایوب صاحب زید لطفہ (۱)

مدرسہ مفتاح العلوم، شاہی مسجد مئو

مولانا المکرم زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کا گرامی نامہ مجھے بہت زیادہ تاخیر سے ملا، وہ رائے بریلی رکھا رہا، اور میں سہارنپور بمبئی وغیرہ رہا، گھر پہونچنے پر ملا، شرمندگی ہوئی۔

میں ان شاء اللہ ۲۳ رمئی کو مظفر آباد اور وہاں سے سہارنپور جاؤں گا، بڑا اچھا ہوتا کہ آپ اس موقع سے تشریف لاتے، احقر کا قیام سہارنپور، بہٹ ہاؤس، پل خراں میں ہے، آپ کا فیصلہ وانتخاب بہت صحیح وبجا ہے۔

عزیزی سعید الرحمٰن سلمہ کی سعادت ونجابت سے طبیعت مسرور ہے، ان شاء اللہ جلد اس سلسلہ میں کچھ کارروائی ہوگی، آپ مطمئن رہیں، لایذھب العرف بین اللہ والناس۔

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا۔

والسلام

ابوالحسن علی

(۱) والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ڈابھیل سے وطن واپس جانے کے موقع پر سہارنپور جاکر حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے تھے، یہ خط بھی میرے نام خطوط کے ساتھ شائع ہونے میں بظاہر کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی۔

(۹۶)

فاضل گرامی ومخدومنا المحترم زید لطفہ (۱)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا۔

اعظم گڑھ میں آپ کی کریمانہ دعوت پہونچی تھی، مگر آگے کا نظام دور تک بنا ہوا تھا، اس لئے وقت نہ نکال سکا، خدا کرے جلد اس کی تلافی کی نوبت آئے۔

آپ کو علم ہوا ہوگا کہ ایک جماعت بمبئی اور مانس پور کی آپ کے اطراف میں ایک چلہ کے لئے آئی ہوئی ہے، اس میں بعض ممتاز وتجربہ کار حضرات ہیں، اس جماعت کا خلاف توقع وبے طلب آنا ایک نعمت کبیرہ ہے، امید ہے کہ آپ کے مشورہ اور رہنمائی اور آپ کے خدام واحباب کی رفاقت واعانت اس آمد سے اور اس طویل رفاقت سے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ ہوگی۔

اعظم گڑھ کے بعض احباب کے مشورہ سے ان کا سرسری نظام بنا دیا گیا تھا، مگر امید ہے کہ آپ خصوصی توجہ فرما کر ان کے دورہ کی تعلیم وتشکیل فرمائیں گے، اور ان کی ہدایت وارشاد سے کچھ نوجوان احباب وعلماء ان کی محبت ورفاقت اختیار کریں گے۔

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، مولوی عبد لحی صاحب (۲)، وغیرہ حضرات کی خدمت میں سلام۔

والسلام

نیازمند

ابوالحسن علی

(۱) یہ خط بھی حضرت والد صاحب رحمہ اللہ کے نام ہے (۲) محلہ بشناتھ پورہ مئو کے ایک صاحب علم اور حضرت مولانا رحمہ اللہ سے تعلق ومحبت کرنے والے۔

(۹۷)

عزیز گرامی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بہمہ وجوہ خیریت سے ہوں گے، اور اسباق شروع ہو گئے ہوں گے، أعانك الله و قواك. ایک تکلیف دے رہا ہوں، آج کل "الصراع بين الفكرة الإسلامية والفكرة الغربية" پر نظر ثانی اور اضافہ کر رہا ہوں، اس میں متعدد جدید اضافوں کے ترجمے آپ کے کئے ہوئے موجود ہیں، ایک عنوان: ''نامذہبیت والحاد کی تبلیغ کرنے والوں کی دورخی پالیسی''۔ جو مضمون اردو ایڈیشن میں ص: ۲۰۵ سے صفحہ ۲۱۱ تک ہے، اس کا ترجمہ کرنا یا تو رہ گیا یا وہ کاغذات ضائع ہو گئے، مولوی غیاث الدین کو اردو والا حصہ دیا تھا کہ محمد میاں کے سپرد کر دیں، معلوم ہوتا ہے کہ وہ کام رہ گیا، اب آپ تکلیف کریں اور اطمینان کے ساتھ ہفتہ عشرہ میں اس کا ترجمہ کر دیں، اس میں زیادہ تر اقتباسات ہیں، اور وہ زیادہ تر ''البعث'' کے ایک پرچہ سے لئے گئے ہیں، اس لئے آپ کو اور زیادہ سہولت ہوگی، کتاب میں پرچے کے شمارہ کا حوالہ موجود ہے، امید ہے کہ یہ تکلیف بھی آپ گوارا کریں گے، میں لکھنؤ میں آپ سے لے لوں گا۔

دار القلم والوں نے ابھی تک خبر نہ لی، شاید آپ نے عبد اللہ العقیل کو خط لکھا ہو، نہ موقع ملا ہو تو اب لکھ دیجئے گا، کتاب کا نام تھا: قصة الصراع بين الإيمان والمادية، تأملات فی سورة الكهف۔

امید ہے کہ دار العلوم میں ہر طرح خیریت ہوگی۔

والسلام

دعا گو

ابو الحسن علی ندوی

۱۶ر شوال

(۹۸)

عزیز گرامی مولوی سعید الرحمٰن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے، لکھنؤ کی مصروفیت اور انتشار کی وجہ سے آپ سے نہ اچھی طرح ملنا ہوا، اور نہ باتیں ہو سکیں، ۱۸ر اور ۱۹ر مارچ تک ہمارا قیام ان شاء اللہ رائے بریلی میں رہے گا، کسی دن موقع ہو تو ایک دن کے لئے آجایئے گا۔

اتفاق سے المختار الاسلامی کا چھاپا ہوا رسالہ "الإسلام والحكم" دیکھا، یہ دراصل پورا پرانا مضمون ہے، جو ہمارے رسالے: "أريد أن أتحدث إلى الإخوان" سے ماخوذ ہے، آفسٹ میں صفحات الٹ گئے ہیں، طباعت کی بھی غلطیاں ہیں، ہم نے تصحیح کر دی ہے، اور محمد میاں نے ذیلی عنوان لگا دیا ہے، آپ فوراً پریس میں دے دیجئے، اب اس کا نام ہوگا: نحو تكوين إسلامي جديد، پروف کی ابتدا کی تصحیح کے بعد ہمیں بھیج دیجئے گا، اس کے بعد دوسرا رسالہ "يا صباحاه" پریس میں دینا ہے، جس میں ہماری شارقہ اور دوحہ کی دو تقریریں آئی ہیں، خدا کرے آپ کے سفر (۱) سے پہلے یہ دونوں رسالے چھپ سکیں، باقی عند التلاقی۔

والسلام

ابو الحسن علی حسنی ندوی

(۱) مصر کا سفر جو ۱۹۷۸ء میں ہوا تھا، اس سے پہلے کا ذکر ہے۔

(۹۹)

عزیزی مولوی سعید الرحمٰن وواضح سلمہما اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند امور بطور یادداشت سفر کے تحریر کردئے ہیں: (۱)

ریاض:

(۱) امیر مساعد بن عبداللہ آل سعود سے خصوصی ملاقات تنہائی میں کرنا، اور ہمارا خط ان کو پہونچانا، اور اگر وہ ضرورت بتائیں تو "کیف ینظر المسلمون إلی الحجاز و جزیرۃ العرب" کے چند نسخے ان کو پیش کرنا، ان کا پتہ حسب ذیل ہے: ریاض، شارع الیرموک، ص۔ب۔۵۹۶۵، ٹیلفون نمبر ہے: ۵۱۹۲۷

(۲) شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن حسن آل الشیخ امام حرم سے جو لکھنؤ آئے تھے، خصوصی ملاقات، ہمارا سلام پہونچانا، اور لکھنؤ ان کے آنے کے اثرات کا تذکرہ، نیز کتاب: کیف ینظر المسلمون إلی الحجاز و جزیرۃ العرب، اگر ان کو نہ پہونچی ہو تو پہونچانا، اور اگر مزید نسخے طلب کریں تو وہ بھی دینا۔

(۳) ڈاکٹر عبدالحمید ابوسلیمان الأمین العام لندوۃ الشباب الاسلامی (شارع فرزدق، ریاض) سے خصوصی ملاقات، جو نسخے "کیف ینظر المسلمون..." کے ساتھ جاسکیں، وہ ان کو پہونچانا اور اس کا اندازہ کرنا کہ وہ اس کتاب کی تقسیم اور اشاعت کے بارے میں کہاں تک سنجیدہ اور مخلص ہیں، اور ہمیں مطلع کرنا کہ کیا طریقہ عمل مناسب ہوگا۔

(۴) شیخ حسن عبداللہ آل الشیخ وزیر المعارف للتعلیم العالی سے خصوصی ملاقات۔ جو احترام ہے، اس کا تذکرہ، اور کتاب "کیف ینظر المسلمون" کے متعلق ان سے جو تعلق اور ان کا تأثرات کا اندازہ، نیز ان کی مناسب طریقہ پر شکایت کہ "الدعوۃ" میں جو ان کی سرپرستی میں نکلتا ہے، کسی فرضی یا گمنام ندوی کے قلم سے ایک غیر ذمہ دارانہ مضمون شائع ہوا ہے، جس میں ہمارے اوپر حملہ ہے، اور غلط باتیں لکھی گئی تھیں۔

(۶) طارق عسکری کے نام ایک خط ہے، ان کو پہونچا دیا جائے، اور ان سے خط نہ لکھنے کی

شکایت کی جائے۔

(۷) شیخ سعد الحصین سے مل کر دریافت کرنا کہ "مختارات" کی طباعت کے بارے میں کچھ علم ہے یا نہیں؟ نیز ہمارا رسالہ "الامام الذی لم یوف حقہ" اہتمام کے ساتھ دینا، اور پڑھنے کے لئے تاکید کرنا، ان کے بھائی شیخ صالح الحصین سے ملنا، وہ مملکت کے قیم اور اہم آدمی ہیں۔

(۸) شیخ عبدالرحمٰن الدوسری سے خصوصی ملاقات، ان کی مساعی کا شکریہ، "کیف ینظر المسلمون" کے چند نسخے پیش کرنا، اور یہ کہ جو رقم ان کے ذریعہ آپ کو ملی تھی، الحمدللہ اس کا صحیح استعمال شروع ہو گیا ہے، "البعث" کی اشاعت کے متعلق اور اس کے جلد پہونچنے کے متعلق ضروری انتظامات کے بارے میں مشورہ اور اس سلسلہ میں جو شکایات ہیں، ان کو رفع کرنے کی کوشش۔

مدینہ طیبہ:

(۱) مواجہہ شریف پر اہتمام کے ساتھ سلام پہونچانے کی درخواست۔

(۲) حضرت شیخ کی خدمت میں خط پیش کرنا، اور اس بات کی وضاحت کہ اخیر مارچ تک کوئی خط نہیں ملا تھا، اس لئے تار دیا گیا، سیرت سید احمد شہید حاجی یعقوب صاحب کے ذریعہ بھیجی گئی تھی، معلوم نہیں پہونچی یا نہیں؟ امریکہ کی تقریروں کا مجموعہ اگر نہ ملا ہو تو ایک پیش کیا جائے۔

(۳) شیخ عبدالمحسن بن عبداللہ اور اگر وہ نہ ہوں تو شیخ عمر سے مل کر دارالعلوم کے ان طلباء کی جامعہ میں داخلہ کے متعلق اطمینان حاصل کرنا، جن کے نام یہاں سے بھیجے جائیں گے، اور یہ کہ وہ انشاء اللہ سب باصلاحیت اور ذی استعداد طلبہ ہوں گے، جامعہ کا جو وفد لکھنؤ آیا تھا اس کے قائد اور اہم ارکان سے ملنا اور ان کے تأثرات معلوم کرنا۔

(۴) شیخ عبدالمحسن صاحب مکتبہ سلفیہ نے "الطریق الی المدینۃ" شائع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا، اس کے متعلق دریافت کرنا، ان کو یہ ہدایت کہ ٹائٹل سادہ رکھیں، اس پر گنبد خضراء کی تصویر نہ ہو۔

مکہ معظمہ:

مکہ معظمہ کے ان اہم اشخاص کو جن سے ہمارے روابط ہیں، جن کو دونوں

رسالوں میں سے کوئی نہیں ملا رسالے پیش کئے جائیں جیسے محمد بن المبارک، محمد الغزالی، محمد قطب، احمد محمد جمال، علی طنطاوی وغیرہ۔

جدہ:

(۱) محمد ولی نورولی سے مل کر معلوم کرنا کہ ان کے پاس "کیف ینظر المسلمون" کے جو نسخے ہیں وہ طارق صاحب کے ذریعہ انہوں نے عبدالحمید سلیمان امین ندوۃ الشباب العالمی ریاض کے پاس بھیجے یا نہیں؟

(۲) دارالشروق سے ندوہ کے کتب خانہ کے لئے جو کتابیں خریدی گئی ہیں، ان کی فہرست لے لینا، تاکہ مصر سے مکرر کتاب نہ خریدی جائے۔

(۳) استاذ محسن باروم سے خصوصی ملاقات، ان کو ہم نے تقریباً ایک مہینہ ہوا ہے خط لکھا تھا، کوئی جواب نہیں ملا، یہ باتیں ان سے دریافت کر کے ہمیں لکھا جائے، ان سے خط لکھنے کی تاکید کی جائے۔

الف: "مختارات" دوسرے حصہ کی طباعت کس منزل میں ہے؟ وہ تجویز زیر عمل ہے یا ملتوی ہوگئی؟

ب: السیرۃ النبویۃ کا تصحیح شدہ نسخہ ان کو کب تک چاہئے، اور وہ کب تک شائع کرنے کے قابل ہوں گے؟ نیز تاکید کی جائے کہ وہ بیروت میں شائع کی جائے، اور قیمت حتی الامکان کم رکھیں۔

(۴) الحاج محمد نور نورولی صاحب کے پاس شیخ عبدالعزیز میمن کی دی ہوئی رقم برائے کتب خانہ محفوظ ہے، اس میں سے جتنی ضرورت ہو لے لیا جائے، اور اس سے مصر میں کتب خانہ کے لئے کتابیں خریدی جائیں۔

قاہرہ مصر:

(۱) شیخ الأزہر کے نام ایک خط ہے، ان کو پہونچا دیا جائے، اور دونوں کے دکتوراہ کے لئے کوشش کی جائے۔

(۲) "البعث" کی اشاعت کے لئے کسی مناسب ناشر کا انتخاب جو "البعث" کا مصر ایڈیشن شائع کیا کرے (اگر یہ وہاں کے حالات کے پیش نظر مناسب اور قابل عمل سمجھا جائے)۔

(۳) کتب خانہ ندوۃ العلماء کے لئے اس فہرست کے مطابق جو حوالہ کی جارہی ہے، نیز خود۔

اپنے انتخاب سے ضروری کتابوں کی خریداری، اور ان کے ہندوستان بھیجنے کا اپنے سامنے انتظام۔

(۴) "الإمام الذی لم یوف حقه" کی اشاعت دارالأنصار یا اخوان کے کسی ادارے یا کسی مناسب ناشر کی طرف سے، تصحیح شدہ نسخہ ساتھ کیا جارہا ہے۔

(۵) "العرب والمسلمون" و "إلی الإسلام من جدید"، "الطریق إلی المدینة" کی اشاعت کے لئے مناسب ناشرین کا انتخاب۔ "المسلمون وقضیة فلسطین" کے لئے ایک خط قاہرہ سے آیا تھا وہ مولوی سعید صاحب کے پاس ہے۔

(۶) "السیرة النبویة" کا ایک نسخہ استاذ عبدالعزیز کامل تک پہونچانے کی کوشش۔

(۷) مصر کے تمام اداروں اور تعلیمی مرکزوں کو دیکھنا، بعض کلاسوں میں بھی جانا، نصاب کے لئے مناسب کتابوں کی تلاش، خاصطور پر فقہ، منطق، فلسفہ، نحو کے لئے۔

(۸) مناسب جلسوں اور موقعوں پر ہندوستانی مسلمانوں اور ندوۃ العلماء کا تعارف، اس کے لئے وفد کو "المسلمون في الهند" "الدعوة الإسلامية" اور والد صاحب مرحوم کی جو کتابیں ہیں، ساتھ لے جانے کا موقع ملے تو لے جانا چاہئے۔

(۹) "نزهة الخواطر" اور "الثقافة الإسلامية في الهند" اور "الهند في العهد الإسلامي" کا مناسب طرقہ پر تعارف۔

(۱۰) "الدعوة" کے استاذ صالح العشماوی، عمر تلمسانی وغیرہ سے خصوصی ملاقاتیں اور ارتباط اور اس بات پر آمادہ کرنا کہ وہ زیادہ سے زیادہ "البعث" اور "الرائد" کے مضامین شائع کیا کریں، والد صاحب مرحوم کی تہذیب الأخلاق ریاض یا مدینہ منورہ میں مل جائے گی، قاہرہ میں اس کی طباعت کے لئے کسی ناشر کا انتخاب۔

ابوالحسن علی حسنی ندوی

(۱) یہ یادداشت سفر ہمارے اور مولانا سید محمد واضح رشید کے سفر سعودیہ و قاہرہ کے موقع پر حضرت مولانا نے تحریر فرمایا تھا۔

(۱۰۰)

۱۱ر مئی ۷۸ء

عزیز القدر مولوی سعید الرحمٰن وعزیز القدر واضح سلمہما اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل قاہرہ بخیریت پہونچنے کا تار ملا، جس سے بڑا اطمینان ہوا، دو روز پہلے طارق صاحب کا ٹیلی فون پر پیغام ملا کہ آٹھ مئی کو یہ دونوں انشاء اللہ قاہرہ روانہ ہو جائیں گے، ریاض سے جب تک تم لوگوں کے خطوط نہیں ملے، بڑی تشویش اور اضطراب رہا، ہر وقت دعا رہتی تھی کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو خیریت سے رکھے اور حفاظت فرمائے۔

پھر متواتر خطوط ملے، تم دونوں کے بھی مفصل خطوط اور سلمان (۱) کے بھی مجمل و مفصل، ریاض ہوائی اڈے پر اللہ تعالیٰ نے جو سہولت پیدا فرمائی اور وہاں کے عملے کے دل میں جو محبت وقدر پیدا کردی وہ محض اللہ کا فضل ہے، وہاں سے انتساب رکھنے والوں کی بڑی ذمہ داری کہ اللہ نے عامیوں کے دل میں بھی ایسی محبت پیدا کردی، پھر وہاں کے علماء واعیان سے ملنے کا جو حال تم دونوں نے لکھا اس سے بھی بڑی خوشی ہوئی اور اندازہ ہوا کہ یہ دورہ اپنے دعوتی مقاصد میں بھی ان شاء اللہ کامیاب ہوگا۔

الدعوۃ میں کہیں: لاتخافوا، عاقبوہ کا نقل شدہ مضمون دیکھا، یہ بڑے موقع سے شائع ہوا، امید ہے کہ اور بھی اخبارات ورسائل نے انٹرویو لئے ہوں گے، شیخ عبد الفتاح ابوغدہ کا بھی خط ملا، تم لوگوں کی ملاقات اور مقدمے بڑی مسرت ظاہر کی ہے، امیر مساعد سے ملنا بڑا اچھا ہوا، اور انہوں نے تمہارا بڑا اکرام کیا، ندوۃ الشباب کے ۹۵ نسخوں کے پہونچنے کی رسید اور شکریہ کا خط بھی آیا، معلوم نہیں محمد ولی کے پاس جو نسخے تھے وہ بھی ان کو ملے یا نہیں، اب مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے حالات معلوم کرنے کا اشتیاق ہے، امید ہے کہ وہاں سے بھیجے ہوئے خطوط امروز وفردا میں پہونچ جائیں گے، اور قاہرہ کا لکھا ہوا خط بھی

(۱) مولانا سید سلمان حسینی ندوی مراد ہیں۔

ان شاء اللہ جلد آئے گا، اور مفصل ہوگا، آج تم دونوں کو یہ تار دیا گیا ہے کہ تمہارے سب خطوط مل گئے۔ یہاں الحمد للہ ہر طرح خیریت ہے، اس لئے کہ خطوط دیر میں پہونچے ہیں، استاذ انور الجندی (۱) کا بھی بہت اچھا خط آیا ہے، ان سے بھی ضرور ملنا، تم مکہ معظمہ میں ان سے مل چکے ہو وہ اس وقت بڑا قلمی جہاد کررہے ہیں، امید ہے کہ شیخ الأزہر اور دوسرے ذمہ داروں سے ملاقات ہوچکی ہوگی، مصر کے قیام میں اختصار کی ضرورت نہیں، اس سفر سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے، تم لوگوں کو قابل ذکر کلیات دار العلوم، ازہر اور ادبی وثقافتی مراکز دیکھنے چاہئیں، ہندوستان اور ندوۃ العلماء کے متعلق صحیح معلومات مہیا کرنا چاہئے، دو چار جگہ تم لوگوں کو مضامین پڑھنے چاہئیں، نحو وعربیت، انشاء، تاریخ ادب وغیرہ کے محاضرات اور طریق تعلیم دیکھنا چاہئے، فقہ حنفی پر اگر ابتدائی آسان کتابیں مل جائیں تو ان کو لے لینا، یہاں کے قدیم نصاب سے ہم لوگ غیر مطمئن ہیں، وہ بچوں کے لئے موزوں نہیں، حکومت قطر سے السیرۃ النبویۃ کو بڑی تعداد میں شائع کرنے کی پیش کش آئی ہے، اور محسن باروم کا خط اور تمہارا پیغام بھی پہونچا ہے، ان دونوں کو جمع کرنے کی کوشش کی جائے گی، عرصہ سے نذر الحفیظ (۲) کا کوئی خط نہیں آیا، ان کی بھیجی ہوئی دو کتابیں پہونچیں، نور عظیم کا خط آیا تھا، ہم نے جواب دیا، کل ہم علی گڑھ سے آئے، وہاں دو شعبوں میں ریڈر کا انتخاب تھا، ہمیں بلایا تھا، عزیزی مسیح الرحمٰن (۳) سے ملاقات ہوئی تھی، مولوی سعید کے یہاں سب خیریت ہے، یہاں شیخ عبد المحسن جامعہ اسلامیہ والے آئے تھے، بہت خوش گئے، شاید مدینہ طیبہ میں ملاقات ہوئی ہو، امید ہے کہ حضرت شیخ سے (۴) مل کر خوش ہوئے ہوں گے، قاہرہ میں کیف ینظر المسلمون کی طباعت ہوسکے تو ہماری طرف سے اجازت ہے، جو کارروائی تم لوگ مناسب سمجھو کرو، ہمارے پاؤں میں تکلیف ابھی تک چل رہی ہے، آج شام کو یا کل رائے بریلی جانے کا ارادہ ہے، کچھ دن آرام کا خیال ہے، البعث، الرائد الحمد للہ اچھی طرح

(۱) مصر کے مشہور اسلامی ادیب اور عالم (۲) اس وقت وہ اور نور عظیم صاحب قاہرہ مصر میں تھے۔ (۳) میرے حقیقی چھوٹے بھائی (۴) حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد زکریا کاندھلوی۔

چھپ رہے ہیں، امید ہے کہ تم دونوں مفصل خط لکھنے میں کمی نہ کروگے، شدت سے انتظار ہوتا ہے، استاذ احمد الشرباصی (۱) سے بھی ملنا، انھیں خط لکھا تھا، معلوم نہیں ملا یا نہیں۔

جعفر سلمہ اور تکیہ پر محمود و مسعود وغیرہ سب اچھے ہیں، تکیہ بھی برابر خط لکھتے رہا کرو، گرمی اب تیز ہوگئی ہے، معلوم نہیں، موسم کا کیا حال ہے، تم لوگ کہاں ٹھہرے ہو، اگر تم میں سے کوئی روز نامچہ بھی لکھتا تو اچھا تھا (۲)، البعث والرائد کی اشاعت کے لئے بھی کوئی انتظام ہوجاتا تو اچھا تھا، طارق (۳) صاحب (۱۷۹۴ء کو یہاں آئیں گے، ان سے مزید تفصیلات معلوم ہوجائیں گی، ہر ہفتہ ایک خط مفصل ضرور لکھ دیا کرو، اور کبھی کبھی تار بھی دے دیا کرو، اس لئے کہ خط بہت دیر میں پہنچتے ہیں، امید ہے کہ کتب خانے کی کتابوں کی خریداری میں بھی کوئی پیش رفت ہوئی ہوگی، رقم تم نے جدہ سے لے لی ہوگی، اور بھی جو کتابیں مفید سمجھو ان کے بارے میں تمہیں اختیار ہے، عزیزان مولوی نور عظیم اور نذر الحفیظ کو بعد سلام کے معلوم ہو کہ ادھر ان کے خطوط میں بہت طویل وقفہ ہوا، جہاں تک اندازہ ہے آپ دونوں کے یہاں خیریت ہے، سیاسی حالات اخباروں سے معلوم ہوتے رہتے ہوں گے۔

خطوط میں اتنی تاخیر نہ کیا کریں۔ محمد رابع سلام کہہ رہے ہیں اور علیحدہ سے خط لکھ رہے ہیں، راقم الحروف شمس تبریز (۴) سلام عرض کرتا ہے، عبد الرزاق (۵) کا سلام و درخواست دعا۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

(۱) وہاں کے بڑے عالم وادیب۔ (۲) الحمد للہ مفصل روز نامچہ دوران قیام مصر اس ناچیز نے لکھا اور البعث میں قسطوں میں سلسلہ وار شائع ہوا۔ (۳) طارق عسکری صاحب حضرت اہل تعلق دینی اور قرابتی اعتبار سے، جو مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے۔ (۴) حضرت والا کے کاتب اور معتمد اور مجلس تحقیقات ونشریات اسلام کے رفیق۔ (۵) حضرت کے خادم خاص، جو تاحیات ساتھ رہے۔

ضمیمہ

بعض دیگر اساتذہ، بزرگوں اور محبین کے خطوط

مکاتیب حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

(۱)

تکیہ کلاں رائے بریلی

باسمہ سبحانہ

برادر عزیز و مکرم حفظکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع اہل واعزہ بخیر وصحت ہوں گے، آپ کا عنایت نامہ مجھے مل گیا تھا، جواب دینے میں کئی روز کی تاخیر ہوئی، ممکن ہے آپ منتظر رہے ہوں۔

الرائد غالباً اب طبع ہو گیا ہوگا، آپ کے جانے کے بعد نہ معلوم کن اسباب کی بنا پر تاخیر ہوئی، ہم بھی منتظر تھے کہ پرچہ آتا ہوگا، لیکن دو روز ہوئے مولوی اقبال صاحب (۱) کے خط سے تاخیر کی اطلاع ملی، معلوم ہوتا ہے کہ پریس والے مولوی اقبال صاحب کے قابو میں نہ آسکے، بہرحال ہم نے مولانا معین اللہ صاحب سے ذکر کر دیا ہے، وہ کچھ تاکید کر دیں گے، دوسرے پرچے کے متعلق اقبال صاحب نے لکھا تھا کہ کام شروع ہو گیا ہے، خدا کرے یہ وقت پر نکل سکے۔

محمد میاں سلمہ کا خط ماموں جی مدظلہ کے نام آیا تھا، الحمد للہ بخیر وعافیت ہیں، اور مدینہ منورہ میں ہیں، پتہ وہی ندوی طلباء کا، معرفت ایوب نیپالی ہے، عربی ڈاک میں کوئی خاص چیز نہیں ہے، صرف نداء الجنوب اور الشہاب کے پرچے اب تک آئے ہیں، الشہاب میں آپ کا الانسان الکبیر نقل ہوا ہے۔

ایک نئی بات یہ بھی قابل ذکر ہے کہ الندوہ کے ہوائی ڈاک سے دو پرچے

(۱) مولوی اقبال ندوی ضلع اعظم گڑھ سے تعلق تھا، اور الرائد کے کاموں میں سرگرم تھے۔

پہونچے، پتہ الرائد کا اور مطبوعہ تھا، اس کا مطلب یہ ہے کہ الحمد للہ ہوائی ڈاک سے اس کا اجراء ہوگیا ہے، خدا کرے وقت پر پابندی کے ساتھ آیا کرے، ماموں جی مدظلہ بخیر ہیں، اور ان شاء اللہ رمضان رائے بریلی میں گذارنے کا قصد ہے، درمیان میں ایک ہفتہ کے لئے لکھنؤ، سہارنپور کا قصد ہے، اور امید ہے کہ سب خیریت ہوگی، محترمان جناب والد صاحب اور بھائی صاحب کی خدمت میں سلام پیش کردیجئے، اور رمضان کی دعاؤں میں شامل رکھے جانے کی درخواست ہے۔

والسلام

محمد رابع حسنی ندوی

۷؍رمضان، ۱۰؍دسمبر ۶۷ء

(۲)

مکۃ المکرمۃ

باسمہ تعالی

عزیز مکرم مولوی سعید الرحمٰن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا، الحمد للہ ہم بخیر وصحت ہیں، آپ کو کچھ عرصہ قبل ایک خط ہم ارسال کر چکے ہیں۔ خیال تھا کہ آپ شاید جواب دیں، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ عدیم الفرصتی کے باعث آپ جواب نہ لکھ سکے یا یہ کہ وہ خط آپ کو موصول نہ ہوا ہو، اگر وہ موصول نہیں ہوسکا، تو یہ ذرا افسوس کی بات ہوئی، کیونکہ اس میں ایک مضمون بھی تھا، بہر حال۔

الرائد کے وہ پرچے جو ہماری ادائیگی کے بعد نکلے وہ بھی سوائے ایک عدد کے کوئی اور نہیں پہونچا، ۱۵؍فروری، ۱۵؍مارچ، دونوں تاریخوں کے پرچے دیکھنے میں نہیں آئے، اگر ممکن ہو تو ارسال کیجئے، اب مولانا عبداللہ عباس صاحب کے پتہ پر تو شاید ہم کو دیر میں ملے، اس لئے مدینہ منورہ کے طلبہ والے پتہ پر ارسال کرنا مناسب ہوگا، کیونکہ وہاں یکم اپریل سے ۱۰؍اپریل تک رہنے کا قصد ہے، واپسی کے لئے ابھی تاریخ مکمل طور پر طے نہیں کرسکے ہیں، کیونکہ ماموں جی مدظلہ بھی تشریف لانے والے ہیں، ان کی تاریخ آمد معلوم ہونے پر آخری تعیین کریں گے۔

قانونی طور پر تو ۱۲؍اپریل کا جہاز مقرر ہے، لیکن جہازوں کی روانگی آخری اپریل تک جاری رہے گی، ضرورت ہوئی تو روانگی میں تاخیر کرنے کی گنجائش ہے، ماموں جی مدظلہ کے ساتھ آپ کے آنے کی خبریں مل رہی ہیں، بہت خوشی کی بات ہے، اللہ تعالی برکت ونفع وخیر سے نوازے، مبارک باد قبول کیجئے۔

دوسری بات یہ کہنی ہے کہ کتابوں کے جو بنڈل ہمارے ہمراہ آئے، ان میں کتابوں کے انتخاب میں عجلت اور بے خیالی کا اثر معلوم ہوتا ہے، پہلی بات تو یہ ہوئی کہ

ماموں جی مدظلہ کے رسائل میں سے نادی الریاضۃ الثقافی، نیز رابطہ کی تقریریں تو ہیں، لیکن مدینہ منورہ کی تقریر کا ایک نسخہ بھی نہیں ہے، حالانکہ وہ ہماری موجودگی ہی میں طبع ہو کر توزیع کی حالت میں آچکی تھی، یہاں اس کی ضرورت پڑی تو ایک نسخہ بھی نہیں ملا، مجلس کی کتابوں میں قادیانزم (انگریزی) کا کوئی نسخہ نہیں، باقی کتب خاصی تعداد میں ہیں، کشمکش کا کوئی نسخہ بھی نہیں ہے، ندوہ کی کتابوں میں کئی کتابیں نہیں ہیں ہماری جغرافیہ کی کتاب اور النقد الأدبی بھی نہیں ہے، نصاب کا بھی کوئی نسخہ نہیں ہے، متعلق حضرات سے بتادیجئے گا، بہرحال مدینہ منورہ والی نیز کویت والی تقریریں ماموں جی مدظلہ کے سامان میں آجائیں تو بہت مناسب ہے۔

البعث کے اعداد ہمارے آنے کے بعد نکلے، ان کا بھی کوئی نسخہ ہم کو موصول نہیں ہوسکا ہے، دیکھئے ممکن ہے کہ کسی مشترک کے پاس دیکھنے کو مل جائے۔

مولانا معین اللہ صاحب کا پروگرام صحیح طور پر معلوم نہیں ہوسکا ہے، آج کل کہاں ہیں لکھنؤ واپس آگئے یا ابھی نہیں، اگر آگئے ہوں تو خیریت بتادیجئے، اگر ان کی موجودگی کا صحیح علم ہوتا تو ان کو علیحدہ سے خط لکھتے، غالباً ماموں جی مدظلہ کے ہمراہ وہ بھی ہوں، پتہ نہیں سفر کی کارروائی کس حد تک ہوئی ہے، اور کب تک روانگی ممکن ہوگی، گوئن روڈ پر بھی خیریت بتادیجئے، امید ہے کہ وہاں بھی سب حضرات بخیر ہوں گے، اور دریافت حال کرنے والوں کا سلام کیجئے۔

شیخ رشید الفارسی (۱) کی فرمائش ہے کہ "کارثة العالم الإسلامی" ایک قابل ذکر تعداد میں ماموں جی مدظلہ کے ہمراہ آجائے، وہ کچھ لوگوں کو دینا چاہتے ہیں، لہٰذا اس کا نظم کردیجئے، یہ بغیر قیمت ہوگا، دعوتی سطح پر، اس لئے اس کو اس سطح پر کیجئے، یہاں آنے کے بعد رشید فارسی صاحب کو دیدیا جائے گا۔

والسلام

ناچیز

محمد رابع

۶/مارچ ۶۹ء

(۱) مکہ مکرمہ کے ایک عالم دین جو ندوہ کی زیارت کر چکے تھے۔

(۳)

رائے بریلی

۱۱/۶/۷۵ء

برادر عزیز و کرم مولوی سعید الرحمٰن صاحب زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے، کل مولوی شمس الحق صاحب کے ہمراہ ایک خط ارسال کیا ہے، امید ہے کہ موصول ہوا ہوگا، یہ خط اسی کے تکملہ کے طور پر ہے، رضوان (مقبول (۱)) کے مراسلہ متعلقہ کے سلسلہ میں ماموں جی مدظلہ کے حکم سے جواب تیار کر کے اس کی متعلقہ عبارت اسی خط میں ارسال ہے، خط تیار کر کے بھیج دیجئے، اور اس کے ساتھ البعث کے تازہ شمارہ کا ایک نسخہ ہوائی ڈاک سے ارسال کیجئے، تاکہ وہ اس کی طباعت و تیاری کے مصارف کا تخمینہ لکھ سکیں، کیونکہ یہی طے ہوا ہے کہ پہلے معلوم کرلیا جائے، اگر برابر یا بقدر قلیل زیادہ مصارف ہوں تو معاملہ کرلیا جائے، لیکن معاملہ کا فیصلہ تخمینہ معلوم کر کے اور اس پر غور کرنے کے بعد کیا جائے، وہ متعلقہ عبارت درج ذیل ہے:

و بعد: فقد تلقينا رسالتكم الكريمة المتؤضئة ردا على رسالتنا التى بحثنا فيها موضوع طبع مجلة 'بعث الاسلامى'، و توزيعها من بيروت بواسطتكم واشرافكم، وقد سُررنا برسالتكم و عرضناها على فضيلة الشيخ السيد أبى الحسن الندوى، فسُر بها أيضا واطلع على ما تضمنت عليه رسالتكم الكريمة -

وبناءً عليه نريد أولا أن تفيدونا بمصاريف الطبع والورق لديكم للمجلة فى حجم عددها الأخير، الذى نرسل نسخة منه اليكم جويا، و يناسبنا أن نذكركم أننا فى المرحلة الحالية، نريد طبع المجلة نحو ٣/آلاف نسخة، ترسلون الألف منها الينا لنوزعها فى الهند و توزعون

البقية فى المنطقة العربية والغربية ، أما طريقة التوزيع فيمكن الاتفاق عليه بيننا وبينكم و نريد منكم الاقتراح المناسب فى هذا الصدد ۔

هذا ، و ربما يزور فضيلة الأستاذ السيد أبو الحسن مدينة بيروت فى الصيف الجارى ، فيكون الاتفاق على جميع الأمور شفويا على أساس المعلومات التى ترد منكم الينا ردا على خطابنا هذا ۔

مذکورۃ الصدر عبارت کے مضمون کو آپ چاہیں تو اپنی عبارت میں ادا کریں اور چاہیں تو اپنے خط میں اسی عبارت کو درج کردیں۔

محمد میاں سلمہ کو بھی بتادیجئے۔

والسلام

محمد رابع

۱۱/۶/۷۵ء

(۴)

ندوہ لکھنؤ

عزیز مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیر وصحت ہوں گے، الحمد للہ ہم لوگ بھی اچھے ہیں، آپ لوگوں سے خطوط ملتے رہے، ہم نے دو ایک روز ہوئے آپ دونوں کے نام ایک لفافہ ارسال کیا ہے، جس میں مفصل خط ہیں، کیونکہ آپ دونوں کو یہاں کی خیریت واحوال کا انتظار رہا ہوگا، اس سے قبل خط نہ لکھنے کی وجہ آپ لوگوں کی خیریت کا انتظار تھا، خدا کا شکر ہے کہ آپ کا ریاض کا سفر اچھا اور کامیاب رہا، طارق صاحب نے دہلی پہونچ کر ٹیلی فون پر خیریت بتائی، ماموں جی مدظلہ کل رائے بریلی تشریف لے گئے ہیں، ماہ ڈیڑھ ماہ سے نقرس کی تکلیف ہے، اب ماشاء اللہ کمی ہے۔

آج کل موسم گرم اور سخت ہے، لیکن پرسوں آندھی سے اس سختی میں کمی آئی ہے، ماموں جی مدظلہ رجب میں مدینہ منورہ ان شاء اللہ جائیں گے، جامعہ اسلامیہ کی مجلس اعلی کا جلسہ ہے، مولانا معین اللہ صاحب مرافق ہوں گے۔

یہاں کی خیریت کی تفصیلات گذشتہ خط میں ہیں، امید ہے کہ پہونچ چکا ہوگا، یا اب پہونچے گا، الرائد کے پرچے ڈاک سے ارسال کئے گئے تھے، امید کہ وہ بھی پہونچ گئے ہوں گے، آپ دونوں کے خط کا شدت سے انتظار ہے، پہلی بار قاہرہ جانا ہوا ہے، جس کے متعلق عمر بھر آپ لوگ سنتے اور پڑھتے رہے، امید ہے کہ آپ دونوں اس سفر سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے، دعاؤں میں ہم کو بھی یاد رکھیں، مصر کے قیام سے پورا فائدہ اٹھایئے، علمی، ادبی و دیگر پہلوؤں سے بہت سے فائدے اٹھائے جاسکتے ہیں، کتابوں کا بھی جائزہ لیجئے، فقہ حنفی کے لئے جو بہتر کتابیں نظر آئیں ان کو نوٹ کیجئے، اور فقہ شافعی کے لئے مناسب کتابوں کے نام مشوروں سے حاصل کیجئے، اگلے ہفتہ یہاں تبلیغی جماعت کا

(۱) اُس وقت کے دو طالب علم جو مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے۔

اجتماع ہونے جارہا ہے، انتظامات شروع ہوگئے ہیں۔

آپ کو گذشتہ خط میں یہ بات درج کی تھی کہ شیخ الأزہر کو گذشتہ دنوں دو خط ارسال کئے تھے، ایک میں ندویوں کے لئے منح (اسکالرشپ) کی بات رکھی تھی، اس خط کی نقل آپ کے ساتھ بھی ہے، نقل میں صرف دو لڑکوں کا نام دیا گیا، لیکن اصل خط ڈاک سے بھیجتے وقت تین نام کردئے گئے، یہ تیسرا نام بدرالدین مالیزی متعلم فضیلت دوم کا ہے، دوسرا خط شیخ عبدالجلیل شلبی (۱) کے خط کا جواب تھا، کیونکہ شلبی نے یہ لکھا کہ منح گذشتہ سالوں کے تھے اور ختم ہوگئے، چنانچہ شیخ الأزہر کو لکھا گیا کہ ان منح کی ہم کو اطلاع نہیں کی گئی، اب ایک تیسرا خط آپ کے لفافہ میں ارسال ہے، اس میں گذشتہ خطوں کے حوالہ کے بعد منح کے لئے ایک چوتھا نام درج بھی کیا گیا ہے، اور یہ محمود الأزہار کا ہے (۲)، لیکن یہ خط شیخ الأزہر کو دینا ضروری نہیں، آپ لوگوں کے اندازے اور صوابدید پر منحصر ہے، اگر ان کا رویہ مناسب دیکھیں، تو یہ خط دیں، ورنہ نہ دیں، اور باقی سب خیریت ہے۔ (۳)

والسلام.

دعاگو ودعاجو

محمد رابع حسنی ندوی

(۱) اُس وقت کے مصر کے ادیب اور جامعۃ الازہر کے مدیر (۲) طالب علمی کے بعد مدرس مقرر ہوئے تھے۔ (۳) یہ خط قیام مصر ۱۹۷۸ء کے دوران کا ہے۔

(۵)

باسمہ تعالیٰ

عزیز مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ اور سب محبین بخیر ہوں گے، آپ کا بخیر واپسی کا تار ریاض سے اور پھر قاہرہ پہونچنے پر قاہرہ سے موصول ہوا، آپ کے خیریت نامے اور عنایت نامے موصول ہوتے رہے،، جن سے خوشی اور اطمینان حاصل ہوتا رہا، اللہ تعالیٰ آپ دونوں کے سفر کو خوب مفید اور کامیاب بنائے، آپ کا یہ سفر متوقع المقاصد ہے، اس لئے بھی اہم ہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی برابر مدد رہے گی، آپ کے خطوط وتار آنے کے بعد ہم آپ کو یا واضح سلمہ کو ابھی تک کوئی خط نہ لکھ سکے تھے، کئی روز سے یہ احساس بڑھتا جارہا تھا، لیکن ہم اپنی سستی اور کاہلی کے ساتھ ساتھ متنوع مصروفیات میں بھی پھنسے رہے، اس لئے یہ فریضہ مشکل بنا رہا، آج وقت نکال کر انجام دے رہے ہیں، تدریس، عربی خطوط کے جوابات، الرائد کے مضامین کی چیکنگ اور تصحیح، پھر بعض عملی مصروفیات جمع ہو ہو جاتی ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا بہت بہت احسان وفضل ہے کہ کام چل رہا ہے، ادھر عرب مہمانوں کی آمد بڑھی رہی، آپ کی موجودگی میں جو تھی وہ آپ جانتے ہیں، آپ دونوں کے سفر کے بعد بھی کئی مؤقر مہمان آئے، جن کے تأثرات کی اہمیت بہت تھی، الحمد للہ اچھے رہے جو کہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے، پہلے مرحلہ میں شیخ عبدالمحسن بن عباد (۱) آئے، ان کے ساتھ عبداللہ الحسین تھے، دوسرے مرحلہ میں محمد العجلان آئے، ان کے ہمراہ شیخ عبداللہ المصلح تھے، چاروں (۲) مانوس اور خوش ہوئے، اور بلند کلمات اور بہت اچھے تأثرات کا اظہار کیا، ان سب کی آمد وکلمات کی رپورٹ الرائد، البعث میں شائع کی جارہی ہے، الرائد کے اب تک دو عدد شائع ہو چکے ہیں، تیسرا زیر تیاری ہے۔

(۱) اس دور کے مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر (۲) یہ حضرات سعودیہ اور مدینہ یونیورسٹی کے اساتذہ اور شیوخ تھے۔

تدریس کے شعبہ میں ہم صرف اپنے ہی مضامین پڑھا رہے ہیں، آپ کے مضامین میں سے صرف الأدب العربی ہشتم کا گھنٹہ ہم نے لے رکھا ہے، کیونکہ وہ ذرا ذوق کا بھی ہے، عزیزی مولوی اقبال (۱) ملتے رہتے ہیں، ماشاء اللہ خیریت سے ہیں اور اچھے ہیں، ان کا نام مدینہ منورہ کی فہرست میں تھا، خط پہنچا ہوگا، ممکن ہے کہ شیخ عبدالمحسن سے آپ کی ملاقات مدینہ منورہ میں ہوئی ہو، اور کوئی ذکر آ گیا ہو، یہاں ملاقات کے موقع پر بطور زبانی کچھ کہنا نہ ماموں جی مدظلہ نے مناسب سمجھا اور نہ ہم نے، کیونکہ ان کا اکرام وضیافت اسی کے خاطر سمجھی جاتی، بہرحال دیکھیں خط کا کیا جواب آتا ہے، یہ اچھا ہوا کہ وہ یہاں آ کر دیکھ گئے، ندوہ کی مکانی وسعت کو انہوں نے تأثر کے ساتھ دیکھا، کہنے لگے: مدینۃ (یہ تو ایک پورا شہر معلوم ہوتا ہے)۔

شیخ عجلان اور مصلح نے بھی اچھے تأثر کا اظہار کیا، عجلان نے کہا کہ أنتم جامعۃ (آپ مستقل یونیورسٹی ہیں)، اور یہ لوگ ریاض میں آپ دونوں کی ملاقات کا تذکرہ بھی کر رہے تھے۔

مالیگاؤں مولوی مختار صاحب (۲) کی مؤتمر تعلیمی میں ندوہ کا وفد گیا تھا، مختار صاحب نے تعلق کا ثبوت دیا، اولاً تو ماموں جی مدظلہ کو باقاعدہ مدعو کیا، اور پھر یہ خط لکھا کہ ندوہ کا وفد آنا چاہئے، جس میں رابع اور سعید ہوں، آپ تو سفر پر تھے، لہٰذا وفد ہم، عرفان صاحب اور اسحاق صاحب (۳) پر مشتمل ہوا، مؤتمر میں وفود کے نمائندوں کی تقریریں بھی ہوئیں، ندوہ کی طرف سے عرفان صاحب کا انتخاب ہوا، ہم سے بھی مختار صاحب کہہ رہے تھے، لیکن ہم نے معذرت کی، ماموں جی مدظلہ کی دو تقریریں ہوئی، ایک علمی اور بہت پر مغز اور دوسری سخت لہجہ کی اور تیز، اتحاد بین المذاہب الفقہیہ پر، اس میں الذکر تقریر کی ایک وجہ پیش آ گئی تھی، تقریر اگرچہ سخت لہجہ میں تھی، لیکن مناسب اسلوب میں اور میزبانوں کا حق رکھتے ہوئے، چنانچہ پرسکون ماحول میں سنی گئی، اگرچہ بعض مخصوص لوگوں نے بڑی

(۱) ہمارے عزیز اور بھانجے مولوی اقبال ندوی مدنی (۲) مولانا مختار احمد ندوی سلفی جمعیت سلفیہ کے اہم ذمہ دار مقیم ممبئی تھے۔
(۳) مولانا ابوالعرفان صاحب ندوی اور مولانا اسحاق جلیس صاحب ندوی۔

کڑواہٹ محسوس کی ہوگی۔

مختار صاحب نے قریبی اور معزز مہمانوں جیسا معاملہ کیا، خوشی ہوئی کہ انہوں نے تعلق کا پورا لحاظ کیا، باہر کے مہمانوں میں ۶/عرب تھے، چار سعودیہ کے جن کا تذکرہ اوپر گذر چکا، اور دو قطر وامارات کے، وہ دونوں ہم لوگوں سے زیادہ جان پہچان والے نہ تھے، اندرون ملک سے خاصے مندوبین آئے تھے، سب سلفی حلقوں کے تھے، عمرآباد سے بڑے اور چھوٹے کاکا حضرات تھے، مولانا عرفان صاحب نے تقریر مختصر اور اچھی کی، مقصود ندوہ کی نمائندگی تھی۔

طارق صاحب سے دہلی سے بذریعہ ٹیلی فون آپ دونوں کی خیریت ملی، انہوں نے کامیابی کی خوشخبری دی، اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے، آگے کے سفر میں بھی کامیابی کی دعا ہے، اپنی دعاؤں میں مجھ کو بھی یاد رکھئے۔

آپ کے اعظم گڑھ سے محسنہ (قدوائی کانگریس لیڈر) کامیاب ہوگئیں، اندرا گاندھی کی پارٹی کو بہت مسرت ہے، قومی آواز ہنگامہ کئے ہوئے ہے، جنتا آپس کے جھگڑوں سے چھٹی نہیں پا رہی ہے، سنجے کو زندگی میں پہلی بار جیل ہوگئی ہے، سپریم کورٹ نے ان کی ضمانت منسوخ کر دی تھی اور ایک ماہ کی مدت کم از کم رکھی ہے، اس واقعہ نے اعظم گڑھ کی جیت کی خوشی میں کڑواہٹ ڈال دی ہے، اور باقی ملک میں حسب سابق حال ہے، مولوی تقی الدین (۱) ایک ماہ کی رخصت میں آئے ہیں، لکھنؤ دو روز رہ کر وطن گئے ہیں۔

شیخ الأزہر کو ندوہ کے طلباء کے سلسلہ میں جو خط لکھا تھا اس کے جواب میں شلبی (عبدالودود شلبی، مصر) صاحب کا خط آیا کہ گذشتہ سال پانچ وظیفے ندوہ کے لئے طے ہوئے تھے، جو وہیں قاہرہ میں صرف ہوگئے، لہٰذا ان کو یہاں سے خط لکھا گیا کہ ہم کو اطلاع بھی نہ ہوئی اور وہ سب صرف ہوگئے، یہ عجیب بات ہے۔

ایک دوسرے خط میں یہاں سے تین نام ارسال کئے گئے ہیں، ذرا شیخ (الازہر) سے مل کر تقاضا کر دیجئے۔ اور خط کا حوالہ دے دیجئے، عبیداللہ سیوانی، حفیظ الرحمٰن عمری جو کہ

(۱) مولانا تقی الدین ندوی، اب وہ ندوہ کے معتمد تعلیم ہیں اور سابق استاذ۔ آج کل العین (امارات) میں مقیم ہیں۔

ندوہ سے عالمیت ہیں، بدرالدین مالیزی جو کہ فضیلت دوم میں ہیں، چوتھا نام محمود الأزھار کا اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اس خط کے ساتھ شیخ الأزھر کے نام کا خط بھی ارسال ہے، اگر نامناسب نہ ہو تو لفافہ میں رکھ کر دے دیجئے، اور بات کر لیجئے، خدا کرے، آپ دونوں کے دکتوراہ کا مسئلہ بھی خاطر خواہ طریقہ سے ہو جائے۔(۱)

ریاض کا تو آپ دونوں کا سفر تو ماشاء اللہ بہت اچھا رہا، خدا کرے مدینہ منورہ ومکہ مکرمہ میں بھی اچھا رہا ہو، اب قاھرہ سے خط آئے تو تفصیلات معلوم ہوں۔

مولوی نذر الحفیظ ومولوی عبدالنور، حبیب اللہ عمری اور ابوسعد کو سلام کہہ دیجئے۔(۲)

شیخ الأزھر کے نام جو خط ارسال ہے یہ صرف احتیاطی ہے، اگر ملاقات پر خوش اخلاقی اور توجہ دیکھئے گا تو دیجئے گا، ورنہ نہ دیجئے گا، تاکہ خوشامد نہ معلوم ہو۔

والسلام

محمد رابع حسنی ندوی

۱۱ر مئی ۷۸ء

(۱) ہم لوگوں نے کوشش کی تھی، مگر بہتر معلوم ہوا کہ وہاں کے دکتوراہ کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے، اس لئے ارادہ ترک کر دیا، اور میں نے ہندوستان میں آکر ندوۃ العلماء کی طرف سے یہ شہادت حاصل کر لی ہے۔(۲) یہ لوگ ان دنوں قاھرہ میں بہ سلسلہ تعلیم مقیم تھے۔

(۶)

باسمہ تعالیٰ

برادر مکرم مولانا سعید صاحب زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ بخیر ہوں گے، ڈاکٹر اشتیاق صاحب(۱) چونکہ رات ہی کو چلے گئے، اس لئے ان سے گفتگو نہیں ہوئی، آج مولوی محمود الازھار صاحب جائیں گے، اپنے ساتھ طلبہ کو بھی لے جا رہے ہیں، ان کو ایک تو دار المصنفین (۲) میں ہونے والے عربوں کے قیام کے سلسلہ کے کاموں کو دیکھنا اور انجام دینا ہے، مثلاً کوئی اطلاع آئے تو اس کے مطابق نظم کرنا، قیام کا معاملہ دیکھنا اور اس سلسلہ میں اپنے ساتھ کے بعض طلباء سے تعاون لیتے رہنا، دوسرے یہ کہ ان کو باہر سے آنے والے مشارک کی تاریخ سے مطلع کیا جائے، اس کے لئے بنارس ائیر پورٹ کے لئے مع کار استقبال کرنے والے بھیجنا، ہم نے کہا تھا کہ استقبال کے لئے بنارس ائیر پورٹ مولوی ابوسحبان، مولوی رضوان یا مولوی فاروق (۳) مع دو تین عربی داں طلبہ کے بھیجے جائیں، تاکہ وہ استقبال کر کے قیام گاہ تک بھیجیں یا لائیں، قیام گاہ اگر دار المصنفین ہی ہے تو وہاں کئی عربی داں نگراں ومعاون کے طور پر مقرر کئے جائیں، ہوٹل میں ٹھہریں تو وہاں مقرر کئے جائیں۔

دہلی ائیر پورٹ کے لئے ہم نے مولوی محسن عثمانی ندوی اور مولوی شفیق احمد ندوی (۴) کو خط لکھا تھا، ان کا جواب آتا ہوگا، وہ اگر تیار ہیں تو دہلی پہونچنے والے عربوں کے جہاز اور تاریخ سے ان میں سے کسی ایک کو ٹیلی فون سے بتانا، تاکہ وہ استقبال کر کے حسب ہدایت بنارس روانہ کریں اور بنارس پہونچنے کی تاریخ ووقت سے دار المصنفین کے عربی دفتر کو بذریعہ ٹیلی فون یا تار مطلع کریں، تاکہ استقبال کیا جا سکے۔

(۱) ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی صاحب، ندوہ کے رکن اور معتمد علیہ (۲) دار المصنفین میں پچاس سالہ جشن کی طرف اشارہ ہے (۳) ندوہ کے اس وقت کے نوجوان مدرسین (۴) فضلائے ندوہ جو دہلی میں مقیم تھے۔

جلسہ کے دوران عربوں کے قیام وآمد وقت کے نگراں اعلیٰ آپ ہوں گے، اور دیگر نگرانوں میں مولوی فاروق، مولوی ابوسحبان، مولوی رضوان اساتذہ ہیں، اور امام الہدی، طاہر اور ضیاء الرحیم فضیلت دوم سے اور بعض دیگر طلباء و دیگر درجات سے ہوں گے۔

سمینار کے دوران ترجمہ ورفاقت کے لئے مولوی ضیاء الحسن ندوی (مقیم دہلی)، مولوی سید سلمان حسینی ندوی، عبداللہ حسنی سلمہ عربی کی مدد کے لئے اور محی الدین صاحب اور قاضی عبدالحمید صاحب (۱) انگریزی کی مدد کے لئے ہوں، ان کے ساتھ دارالمصنفین کے سید صباح الدین (ناظم دارالمصنفین) نگران اعلی کی حیثیت سے اور رفقاء کی حیثیت سے دارالمصنفین کے دو تین رکن شامل ہوں گے، ہمارے پاس دارالمصنفین کے جو مضامین ہیں، کسی معتبر شخص کے ساتھ کل تک ان شاء اللہ روانہ کریں گے (۲)

والسلام

محمد رابع حسنی

۱۷/۲/۸۲ء

(۱) مجلس تحقیقات ونشریات اسلام کے ذمہ دار حضرات۔ (۲) یہ خط دارالمصنفین کے پچاس سالہ جشن ۱۹۸۲ء کے موقع پر تحریر فرمایا گیا۔

(۷)

برادر عزیز ومکرم مولانا سعید الرحمٰن زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا، مندرجات سے واقفیت ہوئی، یہ بھی معلوم ہوا کہ میرا خط آپ کو مولوی محمود الأزہار کے جانے کے بعد ملا، اور یہ کہ وہ ۲۵/افراد کی پارٹی لے کر گئے ہیں، ان میں معلوم نہیں کون کون ہے؟ خدا کرے فہرست مناسب اور اچھی ہو، اور غیر مفید افراد شامل نہ کئے گئے ہوں۔

عربوں کے قیام کے سلسلہ میں بنارس میں ہوٹلوں کا فیصلہ ابھی تک قطعی نہ کرنا چاہئے، کیونکہ ماموں جی مدظلہ کا رجحان دارالمصنفین میں خیموں میں ہی قیام کرانے کا معلوم ہوتا ہے، آج وزیر نیاز حسن خان صاحب (۱) سے بات بھی ہوئی ہے، وہ سیکورٹی کا انتظام بھی کروا رہے ہیں، بہر حال کوئی عرب اگر خیمے سے بیزار ہو تو اس کے بارے میں بعد میں سوچ لیا جائے گا، اس لئے بنارس میں قیام کی سہولت کا صرف جائزہ لے لیا جائے، تاکہ کسی معاملہ میں اس صورت کو اختیار کرنے میں دشواری نہ ہو۔

(بنارس کے) بابت پور ہوائی اڈہ پر مستقبلین ۲۰/فروری ۱۹۸۲ء کی دونوں فلائٹ دیکھیں، ان کے پاس بینر ہوں، تاکہ آنے والے پہچان سکیں، ۲۱/کی صبح کی فلائٹ بھی دیکھنا ضروری ہے، دہلی میں مولوی محمود الحسن صاحب ندوی (۲) کی زیر رہنمائی مولوی محسن عثمانی ندوی، مولوی شفیق احمد ندوی، اور مولوی صدیق نسیم ندوی مہمانوں کا استقبال اور بنارس کے لئے توزیع کا کام کریں گے۔ ان کو دہلی پہونچنے والوں کے بارے میں جو معلومات ہوں ان کی خبر دی جائے گی، ٹیلی فون نمبر مولوی محمود صاحب کا ہوگا جو کہ ۶۳۸۱۸۴ ہے۔

مناسب یہ ہوگا کہ جمعہ کی شام کو ایک صاحب لکھنؤ سے دہلی چلے جائیں، اور وہاں

(۱) اس وقت یوپی کے ایک وزیر صاحب (۲) مولانا محمود الحسن صاحب ندوی ابنائے قدیم دارالعلوم میں تھے اور دہلی میں

کی پارٹی میں شامل ہوجائیں، اپنے ساتھ استقبال کے لئے بیج لیتے جائیں، تاکہ مستقبلین ان بیجوں کو لگا کر ہوائی اڈہ پر استقبال کریں، ان کو ہدایت کی جائے کہ وہ ہر فلائٹ کو چک کریں، اور جو مندوب آئے اس کو بنارس کی فلائٹ پر بک کریں، اور فوراً دارالمصنفین کے نمبر پر مولوی ازھار کو خبر دیں، تاکہ وہ وہاں ان کے منتظر ہوں، بنارس میں ہر فلائٹ دیکھی جائے گی۔

دہلی ائیرپورٹ پر استقبال اور دیگر کارروائی کے لئے خاصی پھرتی اور سمجھ کی ضرورت ہے، اگر کوئی واقف کار آدمی چلا جائے تو اچھا ہے، مثلاً جعفری صاحب یا مقبول صاحب۔(۱)

مولوی محمود الحسن صاحب کو ہماری طرف سے لکھ دیجئے کہ آپ کو وہاں کی پارٹی کی قیادت کرنا ہے، اخراجات جو ہوں وہ صرف کریں، ان شاء اللہ ادا کردئے جائیں گے، پھر بھی جعفری صاحب یا جو جارہا ہو ہزار اور ڈیڑھ ہزار روپئے احتیاطاً لیتا جائے۔

خطبہ استقبالیہ اور خطبہ صدارت ایک ہی ہوگا، جو ان شاء اللہ ماموں جی مدظلہ پڑھیں گے، ایک مختصر کلمہ سید صباح الدین صاحب (۲) کا بھی ہوگا، جو غالباً انگریزی یا اردو میں ہوگا۔

کارروائی جلسہ تو ان شاء اللہ بروقت طے ہوگی، جو ماموں جی مدظلہ اور سید صباح الدین صاحب کے مشورے سے تیار ہوں گی، سیمینار کے جلسوں کے سلسلہ میں بھی ترتیب اتوار کی صبح کو افتتاحی جلسہ سے قبل متعین کرلی جائے گی۔

آپ حضرات شنبہ کی صبح کو پہونچ جائیں، ماموں جی مدظلہ غالباً شنبہ کی شام تک ان شاء اللہ پہونچیں گے۔

دہلی میں استقبال کے بیج کل ضرور بھیج دیں، اگر مولوی ازھار کے تیار کردہ موجود نہ ہوں تو کل دن میں تیار کرالیجئے، تاکہ تمام کو آپ بھیج سکیں، جانے والا آدمی صبح پہونچتے ہی مولوی محمود صاحب سے مل لے اور بیج دے دے، محی الدین صاحب کو انگریزی دعوت نامہ چھپوانے کے لئے دیا تھا وہ طبع ہوگیا ہوگا، حافظ عتیق صاحب سے لے کر دارالمصنفین میں

(۱) یہ دونوں حضرات اہل تعلق میں تھے، جعفری صاحب نے ملازمت شعبہ تعمیر و ترقی میں اختیار کرلی تھی۔(۲) دارالمصنفین کے منتظم اعلیٰ اور جشن کے ذمہ داروں میں ایک بنیادی رکن۔

سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب کو دے دیجئے گا۔

ہمارے پاس جو سیمینار کے مضامین ہیں وہ ارسال ہیں، قاضی صاحب سے لے کر بحفاظت اپنے ساتھ لے جایئے اور سید صاحب کے سپرد کردیجئے گا، اور کہئے گا کہ بھائی کی بیماری اور حادثہ نے ان کے سلسلہ میں کچھ کرنے سے بالکل قاصر بنادیا، اس لئے بشرمندگی واپس کررہے ہیں، اب بعد میں ہی کچھ ہوسکے گا۔(۱)

لکھنؤ میں بھی کسی کی ڈیوٹی لگایئے کہ آنے والوں کی اطلاعات، پروگرام خواہ خط کے ذریعہ آئے یا تار یا ٹیلی فون کے ذریعہ آئے، سنے اور حسب ہدایت کارروائی کرے، ہمارے اس خط کے جو مشتملات دارالمصنفین سے متعلق ہیں، دارالمصنفین کے ٹیلی فون پر سید (صباح الدین) صاحب و ازھار صاحب کو آج ہی فوری کال کے ذریعہ بتادیں، اور جو دہلی سے متعلق ہیں، وہ مولوی محمود صاحب کے ٹیلی فون پر ان کو بتادیں، اور یہ کہہ دیں کہ کچھ لوگ بغیر اطلاع کے آئیں گے، اس لئے ہر فلائٹ کو دیکھنا ضروری ہے، ٹیلی فون پر ہمارے حوالہ سے کہیں اور یہ کہہ دیں کہ لکھنؤ سے ایک آدمی پہونچ جائے گا۔

والسلام

محمد رابع

۸۲/۲/۱۸ء

(۱) حضرۃ الاستاذ اپنے برادر معظم مولانا محمد ثانی صاحب کی علالت کی بنا پر خود شریک جشن نہ ہوسکے، لیکن جملہ علمی اور ادبی پروگراموں کے نوری طرح منتظم رہے، اور اس سلسلے کی ہدایات برابر اس خاکسار کے ذریعہ لوگوں تک پہونچاتے رہے۔

(۸)

باسمہ سبحانہ

عزیز مکرم مولوی سعید الرحمٰن صاحب زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ ہر طرح بخیر وصحت ہوں گے، آپ کو ہم یہاں آکر کوئی خط نہیں لکھ سکے، مصروفیت رہی، اور کوئی ایسی تفصیلی بات بھی لکھنے کی نہ تھی، جس کے لئے خط ضروری ہوتا، بالآخر آپ کا عنایت نامہ پرسوں شام کو موصول ہوا، اور خیریت معلوم ہوئی، الرائد کا ایک شمارہ بھی ملا، خوشی ہوئی، اور آپ کی محنت وتوجہ کی قدر ہوئی، اور یہ بھی احساس ہوا کہ آپ کی تعطیل کے اتنے دن انہی کاموں کی نذر ہو گئے، لیکن ذہن کا ذاتی بوجھ کچھ یوں ہلکا ہوا کہ اس مصروفیت کا بیشتر جزء الرائد کے سلسلہ میں نہ تھا، بلکہ حضرت شیخ دامت برکاتہم کی کتاب کے سلسلہ میں تھا، البتہ یہ احساس قدیم سے ہے کہ پریس کی مصروفیات اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ ایک آدمی کے بس کی نہیں، اور خاص طور سے جب کہ وہ آدمی اپنی دوسری ثقافتی مصروفیات اور ذمہ داریاں بھی رکھتا ہو، اس کے لئے بار بار ذہن کو دوڑایا گیا، تدبیریں سوچی گئیں، مشورے بھی کئے گئے، کچھ انتظام کی کوشش بھی ہوئی، لیکن مسئلہ ابھی تک حل نہ ہو سکا، اور آپ پر بوجھ تا حال خاصا اور زیادہ ہے، بہر حال اس اہم مسئلہ کو نہایت توجہ اور سنجیدگی سے سوچنے اور حل کرنے کی ضرورت ہے، میں ان شاء اللہ خال معظم سے بھی بات کروں گا، اور مولانا معین اللہ صاحب کو بھی توجہ مبذول کرنے کی طرف ملتفت کروں گا، میرے لائق جو مشورہ یا تعاون ہوگا، اس کی بھی پوری فکر کروں گا، آپ کی دشواری ہماری دشواری اور آپ کی سہولت ہماری سہولت ہے، اس لئے اس کی فکر ان شاء اللہ زیادہ توجہ اور پختگی کے ساتھ ہوگی، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کوئی مناسب اور آرام کی شکل پیدا فرمادے۔

جہاں تک الرائد کا تعلق ہے، میری رائے ہے کہ اس کا تفصیل اور محنت طلب حصہ آپ کو اپنے سے ہٹا کر دوسرے کے سپرد کر دینا چاہئے، ایسے آدمی کا انتخاب جو کام کا ایسا حصہ

اپنے ذمہ لے اور اس کو مناسب اور لیاقت کے ساتھ انجام دینے کی فکر کرنی چاہئے۔

ہمارے نزدیک اگر آپ اتفاق کریں تو مولوی شمس الحق صاحب ایسے آدمی ہو سکتے ہیں، الحمد اللہ مستعد اور مخلص ہیں، اور اگر کوئی ادبی کمزوری ہوئی تو وہ تربیت وتوجہ سے دور کی جا سکتی ہے، آج کل وہ ایسے تربیتی نظام میں رائے بریلی آئے ہوئے ہیں۔

ان کے یا کسی قابلیت والے آدمی کے انتخاب کے بعد آپ کا الرائد میں کام صرف اس قدر رہے گا جو آپ کے لئے مصروفیت یا پریشانی کا باعث نہ ہوگا، صرف رہنمائی اور چیکنگ کافی ہوگی۔

مجھ کو بعض بعض وقت خیال ہونے لگتا ہے کہ میری اگر یہ دشواریاں نہ ہوتیں کہ میں شہر میں رہتا ہوں، اور آپ کے سعادت مندانہ ومحبانہ رویہ سے فائدہ اٹھاتا ہوں تو میں کوشش کرتا کہ الرائد کی حد تک میں آپ کو فارغ کر دیتا، اور خود اس کام کو حتی الوسع انجام دینے کی کوشش کرتا، تاکہ آپ کے بوجھ کا کم از کم یہ جزء ہلکا ہو جاتا، لیکن ایسا نہ کر سکا، لیکن اس کا متبادل یہی ہو سکتا ہے، جو میں نے تحریر کیا، آپ اگر متفق ہوں تو میں مولوی شمس الحق صاحب کے مسئلہ میں کوئی نظم اختیار کرنے کی فکر کروں، باقی پریس کی دیگر مصروفیات تو اس کے لئے انشاء اللہ تخفیف کی کوئی مناسب تدبیر کی طرف پوری توجہ کروں گا۔

خدا کرے آپ کی طبیعت مع تمام اہل تعلق بخیر ہوں

عزیزی مصباح سلمہ کو آپ کی تعزیت پہونچادی ہے، (۱) یوں جی یہ چاہتا تھا کہ آپ ایک آدھ روز کے لئے تفریحاً تکیہ آتے، لیکن آپ کی عدیم الفرصتی کی وجہ سے ایسی تجویز رکھنا شاید زیادتی ہو، دعاؤں میں یاد رکھئے۔

والسلام

محمد رابع

---

(۱) مصباح النبی صاحب حسنی کے والد صاحب کے انتقال کے موقع پر۔

(۹)

ندوہ لکھنؤ

باسمہ سبحانہ

عزیزی واضح سلمہ ومولوی سعید الرحمٰن زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے تم اور سب اہل تعلق بہمہ وجوہ خیر وصحت کے ساتھ ہو، پرسوں نرسوں ایک لفافہ تم دونوں کے نام ارسال کیا ہے، ہوسکتا ہے کہ اس خط سے پہونچنے سے قبل پہونچ گیا ہو، یا اب پہونچے، اس میں دونوں کے نام تفصیلی خطوط تھے، ایک خط احتیاطی طور پر شیخ الأزہر کے نام تھا، کہ اگر تم لوگ ملاقات پر ان کا موڈ مناسب دیکھو اور خط دینا نامناسب نہ ہو تو دے دینا، اس میں ندوہ کی طرف سے چار نام ہیں، ان چار میں ایک محمود الأزہار کا ہے،، شیخ الأزہر کے نام جس خط کی نقل تم دونوں لے گئے ہو اس میں صرف دو نام تھے، بعد میں اس نقل کی اصل ہم نے ڈاک سے ارسال کی تو اس میں بدر الدین مالیزی متعلم فضیلت دوم، کا نام بڑھا دیا تھا، اور اب ایک مزید نام بڑھانے کی رائے ہوگی۔

یہاں الحمد للہ بدستور خیر وصحت ہے، کل صبح ہم رائے بریلی گئے تھے، ماموں جی مدظلہ بھی تشریف لے گئے ہیں، ہم آج صبح واپس آئے، آج ابراہیم مطاوع (۱) مصر جارہے ہیں، اس لئے یہ خط لکھنے کا موقع مل گیا، وہ مصر میں سرڈاک کردیں گے، ماموں جی مدظلہ کی نقرس کی تکلیف ابھی جاری ہے، البتہ اب کمی ہے، باقاعدہ علاج اور پرہیز شروع کیا ہے، اللہ تعالیٰ جلد اور حسب خواہش صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ماموں جی مدظلہ کے نام جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی مجلس اعلی کا دعوت نامہ آگیا ہے، جلسہ رجب کے شروع یا وسط تاریخوں میں ہے، ماموں جی مدظلہ کا ارادہ شرکت کا ہے، ان کے مرافق مولانا معین اللہ صاحب ہوں گے، شعبان میں رابطہ کا ایک جلسہ ہے، ممکن

(۱) ازہر شریف کی طرف سے استاذ مندوب کی حیثیت سے ندوہ میں ایک سال کے لئے بطور استاذ بھیجے گئے تھے۔

ہے ماموں جی اس وقت تک رک جائیں، اس کے بعد ہی واپس آجائیں گے، امید ہے کہ رجب تک طبیعت سفر کے قابل ہوجائے گی۔

مصر تو تم لوگوں کے لئے نیا ہے، قاہرہ تو بہت مزدحم شہر ہے، اور أم العجائب ہے، بہت اچھا ہوا کہ تم لوگوں کا یہ سفر ہوگیا،، اب اس سے ضروری فائدہ اٹھالو، کیونکہ روز روز سفر کرنا آسان نہیں، ان شاء اللہ علم وادب کے مختلف پہلوؤں میں مدد ملے گی، ادباء وعلماء سے ضرور ملنا، اور علمی وادبی موضوعات پر گفتگو بھی کرنا، تبادلۂ خیال سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے، اریاف کا بھی ایک جائزہ ہوجائے تو بہت اچھا ہے، کوئی صورت مناسب نکلے تو فائدہ اٹھانا۔

موسم آج کل گرم چل رہا ہے، پرسوں تو بہت ہی سخت اور گرم ہوگیا تھا، لیکن رات میں آندھی آئی اس سے تخفیف ہوگئی ہے۔

تبلیغی جماعت کے اجتماع کے لئے جو کہ ۲۰۔۲۱۔۲۲ مئی کو یہاں ہے، پاڑ باندھنے اور دیگر انتظامات کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے، اور باقی حالات بدستور ہیں، جاننے والوں کو سلام کہو۔

والسلام

محمد رابع حسنی

۱۳ر مئی ۷۸ء

والد صاحب اور برادر معظم مولانا عزیز الرحمٰن اعظمی کے چند خطوط

(۱) اللہ داد پورہ، مئو ۱۳؍جولائی ۶۴ء

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج بعد نماز جمعہ تمہارا لفافہ ملا، خیریت وحالات معلوم ہوئے، کل مشتاق احمد (۱) کی معرفت امالی اور تین سیر شکر بھیج چکا ہوں، جو تم کو مل گئی ہوگی، ایک دستی خط بھی مشتاق کو دینے کے لئے لے گیا تھا، مگر ان سے ملاقات نہیں ہوئی، محسنہ کے نانا کو دے کر چلا آیا تھا، معلوم نہیں وہ گیا یا نہیں، بہر کیف سعید احمد کی معرفت تم کو یہ خط بھیج رہا ہوں، عبد الرؤف کی معرفت جو خط بھیجا تھا وہ مل گیا تھا، اس حادثہ سے مسیح سلمہ کچھ زیادہ پریشان نہیں ہیں، اور نہ خود مجھ کو ہی زیادہ پریشانی ہے، وقتی طور پر کچھ تاثر تھا، اور میں نے بھی یہی سمجھا ہے کہ ان کی وہ عزت ورفعت اور عظمت وبلندی کا سبب بنے گا، ڈابھیل سے پھر کوئی خط وغیرہ میرے پاس نہیں آیا، اور غالبا مولانا (۲) ہی کے پاس آئے، اگر کچھ بھی آیا ہوتا تو وہ مجھ سے ذکر کرتے، ملاقات اکثر ہوتی رہتی ہے، اب بفضلہ بہت حد تک سفر کے اثرات زائل ہو چکے ہیں، ضعف ونقاہت میں کافی کمی ہے، اور طبیعت اچھی ہے، البتہ بیکاری سے طبیعت غیر مطمئن رہتی ہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی سامان غیب سے بہتر بنائیں گے، آج کل راشن کارڈ کی چیکنگ ہو رہی ہے، ہمارے کارڈ سے ڈھائی نفر کم ہو گئے، مگر وہ تم لوگ نہیں ہو، بلکہ ہمارے عزیز الرحمٰن کے کارڈ میں ناموں کی بے ترتیبی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ عزیز الرحمٰن سلمہ کا آج کل کوئی خط نہیں آیا، امید ہے کہ آتا ہی ہوگا، تمہاری والدہ اچھی ہیں، دعا کرتی ہیں، اور سب بچے اچھے، اور سب لوگ تم لوگوں کو سلام مسنون اور بچوں کو پیار کہتے ہیں، مسٹر نذیر (۳) کا ایک کارڈ آیا تھا، اس کا جواب بھی بھیج رہا ہوں۔

فقط والسلام

اعظمی غفرلہ، جمعہ

(۱) حاجی مشتاق احمد صاحب برادر نسبتی تھے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (۲) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الأعظمی محدث عصر (۳) اس خاکسار کے ہم زلف تھے رحمہ اللہ۔

(۲)

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

۲۸؍ذی الحجہ ۸۹ھ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شدید انتظار میں تمہارا مکتوب ملا، خیریت وحالات معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی، معاندین نے جو معاندانہ کی جو تدبیر کی تھی اللہ نے علی رغم أنف الحاسدین دنیا ہی میں اس کا کتنا اچھا بدلہ عنایت فرمایا، فالحمد للہ علی ذلک، عزیز الرحمٰن سلمہ کا گھر سے خط آیا ہے، اس سے گھر کی خیریت معلوم ہوئی، پلستر وغیرہ کا سب کام مکمل ہو گیا، کواڑ والماری کا کام رہ گیا ہے وہ بھی عنقریب ہو جائے گا، پتہ نہیں کہ مستری اور کواڑ والماری کا کتنا دینا باقی ہے یا نہیں ہے، ذی الحجہ کی تنخواہ ملنے پر ساڑھے تین سو بھیج دوں گا، مسجد کے سلسلہ میں جو کام ہو گیا اس سے بڑی خوشی ہوئی، اب ان شاء اللہ مسجد کا کام سب ہو جائے گا، اخفا سے کام لیا، بہت اچھا کیا، ابھی اخفا ہی رکھنا چاہئے، آج کل تمہاری تعلیمی مشغولیت بڑھ گئی ہوگی، اللہ تعالیٰ خیر وخوبی کے ساتھ تمام ذمہ داریوں کو انجام دینے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

لطف الرحمٰن سلمہ (۱) کے شوق وتوجہ سے پڑھنے کی خبر سے بڑی مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ سب لڑکوں کو عالم باعمل اور فاضل اجل بنائیں، آمین، تم لوگوں اور گھر کے تمام افراد کے لئے برابر دعا کرتا رہتا ہوں، جامعہ (اسلامیہ ڈابھیل) کے مہتمم صاحب ۱۴؍مارچ کو حج سے واپس آرہے ہیں، بقرعید کی چھٹیاں میں نے مختلف مقامات پر گذاریں، عید کی نماز ترکیسر میں پڑھی، مولوی عبد اللہ صاحب (۲) نے مہمانی کے فرائض بڑے حسن وخوبی سے

(۱) میرے بڑے لڑکے جو اس وقت شارقہ میں ہیں (۲) مولانا عبد اللہ کاپودروی ہیں، جن کا انتقال ۱۰؍جولائی ۲۰۱۸ء کو ہو گیا تھا، ان کی تعزیت کے لئے ایک بڑا جلسہ ترکیسر فلاح دارین کی طرف سے ترکیسر میں منعقد ہوا، اس میں حضرت ناظم صاحب دامت برکاتہم (مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب) اور یہ خاکسار شریک ہوئے تھے۔

انجام دئے، مولوی تقی الدین نہیں تھے، جمعہ کو مولوی تقی الدین صاحب (۱) یہاں ملنے کے لئے آئے تھے، عزیز سلمہ اب امید ہے کہ دیوبند پہنچ گئے ہوں گے، معلوم نہیں کس راہ سے گئے، الہ آباد یا لکھنؤ، آسیہ اور بچوں کو سلام مسنون، اور دعا کہہ دو۔

والسلام
اعظمی غفرلہ

(۱) اس وقت دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر میں استاذ تھے۔

(۳)

برادر مکرم زیدت معالیکم

تحیۃ وسلاما

آپ کے بیرون ہندوستان کے کئی سفر ہوئے، مگر اس اثناء میں مجھ سے ملاقات نہ ہوسکی، جس کا افسوس رہا، میں نے بہت پہلے خط لکھا تھا، مگر ڈاک کی گڑبڑی ہے وہ مل نہ سکا، میں ایسی گاڑی سے سفر کرسکا، جو میرے لئے بہت زیادہ اذیت کا سبب بنی، بنارس میں میرا پیر برتھ سے اترتے وقت چوٹ کھا گیا، جس کی تکلیف تقریبا دس روز رہی، پھر ۱۷/ فروری سے ۶/ مارچ تک مبتلا رہا، اس طرح تھکا تھکا یا واپس ہوا، لکھنؤ بھی آیا، مگر آپ کے نہ ہونے سے ایک قسم کا خلا محسوس ہوا، بہرحال اچھا رہا، والد صاحب کے خطوط سے اس کا علم ہوتا رہا، اور آپ کی کامرانی پر مسرور ہوتا رہا، اللھم زدفزد۔

عزیزم لطف الرحمٰن سلمہ کی خیریت اور اپنے حالات سے مطلع کریں، میں نے پاسپورٹ تصحیح کے لئے بھیج دیا تھا، اگر تصحیح ہوگئی ہو تو حامل رقعہ کے ذریعہ بھیج دیں، امید ہے کہ بچے اچھے ہوں گے، گھر پر سلام کہہ دیں، عذراء سلمھا (اُس وقت کی میری چھوٹی بیٹی) کا امتحان چل رہا ہوگا۔ دعا کرتا ہوں۔

والسلام
عزیز الرحمٰن
۱۹۸۴/۳/۲۰ء

(۴)

برادر مکرم ومحترم زید مجدکم العالی

تحیۃ وسلاما، برادرم مولانا عین الحق (۱) کے گھر کے لوگ جارہے ہیں، میں نے یہاں آنے کے بعد فوراہی بخیریت پہونچنے کا فون کردیا تھا، عزیزم اقبال (مدنی) سلمہ کو بھی کیا، مگر دونوں جگہ کامیابی نہیں ملی، آپ کی عنایت ومشایعت مبارکہ سے نہایت آرام سے سوتے ہوئے مئو پہونچے ہیں، تہجد کی دو رکعت پڑھ چکا تھا کہ ٹرین مئو پہونچ گئی، فوراہی سواری مل گئی، اور باقی رکعتیں وقت ہونے کی وجہ سے گھر پر مکمل کی، یہ خدائے کریم کی عنایت بے پایاں ہے، اگرچہ میں جماعت سے محروم رہتا ہوں، جب کہ خدا نے بیالیس سال اس کی توفیق عنایت فرمائی، اب گناہوں کی وجہ سے اس توفیق سے محروم ہوں (۲)، دعا کیجئے کہ خدائے پاک معاف فرما کر توفیق کی تجدید فرمادیں۔

عزیز حبیب سلمہ (۳) بھی آگئے ہیں، انہوں نے آپ کو دوبار فون کیا، مگر آپ سے ملاقات نہ ہوسکی، دوسری بار منا سلمہ (۴) سے پتہ چلا کہ نیچے ہیں، اقبال سلمہ کا فون خراب تھا، اس لئے وہاں فون نہ ہوسکا، برادرم ڈاکٹر مسیح الرحمٰن سلمہ کا حج بخیر وخوبی مکمل ہوگیا، اللہ تعالی اسے قبول فرمائیں، امید ہے کہ ان کا فون آیا ہوگا، اب وہ دیار نبی کریم ﷺ میں حاضری کی تیاری کررہے ہوں گے۔

شاہد سلمہ (قریبی عزیز) نے دہلی سے ۱۸/فروری کو ٹرانسپورٹ کے ذریعہ چار سو کتابیں (۵) روانہ کردی ہیں، مگر ان دنوں الیکشن کی وجہ سے ڈاک گھر بند تھا، اس لئے اس کی بلٹی رسید رآڈیزی ڈاک سے بھیج دی ہے، مل گئی ہوگی، ورنہ اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی روانہ کررہا ہوں، اس کے ذریعہ وصول کرلی جائے، ورنہ غیر ضروری طور پر ڈسچارج پڑجائے گا۔

امید ہے کہ کتاب مذکور (۶) ڈاکٹر سید عبد اللہ عباس ندوی کو مل گئی ہوگی، اور

(۱) خاکسار کے بہنوئی (۲) علالت شدیدہ کی وجہ سے گھر ہی پر نماز ادا کرتے تھے (۳) لطف الرحمٰن کے دوسرے نمبر کے لڑکے (۴) عزیزی عطاء الرحمٰن ندوی سلمہ (۵) اپنی بعض تصنیفات کی طرف اشارہ ہے جو دہلی میں طبع کرائی تھیں (۶) المورد عربی ایڈیشن کا اردو ترجمہ جو کئی جلدوں میں پورا ہوا تھا۔

انہوں نے عبودی صاحب کو دے دیا ہوگا، اس کا تأثر تو مولانا رابع صاحب کے ذریعہ واپسی کے بعد معلوم ہوگا، آج یہاں الیکشن میں مختار انصاری صاحب (۱) کامیاب ہوگئے، ابھی یوپی کا نتیجہ سامنے نہیں آیا ہے، گھر کے سبھی لوگوں کو دعا وسلام کہہ دیں، طیب سلمہ (۲) بھی سلام کہہ رہے ہیں، ان شاء اللہ عنقریب وہ علی گڑھ، لکھنؤ، دہلی کا سفر کریں گے۔

والسلام

عزیز الرحمٰن

۲۰۰۲/۲/۲۴ء

(۱) غازی پور کے ایک سیاسی لیڈر جو مئو کے الیکشن لڑا کرتے تھے۔ (۲) بھائی صاحب کے اکلوتے بیٹے۔

استاذ محترم شیخ ڈاکٹر تقی الدین ہلالی کے خطوط

بسم الله الرحمن الرحيم

مكناس المغرب ٢٥/ رجب ١٣٨٠هـ

إلى الأخ العزيز الأستاذ سعيد الأعظمى سلمه الله

وسلام عليكم و رحمة الله وبركاته

أما بعد : فقد بلغنى كتابك المؤرخ بنهاية رجب الجارى ، ففرحت بسلامك و سلامنا ، أدامهما الله ، وماذكرت من الثقة علي فهو مبالغ فيه ، أسأل الله أن يجعلنى عند حسن ظن إخواني ، ولا يؤاخذنى ولا يؤاخذهم بما يقولون ، وأن يغفرلهم فيما لا يعلمون ـ وأسأل الله أن يعظم أجرك و ويعوضكم خيرا فى مصيبتك لوفاة الزوجة ، وأن يحفظ من بقى منكم من الداء العضال ـ

وأما المسألة التى سألت عنها ،فهذا جوابها : قول ابن سنا ، وقدمتها لأنها أقعد فى باب البناء ، أقعد صيغة تفضيل من قعد ، والحروف أكثر قعودا فى باب البناء من الأفعال والأسماء ، يعنى أنها أولى بالبناء ، لأنها لا تتوارد عليها معان يحتاج فن التمييز فيها الى الاعراب ، ولذلك قال ابن مالك : وكل حرف مستحق للبناء ، ولكن الحروف أولى بالبناء من الأفعال والأسماء ، جعلت أهلا فى البناء ، فكل ما أشبهها من الأسماء يكون مبنيا مثلها ، قال ابن مالك :

والأسم منه معرب ومبنى

لشبه من الحروف مدنى

وقالوا : ان الأمر ينقسم الى ثلاثه أقسام ، : متمكن ، أمكن ، وهو ما لم يشبه الحرف ولا الفعل كمحمد ورجل ، فهو معرب مصروف ، وقسم أشبه بالفعل ولم يشبهه الحرف فهو معرب غير مصروف ، كأحمد و ابراهيم،

فالاسم بهذا الاعتبار قسمان لا ثلاثة كما ذكرت أولا ، ولكون الحروف أقصر فى باب البناء لا يعرب منهما شيئ ، لا لفظا ولا محلا ، بخلاف القسمين الآخرين ، وهما الفعل والاسم ، فكل منها يعرب بعضه و يبنى بعضه ، وأما اعراب نحو قولنا (من حرف جر) فمن مبتدأ مرفوع لفظا ، وعلامة رفعه الضمة الكائنة فى آخره ، وان شئنا أبقيناه مبنيا على السكون فى محل رفع فلم يعرب على أنه حرف ، وانما أعربناه بعد أن جعلناه اسما ، فكان اسم مبدء مرفوعا لفظا أو محلا ، كما تقدم فى من ، والى ذلك أشار ابن مالك فى الكافية بقوله :

وان نسبت لأداة حكما

فاحك أو أعرب واجعلنها اسما

هذا ، وأرجو أن يكون الجواب كافيا شافيا ، فانى أمليته دون أن أراجع كتابا ، لأن كتبى لا تزال فى الطريق ، وبلغ سلامى الدكتور عبد العلى وأخاه أبا الحسن وابنه صاحب المجلة محمدا ومن يسأل ـ

والسلام

أخوكم

تقي الدين الهلالى

(٢)

مكناس ، المملكة المغربية

٢/٧/١٣٩٥ھ

بسم الله الرحمن الرحيم .

حضرة صاحب الفضيلة الأستاذ أبى الحسن على الحسنى الندوى أحسن الله اليه والينا.

سلام عليكم ورحمة الله و بركاته وعلى أهل بيت الدكتور عبد العلى أعنى أولاده جميعا و على من يسأل خصوصا الأستاذ سعيد الأعظمى.

أما بعد :

فقد بلغنى كتابكم المؤرخ فى ١٣ / ٦ / ١٣٩٥ھ ، دالا على سلامتكم و نشاطكم فى أعمالكم ، زادكم الله من فضله و توفيقه ، وقد تلقيت التماسكم بالترحيب ووُفقت عملا يعز على توقيفه ، أما وهو الاشتغال بتأليف الجزء الثانى من كتابى سبيل الرشاد ، وهو فى توحيد الاتباع ، وكتبت ما يسره الله تعالى بالنيابة عنى فى الاحتفال الذى سيقام فى شهر شوال من هذه السنة ، فعسى أن يكون موافقا لما تريدون ، وباذل جهده غيرملوم.

والسلام عليكم ورحمة الله و بركاته

الداعى لكم بالخير

محمد تقى الدين الهلالى

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے خطوط

(١)

مکرم ومحترم مدفیوضکم

بعد سلام مسنون اس وقت تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ١٤/رجب، ١٦/رجب سہ شنبہ کو پہونچ کر موجب مسرت ہوا، تعجب ہوا کہ میرا کارڈ آپ کی رجسٹری کی رسید میں جو رجسٹری پہنچنے کے وقت فورا بہت ہی شدت اشتیاق میں لکھا تھا، ١٤/رجب تک کیوں نہیں پہونچا، حظ اوفر کے سلسلہ میں آپ نے جو لکھا اس سے اور بھی قلق ہوا، میں بھی بہت مشتاق اور منتظر تھا کہ آپ یہ لکھیں کے کہ قریب الختم ہے، مجھے تو اس کا بہت اشتیاق لگ رہا تھا، یہاں اس کا کوئی نسخہ دیوبند میں نہ سہارنپور میں ہے، میں آپ کے خط کی نقل آج ہی مدینہ منورہ بھیج رہا ہوں، میرے خیال میں تو وہاں بھی ایک نسخہ بڑی تلاش کے بعد ملا تھا، علی میاں سے مشورہ کر لیجئے، اگر یہ ناقابل فہم ہے تو مولوی انعام کریم کو واپس کر دیا جائے گا کہ یہ بغیر دوسرے نسخہ کے تصحیح ناممکن ہے، اس لئے طباعت مشکل ہے، مدینہ منورہ سے جواب آنے تک تو مجبوراً روکنا ہی پڑے گا، مجھے تو سید صاحب مرحوم کی آخری تمنا ہونے کی وجہ سے بہت ہی اہتمام ہو رہا تھا، یہ ناکارہ تو نہ تصحیح کی اہلیت رکھتا ہے نہ امراض کی وجہ سے متحمل ہے، ایک صورت یہ ہے کہ علی میاں اپنی تقدیم میں ظاہر کر دیں کہ اس کا کوئی نسخہ یہاں نہیں، اور مدینہ پاک سے جیسا آیا، ویسا ہی طبع کر دیا گیا، اور جہاں اشکال ہو وہاں کذا فی الأصل لکھ دیا جائے، ورنہ مسودہ ویسے واپس کر دیا جائے گا، آپ کے یہاں سے سیلاب سے بہت قلق ہے، اللہ تعالی آپ کو اور ندوہ کے احباب کو اپنے حفظ وامن میں رکھے، علی میاں کی صحت کے لئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یکے از خدام شیخ

١٦/رجب ١٣٩١ھ

(۲)

مکرم ومحترم مدفیوضکم

بعد سلام مسنون کل شام کی ڈاک سے ٹائٹل کا نمونہ پہنچا، ۱۸۹ سے ۲۲۰ تک پہونچ گئے، جزاکم اللہ، اور ٹائٹل کے نمونہ میں ایک معمولی سی اصلاح مظاہر علوم کے نام کی گئی ہے، اور یہ چیز بھی مدرسین کے مجمع نے جو اس وقت موجو تھا ندوہ کی ساری مطبوعات تلاش کر کے بتائی کہ مظاہر علوم کا نام کسی پر نہیں ہوتا، میری نگاہ میں تو اہمیت نہیں، مگر اہل مدرسہ کی نگاہ میں بہت اہم ہے، پہلے بھی چند دفعہ یہ کان میں پڑا تھا، مگر میرے ذہن میں کچھ اہمیت نہ آئی، اس لئے لکھنا بھول گیا، آئندہ اس کا لحاظ رکھیں کہ میری یا حضرت قدس سرہ کی کوئی تحریر ہو تو اس پر مظاہر علوم کا نام ضرور آنا چاہئے، ایک ضروری امر یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں صولتیہ کے علاوہ المکتبۃ الامدادیۃ بباب العمرہ، بباب مکۃ المکرّمۃ ضرور ہونا چاہئے، میرے عزیز مخلص دوست مولوی عبد الحفیظ (۱) ایک مکتبہ شروع کر رہے ہیں جس میں میری ہی کتابیں ٹائپ کی زیادہ ہوں گی، مولوی محمود الازہار کی دوبارہ بیماری سے قلق ہوا، اللہ تعالیٰ ہی ان کو صحت عطا فرمائیں، اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور دوسرے کو بھی جن کو دست آرہے ہیں صحت عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات وبرکات بنائے، اور آپ کے اعوان کی ہر نوع کی حفاظت فرمائے، دوسرے صفحے پر کسی حدیث کا جوڑ سمجھ میں نہیں آیا، بندہ کے خیال میں تو صرف پتے، قیمت وغیرہ کافی ہے آپ نے لکھا کہ نمونہ کی کتاب پر صرف ٹائٹل ہوگا، دوسرے کی ضرورت نہیں، اور بندہ کے خیال میں اس کا عکس ہے کہ اس میں موٹے ٹائٹل کی ضرورت نہیں، صرف اندر کا ٹائٹل کافی ہے کہ وہ کوئی کتاب نہیں، کوئی نمونہ نہیں، ان ردی شدہ اوراق کو کارآمد بنانے کے لئے ان کو کتابی حیثیت دے دی، ٹائٹل کا نمونہ آج ہی مولانا تقی صاحب اپنی اصلاح کے ساتھ روانہ کر دیں گے، جو یہاں مشورہ سے طے ہوا ہے، اگر علی میاں تشریف فرما ہوں تو ان کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں، مولوی عبد اللہ

(۱) حضرت شیخ دامت برکاتہم کے دست یافتہ

عباس کے کسی عزیز کا خط کلکتہ سے آیا تھا جو انہوں نے براہ راست مولوی عبد اللہ عباس کے نام بھیج دیا ہے۔ اس میں بہت ہی دردانگیز حالات لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے، مولانا معین اللہ صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ اہلیہ محترمہ اور صاحبزادگان سے سلام مسنون ودعوات فرمادیں، آپ کا خط مولوی تقی صاحب کو دے دیا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلھم

بقلم حبیب اللہ ۱۹/۲/ ۹۲ء

(۳)

مکرم محترم مدفیوضکم

بعد سلام مسنون! اسی وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۲۰؍رجب، ۲۵؍رجب کو پہونچا۔ آپ کے یہاں کے سیلاب کی خبروں سے بہت قلق ہے، اللہ تعالی ہی اپنے فضل وکرم سے اس آفت سے جلد از جلد نکالے، اس سے اور بھی قلق ہو رہا ہے کہ جہاں آفت نہیں پہونچی وہاں ان کو عبرت کے بجائے تفریح کی توجہ رہی ہے، اللہ ہی ہم لوگوں کے حال پر رحم فرمائے، آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے علی میاں کی ہر تمہید کے موقع پر آپ کو بار بار لکھا کہ آپ تمہید کے لئے اندازے سے صفحات نہ چھوڑیں، بلکہ کتاب صفحہ ایک سے شروع کریں، اور تمہید کے صفحات ابجد سے ہو جایا کریں، الأبواب والتراجم کے سلسلہ میں خاص طور سے میں نے لکھا تھا کہ الحظ الأوفر کے بارے میں بہت عجلت کی کہ ان کا رسالہ واپس کر دیا، میں تو ان کو آپ کا خط آتے ہی ایک رجسٹری خط لکھوا چکا تھا، جس میں یہ لکھا تھا کہ یہ بہت محرف ہے، آپ دوبارہ کسی عالم سے نقل کرا کر اور عالم سے مقابلہ کرا کر بھیجیں، اجرت دے دی جائے گی، یہ نقل جو آئی تھی خود مولانا انعام کریم کی کی ہوئی تھی، اور جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بھی لکھا تھا کہ سید صاحب نے اصل کتاب میں کچھ حذف واضافہ کیا ہے، اس لئے وہاں سے نقل آنے پر یہ چیز تو علی میاں یا یہ ناکارہ خود مقابلہ کرنے سے معلوم کرتا کہ کیا چیز غلط ہے اور کیا چیز سید صاحب کی طرف سے حذف واضافہ ہے، اس کے علاوہ میں ہندوستان کے مختلف کتب خانوں سے اس کی تحقیقات کر رہا ہوں کہ یہ قلمی رسالہ کسی کتب خانہ میں ہے یا نہیں، اس سلسلہ میں علی میاں کی خدمت میں کئی دن سے خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ وہ پٹنہ اور ریاست رام پور میں خط لکھ کر دریافت کر لیں کہ میری وہاں کوئی واقفیت نہیں، اب بھی اگر علی میاں کو یکسوئی ہو گئی ہو تو ضرور تحقیق کرائیں۔ حیدر آباد خط تو میں نے بھی لکھا ہے، مگر افغانی صاحب جن کا نام اور پتہ مجھے معلوم نہیں، اگر علی میاں ان کو تحریر فرما دیں تو بڑا اچھا ہے کہ ان کے یہاں قلمی کتابیں بہت ہیں، علی گڑھ میں قدیم کتب خانہ کئی منتقل ہوئے ہیں، وہاں بھی میں لکھوا رکھا ہے، مظاہر میں سرسری

تلاش تو اسی وقت کرائی تھی، لیکن جو اصل تلاش کرنے والے ہیں، وہ ختم سال کی اختتام کی کتابوں میں پھنسے ہوئے ہیں، انتظار تھا کہ یہ لوگ دورہ کی کتابوں سے فارغ ہوں تو ان سے تلاش کراؤں اگر ان میں سے کسی جگہ مل گئی تو پھر اصل رسالہ موجود ہونے کی وجہ سے مقابلہ میں دقت ہوگی، اصل سے مقابلہ کرنا مولوی انعام کریم کے بس کا نہیں، اور دوسرا بھی وہاں مقابلہ کرنے والا مشکل سے ملے گا، آپ کے طلبہ میں سے کوئی جامعہ میں پہنچ گیا ہو تو اس کو لکھ دیں کہ وہ مقابلہ کرے، اور اگر اصل میں کچھ اضافہ ہو تو وہ دوسرے کاغذ پر نشان لگا کر اضافہ کرے، اصل میں کچھ اضافہ نہ کرے، سید صاحب نے اصل میں قصداً بھی کچھ حذف کیا ہے اور ایسی چیزوں کو چھوڑ دیا ہے جو نجدیوں کے لئے موجب وحشت ہو، ہمیں تو ان کا سمجھنا بھی مشکل ہے، اسی واسطے میں نے آپ کو اور علی میاں کو لکھا تھا کہ حذف واضافہ کے بعد اس کا الحظ الأوفر نام رکھنا بڑا مشکل ہے، آپ نے جو کتابوں کے بھیجنے کا طریقہ لکھا ہے، وہ تو بہت مستحکم ہے، معلوم نہیں عامر نے دلی سے یہ کیوں لکھ دیا کہ لکھنؤ سے جو کتابیں آئیں ان کے پشتے اور سرورق خراب ہو گئے، ممکن ہے کہ دہلی والا بنڈل صرف ٹاٹ میں بندھ گیا ہو، میں عامر کو آج پھر خط لکھوا رہا ہوں کہ اس نے ایسا کیوں لکھا، آپ نے اچھا کیا کہ بمبئی غیر مجلد کتابیں زیادہ بھیج دیں، میں نے وہاں سے اور یہاں سے اور آپ سے بھی تینوں جگہ تحقیق کی تو پتہ چلا کہ بمبئی کی تجلید سب سے ارزاں ہے، سیلاب کے زور کے کم ہونے سے مسرت ہے، اللہ تعالی جلد از جلد اس آفت سے محفوظ رکھے، علی میاں کے قیام سے واقعی بڑی تقویت رہی، اگر ان کا وہاں قیام نہ ہوتا تو تم دوستوں کو بڑی دقت ہوتی، بالخصوص مولانا علی میاں کی تقریر سے جس کا ذکر آپ نے تو نہیں کیا لیکن دوسرے طلباء نے کیا ہے اس سے طلباء کے درمیان تقویت کی خبریں معلوم ہوتی رہیں۔

مولانا معین اللہ صاحب کی بیماری سے بہت قلق ہے، اللہ تعالی صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ

بقلم شاہد غفرلہ از راقم سلام مسنون

۲۵؍رجب ۹۱ھ

مکتوب گرامی عالم ربانی حضرت مولانا محمد احمد پرتاب گڑھیؒ

عزیز محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے سب خیریت ہو، آپ یاد آتے ہیں، دعا کرتا ہوں، حضرت مولانا مدظلہ تشریف لائے تھے، دلی مسرت ہوئی، ''عرفان محبت'' کی آٹھ جلدیں مجھے مل گئیں، دل بہت خوش ہوا، عزیز محترم مولانا محمد رابع صاحب وعزیز محترم مولانا محمد واضح صاحب، نور چشم مولوی عبداللہ حسنی ندوی سے سلام مسنون کہئے، سب کے لئے دعا کرتا ہوں، میری طبیعت زیادہ خراب ہے۔

دعا گو

محمد احمد پھولپوری

مکتوب گرامی استاذ محترم جناب ماسٹر محمد سمیع صدیقیؒ

(۱)

عزیزان گرامی مولوی سعید الرحمٰن صاحب اعظمی ندوی ومولوی محمد میاں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں مع اہلیہ اچھا ہوں، وقت اخبار اور کتابوں کے پڑھنے میں صرف کرتا ہوں، کبھی کبھی نیویارک دیکھنے یا کسی کے یہاں بیان و دعوت میں شریک ہوتا ہوں، جاننے والوں کے گھر ۱۲ اور ۱۳ میل پر واقع ہیں، یہاں صرف کار کی سواری ہے، اور کوئی سواری نظر نہیں آتی، شاہ راہیں چوڑی، چھ چھ کاریں ایک ساتھ رواں رہتی ہیں، اگر کوئی رکتی ہے تو سب کھڑی ہو جاتی ہیں، شب کے وقت تو بجلی کے قمقموں کی روشنی پر فریب ہوتی ہے، میاں مطیع (۱) کو اسپتال سے ساڑھے آٹھ بجے فرصت ہوتی ہے، اتوار کا دن آرام کا ہوتا ہے، ائیر پورٹ سے مکان آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے، مگر ہوائی جہاز ہمہ وقت شور مچاتے سر پر گذرتے رہتے ہیں، بحر و بر و فضا مسخر نظر آتے ہیں، Conversor ایک ایسا جہاز تیار کیا ہے جو پیرس تین گھنٹے میں پہنچے گا، اس کے خلاف اترنے کے مقامات والوں نے احتجاج کیا ہے، میاں مطیع کے بچے اچھے ہیں، فیضی کمزور ہیر، مطیع اور اہلیہ خاطر مدارات میں لگی رہتی ہیں، گڑیا (۲) کو گڑیا کی بہنوں کو اور ان کی والدہ دعائیں گھر میں (اہلیہ صاحبہ) کہتی ہیں۔

والسلام

محمد سمیع صدیقی

۱۹۷۱/۹/۲۴ء

---

(۱) استاذ محترم کے دوسرے نمبر کے صاحبزادے جو امریکہ میں مقیم تھے، اور انھیں کی دعوت واصرار پر استاذ محترم امریکہ گئے تھے۔ (۲) خاکسار کی ایک بچی جس کو پیار سے گڑیا کہتے تھے۔

(۲)

عزیز گرامی مولانا سعید الرحمٰن اعظمی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

سلام ودعا

آپ کی تحریر اعظم گڑھ (مئو) سے لکھی ہوئی کئی روز ہوئے مل گئی تھی، جواب میں تاخیر ہوئی، اس خط کے ملنے سے پہلے ایک رجسٹری لفافہ مولانا اسحاق جلیس صاحب کے نام روانہ کیا تھا جس میں مولانا علی میاں کے فوٹو تھے، مولانا معین اللہ صاحب، مولانا رابع صاحب، آپ ومحمد میاں کے نام خطوط بھی تھے، ساتھ ہی تین مضمون روانہ کئے گئے تھے، نیو یارک کے ساحلی مناظر، معاشرت میں برائیاں اور نیو یارک کی عید، چونکہ رجسٹری تھی، جس پر سات ڈالر صرف ہوئے تھے، ضرور مل گئی ہوگی، عزیزی رابع صاحب کے ہمراہ ایک خط مولانا جلیس صاحب کے نام بھی مع ایک مضمون کے روانہ کیا تھا۔

مولانا علی میاں کے فوٹو مختلف اوقات کے تھے، نماز، ناشتہ، گفتگو، فون پر وغیرہ، اگر نظر سے گذری ہوں تو ضرور دیکھئے گا، امید ہے کہ آپ وطن سے واپس ہو کر تعلیم میں مشغول ہو گئے ہوں گے، ذی قعدہ بھی ۱۰ یا ۱۱ نومبر کو ختم ہو جائیگا، کیا آپ حج پر تشریف لے جائیں گے، پروگرام تو ایسا ہی تھا، اس سال تعطیل تو گھر پر ختم کی، میرا خیال لکھنؤ میں تو یہ تھا کہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں حجاز پہونچوں، مگر یہاں میاں مطیع نے واپسی ملتوی کردی، واپسی کے ٹکٹ پر پیسے بھی ضائع ہو جائیں گے، سب سے بڑی وجہ پیش نظر یہ ہے کہ میاں رضی چار چھ مہینے ماہ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے فارغ ہو جائیں گے، اور ہندوستان جائیں گے، تو اپنی والدہ کے ہمراہ عمرہ کرتے ہوئے واپس ہوں، میں حجاز میں چند ماہ رہ کر حج سے فارغ ہو کر واپس وطن ہوں، لوگ مختلف مقامات پر ہیں، مدعو کر رہے ہیں، مثلاً واشنگٹن، شکاگو، مہبتکن، البامہ، انڈیانا، ناگرا، نارنٹو اور مانٹریل۔ ان مقامات پر تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہیں، میاں اقبال سے یا کسی طالب علم سے فرمادیں کہ وہ رضوان علوی صاحب پروفیسر عربک لکھنؤ یونیورسٹی سے مل کر سلام پہونچادے، اور ان کے دو بھائی جو کینیڈا میں

ہیں پتے معلوم کرلے اور آپ کو لا کر دے۔

ساتھ ہی ایک اور تکلیف دیتا ہوں؛ علوم مشرقیہ کے ہیڈ ڈاکٹر انوار الحسن سے بھی ضرور ملے، اور سلام پہنچا کر خیریت بتادے، پتہ معلوم کرنا چاہیں تو لکھادیں۔

میں نے سارے خطوط میں دریافت کیا تھا کہ مولانا علی میاں کے چشمہ لگانے پر آنکھ کی روشنی پر کیا اثر پڑا، اضافہ ہوا یا کہ اپنی حالت پر ہے، توقع ہے کہ مولانا رابع صاحب علی میاں کو سلام پہنچا کر یہ دریافت کریں گے، بلکہ یہ تو آپ کو معلوم ہوگا۔

یہاں خبر ملی ہے کہ دو ایک عزیزوں کی لڑکیوں کی شادی ہوئی یا ہوگی، مثلاً محمد حامد مرحوم کی بیٹی کی، یہ میرے چھوٹے بھائی اور عبد الباقی صاحب کے بڑے بھائی تھے، باقی صاحب کو بلا کر تاکید فرمادیں کہ مفصل حالات لکھیں۔

میری بھانجی جمیلہ کی لڑکی ریحانہ کی شادی بھی ہونے والی تھی، یہ نسبت مولوی باقی صاحب کے لڑکے عظیم سے لگی تھی، ہوگئی یا ہوگی، اگر ایروگرام کی ضرورت ہو تو انہیں عنایت فرمادیں۔

بشریٰ سلمہا (میری منجھلی لڑکی) کی تعلیم رامپور میں ہو رہی ہوگی، ٹھیک ہے، مگر والدین سے دور ہوگئی، میاں لطف الرحمٰن تو واپس مولانا کے ساتھ گئے ہوں گے، ان کا حفظ ختم ہو رہا ہوگا، بے بی اور گڑیا کو دعا، گھر میں دعا کہیں، مطیع کی امی جان سب کو دعا کہتی ہیں۔

ماسٹر شاہد علی صاحب، مصاحب علی صاحب (دار العلوم میں انگریزی کے اساتذہ) سے سلام عرض کردیں، یہاں متعدد لوگ انگلینڈ سے آئے اور دعوت دے گئے ہیں۔

ایک ڈاکٹر ظفر صاحب ہیں، دوسرے ڈاکٹر نصر (صمدی صاحب صاحبزادے) ابھی آئے تھے، شاہد علی صاحب کی صاحبزادی، نیز ڈاکٹر محمد شاہ ڈینٹس بھی ہیں ان کے یہاں علی میاں بھی قیام فرما چکے ہیں، مولانا معین اللہ صاحب سے سلام عرض کریں اور یہاں سب خیریت ہے، بتلادیں۔

جناب افتخار صاحب منصرم (۱) کی خیریت نہ معلوم ہوئی، انہیں بھی سلام پہونچا

(۱) دار العلوم کے دفتر کے ذمہ دار اور منتظم

دیں، مولانا محبّ اللہ لاری (سابق مہتمم دار العلوم) برہان الدین صاحب، مفتی ظہور صاحب، عبد السمیع صاحب کو بھی سلام عرض کر دیں، اتنی طویل فہرست سلاموں کی لکھ رہا ہوں، معاف فرمائیں، حجاز پہونچ کر ضرور خط لکھیں، میاں مطیع سلام عرض کرتے ہیں۔

والسلام

دعا گو

محمد سمیع صدیقی

۱۷/۱۰/۱۹۷۷ء

استاذ گرامی مولانا ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندویؒ کے خطوط

(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز گرامی قدر مولانا سعید الرحمٰن الأعظمی حفظہ اللہ وسلمہ ووقاہ من کل عین سوء

السلام اللہ علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

جیسا کہ مولانا معین اللہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہوگا کہ حضرت مولانا کی واپسی سے ایک شب پہلے میں سنگار پور چلا گیا تھا، رات واپسی ہوئی، مکتوب عزیز ملا، دل سے آپ کے لئے دعا نکلی، اور آپ کی عزت ومنزلت نگاہ میں بڑھ گئی کہ شیخ سعدی نے صحیح کہا ہے کہ

نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین

اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت باکرامت اور حاسدوں کی نگاہ بد سے محفوظ رکھے۔

مولانا محمد ثانیؒ کے حادثہ نے دل کو بری طرح زخمی کیا، حسنی خاندان پر مصائب کا تسلسل ہے، رحماک ربی۔

ایک قلم برداشتہ مضمون لکھا ہے جو بھیج رہا ہوں، دیکھ لیجئے۔ اور بے تکلف جہاں ڈھیلا پن محسوس ہو اس کو کس دیجئے، اور تعمیر حیات کے لئے دے دیجئے۔

رابع میاں اور حضرت مولانا کے نام عریضہ لکھ رہا ہوں، مولانا معین اللہ صاحب سے سلام کہئے، حادثہ فاجعہ کی تفصیل کا انتظار ہے، کیا علالت تھی، حضرت مولانا کہاں تشریف فرما تھے۔ امید ہے کہ یہ سب تعمیر حیات میں شائع ہوگی، تعمیر حیات میرے پاس نہیں آتا، یا بھیجا جاتا ہے، مگر اردو کے شعبہ میں کام کرنے والے روک لیتے ہیں۔

ذرا چیک کر لیجئے کہ میرے نام پابندی سے بھی بھیجا جاتا ہے یا نہیں۔

والسلام

عبد اللہ عباس ندوی

(۲)

گرامی قدر مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن الأعظمی حفظہ اللہ وسلمہ وبارک اللہ فیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ بہمہ وجوہ بخیر وعافیت ہوں گے، بارک اللہ فیکم وفی أھلکم وذویکم۔

رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا، اس سال ۲۶ رلاکھ معتمرین ساری دنیا سے سمٹ سمٹ کر آ گئے تھے، عید کی نماز حفائر کی سڑک پر لوگوں کو پڑھنا پڑی، حرم شریف اوپر نیچے، دائیں بائیں، انچ انچ بھرا ہوا تھا، مگر یہ عاجز وگنہگار محروم در پر پڑا رہا، بیماری اور کمزوری نے ناکارہ کو ناکارہ تر کر دیا تھا، دعا کیجئے اللہ تعالی نے حیات میں جو امتداد مقرر کیا ہے، وہ بخیر گذرے، اور ایمان پر موت نصیب ہو۔

خدا کرے آپ میرے خراب حروف رکاکۃ التحریر کے باوجود پڑھ لیں، مختصر رسید خط یا فون سے دیں، تو مسرت ہوگی، آپ کے لئے دعا گو ہوں اور دعاؤں کا محتاج ہوں۔

والسلام

عبداللہ عباس الندوی

۱۱ رنومبر ۲۰۰۵ء

(۳)

أعز الاخوۃ وأجھم إلی قلبی مولانا سعید الأعظمی حفظہ اللہ وبارک فیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نامۂ اخلاص ومودت نے دل کی قوت اور آنکھ کی روشنی بڑھائی، میں بہت جی لیا، واپسی کا بہانہ جو بھی بنے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو صحت وقوت کے ساتھ بہرہ مند رکھے، ابھی آپ کو بہت کچھ کرنا ہے،، اللہ تعالی بہت کام لے۔

میری صحت الحمد للہ قابل شکر ہے، دواؤں سے فائدہ ہے، مگر کہہ نہیں سکتا کہ ازالۂ مرض کب تک ہوگا، ام سعد کا خیال ہے کہ جب فون ہی کے ذریعہ دوائیں لینا ہے تو جس طرح دہلی سے فون ہوسکتا ہے، اس سے زیادہ آسانی سے مکہ مکرمہ سے فون، فیکس، انٹرنیٹ سب ہی ذرائع موجود ہیں، نیز اگر بیماری دوسرا رخ اختیار کرتی ہے تو المعلی یا الغرقد کی تمنا بھی دلی ہے۔

بہرحال؛

اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

میں نہ علاج سے مایوس ہوں اور نہ موت سے خائف، مرضی مولی از ہمہ اولی۔

آپ کا محبت سے یاد کر لینا کافی ہے، ہم آپ الحمد للہ رسوم سے بلند ہیں، اللہ ما فی القلب مرسوم کے قدرداں ہیں اور رہیں گے۔(۱)

والسلام

عبداللہ عباس الندوی

۱۴ رشعبان ۱۴۲۲ھ

---

(۱) اس خاکسار کے نام استاذ محترم کی علالت کے دوران آخری خط، رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

مکتوب جناب مولانا قاضی معین اللہ صاحب ندویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ندوہ لکھنؤ

۱۳ر جمادی الأخری ۹۸ھ

۲۱ر مئی ۷۸ء

برادران عزیز ومکرم حفظکم اللہ وأیدکم ببرکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ آپ حضرات بخیر وعافیت اور مسرور ومطمئن ہوں گے، امید ہے کہ میرا ارسال کردہ رجسٹرڈ ملفوف پہونچتے ہی مل چکا ہوگا، یہ پہلا عریضہ تھا جو آپ کے حجاز کے قیام کے دو دن کے بعد یہاں سے مصر کے پتہ پر روانہ کر دیا گیا تھا، محمد میاں صاحب کا ایک خط اور ایک نسخہ سپاس نامہ کا بھی اس میں رکھ دیا تھا، الحمد للہ آپ حضرات کے خطوط یہاں برابر پہونچتے رہے، ایک خط آپ کا اور پھر ابھی چار دن ہوئے برادرم مولانا واضح صاحب کا میرے نام والا بھی پہونچا۔

اخیر میں جو خطوط آئے ان سے مدینہ منورہ سے ارسال کردہ رجسٹرڈ خط کی اطلاع مل گئی تھی، اور اس کا بہت بچینی سے انتظار تھا، تاخیر سے تشویش بھی ہو چلی تھی، لیکن الحمد للہ کہ وہ پرسوں ۱۹ر مئی کو پہونچ گئی، چونکہ ۱۹ر کی صبح کو ہم لوگ حضرت مولانا کو لینے رائے بریلی چلے گئے، ۲۰ر کو واپسی پر وصول ہوئی، اس کے محتویات کی اطلاع چونکہ پہلے خطوط سے ہو چکی تھی، اس لئے تأثر کی وجہ سے فکر شروع ہوگئی، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بحفاظت رجسٹری مل گئی، نہایت مسرت ہوئی، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ حضرات کو بھی مبارک فرمائے، اور ہم سب کو بھی، خبر کو محدود رکھا گیا، سب ہی تعلق والوں کو نہایت مسرت ہوئی، یہ محض آپ لوگوں کی مخلصانہ فکر وجد وجہد کا نتیجہ حق تعالیٰ شأنہ نے حضرت مولانا کی دعاؤں کی برکت

سے ظاہر فرمایا، ورنہ اس قدر کم مدت میں بغیر کسی خاص تیاری اور پھر تمام چیزوں کی رعایت کے ساتھ جو آپ نے اس سلسلہ میں ملحوظ رکھیں بہت مستبعد معلوم ہوتا ہے، بہر حال اللہ تبارک وتعالیٰ آپ لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائیں اور دارین کی ترقیات سے نوازیں۔

کل رائے بریلی سے بہت ہنگامی حالت میں واپسی ہوئی، اجتماع کا ابتدائی دن تھا، کئی جماعتیں پہلے آچکی تھیں، حضرات نظام الدین کل دہلی میل سے پہونچے، حضرت مولانا کو کئی دن سے پھر نقرس کی تکلیف بڑھ گئی، سلسلہ تو آپ کے سامنے سے ہی چل رہا تھا، اس مرتبہ کچھ عجیب صورت حال کہ مرض پر کسی علاج سے قابو نہیں آپایا، اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا فرمائیں، کل یہاں پہونچے، تھوڑی دیر بعد ہی آپ لوگوں کو حسب ہدایت خیریت اور رجسٹرڈ خط پہونچنے کا تار دیا گیا، خدا کرے وقت پر مل گیا ہو، اس سلسلہ میں فکر یہ ہے کہ ایک تار حضرت مولانا کی ہدایت پر مولانا رابع صاحب نے خیریت کا آپ لوگوں کو نذر الحفیظ صاحب کے پتہ پر روانہ کیا تھا، اطلاع کل ملی کہ پتہ نہ مل سکنے کی وجہ سے تار واپس ہوگیا، میرا اپنا اندازہ ہے کہ مولانا رابع صاحب نے اس میں نمبر نہیں لکھے تھے، صرف مدینۃ البعوث وغیرہ تھا، ممکن ہے یہی بات ہو، یا اور کوئی دوسری، بہر حال جب تک اطلاع نہ ملے تشویش رہے گی۔

امید ہے کہ حضرت مولانا اور دیگر برادران کے خطوط مل چکے ہوں گے، اس وقت دار العلوم میں تبلیغی اجتماع کی رونق اپنے شباب پر ہے، اور اسی طرح گرمی بھی اپنے شباب پر، یہ اجتماع گذشتہ تمام یہاں کے تبلیغی اجتماعات سے بظاہر بڑا معلوم ہو رہا ہے، اسی لحاظ سے لوگوں نے انتظامات کی کوشش بھی کی تھی، لیکن اس وقت رہائش اور پانی دونوں انتظامات بہت ناکافی ہو رہے ہیں، محض اللہ تعالیٰ کا فضل کہ کوئی ناخوشگوار بات پیش نہیں آرہی ہے، خدا کرے کرے کل کا دن بھی اس سلسلہ کا بعافیت گذر جائے، میں یہ عریضہ ذہنی انتشار کی حالت میں لکھ رہا ہوں، خدا کرے جلد مل جائے، کل وہ چک میں نے مولانا طاہر صاحب کے حوالہ کئے، حسب معمول وہ معطی کا خط طلب کر رہے ہیں، اس کے بغیر رقم جمع نہیں ہو سکے گی۔ اب اس کی کیا صورت ہوگی، وہیں مشورہ سے کچھ کیجئے، یا ریاض حبیشی

صاحب کو یا جس کو وہاں مناسب سمجھئے خط لکھئے، بہر حال خط ضروری ہے، اس کے علاوہ راجی کے دو خط آپ کے نام سے گذشتہ ڈیڑھ ہفتے کے قریب ہوا، موصول ہوئے۔

طارق صاحب (عسکری) کل پٹنہ سے پہونچے، پھر واپس گھر جائیں گے، ۴۔ ۵/جون تک واپسی کو کہہ رہے تھے، میں نے یہ عریضہ عجلت وانتشار میں لکھا ہے، باقی الحمدللہ سب بخیر ہیں، تکیہ پر بھی سب اچھے ہیں، مولانا ثانی وہیں ہیں، مولانا ابوبکر صاحب کل شام آئے، عزیز مولوی تقی بخیر ہیں، اور اس وقت سب اجتماع میں مشغول ہیں، البعث خصوصی نمبر کل ہی تیار ہو کر ملا، ماشاءاللہ خوب ہے۔ برادران عزیز مولوی نذر الحفیظ صاحب، مولوی عبدالنور صاحب کو بہت بہت سلام، دعا گو ہوں اور دعاؤں کا طالب۔

والسلام

معین اللہ ندوی

مکتوب جناب ڈاکٹر محمد اشتیاق حسین قریشیؒ

مکرمی ومحترمی جناب مولانا سعید الرحمٰن صاحب

سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ ۲۶/دسمبر مجھے مل گیا تھا، مسلسل مشغولیت کی وجہ سے جواب نہ دے سکا، آپ سے پہلے بھی اعظم گڑھ اور مئو کے سلسلہ میں اس لئے گذارش کی گئی تھی کہ آپ کا ان اضلاع سے خصوصی تعلق ہے، اور واقفیت بھی ہے، میں مولانا ضیاء الدین اصلاحی اور مولانا مجیب اللہ ندوی (۱) سے گذارش کرتے کرتے تھک گیا، برسوں سے ایسے ذمہ دار حضرات کی تلاش جاری ہے، جو کچھ وقت دے کر اور براہ راست دلچسپی لے کر ضلع تنظیم کو پوری طرح متحرک بنائیں، دونوں جگہ نہ افراد کی کمی ہے اور نہ سرمایہ کی، لیکن ابھی تک ان لوگوں تک رسائی نہیں ہوئی، جو واقعی اس کام میں دلچسپی لیں، جناب اصلاحی صاحب اور مولانا مجیب اللہ صاحب کی اپنی مشغولیات ہیں، اس لئے بھی کام سے اتفاق کے باوجود وقت دینے کے لئے تیار نظر نہیں آتے، آپ کا کبھی کبھی سفر بھی ہوتا رہتا ہے، اس لئے گذارش کی تھی۔

کونسل کے حضرات کی میٹنگ یقیناً مفید ہو سکتی ہے، اور کوشش کی جائے گی کہ رمضان المبارک کے بعد بلائی جائے۔ صوبائی آرگنائزر کے تقرر کے سلسلہ میں بھی آپ سے گذارش کی گئی تھی، جن لوگوں کو رکھا گیا، انہوں نے اپنی ترتیب آگے کی بنائے رکھی، اور جیسے ہی انتظام ہو گیا، انہوں نے کونسل سے چھٹی لے لی۔

والسلام

مخلص

محمد اشتیاق حسین قریشی

جنرل سکریٹری آل انڈیا دینی تعلیمی کونسل

---

(۱) یہ دونوں حضرات دارالمصنفین شبلی منزل سے تعلق رکھتے تھے (رحمہما اللہ تعالیٰ)

صدیق مکرم مولانا محمد الحسنیؒ کے چند خطوط

(۱)

صدیق گرامی ومحبّ عزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہوں گے، آپ کا خط مل گیا تھا، لیکن حسب معمول جواب دینے میں دیر ہوئی، اور میرا سابقہ ریکارڈ قائم رہا، اس کی دو وجوہات ہیں:

ایک تو یہ کہ میں چاہتا تھا کہ آپ کی سند دکان سے حاصل کرلوں، اس کے بعد آپ کو لکھوں، ورنہ آپ بھی کہیں گے کہ کس قماش کا آدمی ہے جو کہ اتنا سا کام بھی نہ کرسکا، اب کل جا کر اس کی توفیق ہوئی کہ اس کو لاؤں، اگرچہ اس ظالم نے بنایا نہیں تھا، اور آدھے گھنٹے کھڑا کر کے اسی وقت بنا کر دیا، اور یہ کہہ دیا تھا کہ میں نے بنا کر توڑ دیا تھا۔

رہ گئی یہ بات کہ لانے میں اتنی تساہلی کیوں، سو اس کی وجہ یہ تھی کہ میں رمضان سے پہلے ہی سے کھانسی اور نزلہ کا مریض تھا، رمضان میں یہ مرض شدت اختیار کر گیا، چنانچہ اس کے نتیجہ میں مجھے کوئی چار روزے بھی چھوڑنے پڑے، اس لئے کہ اس کے ساتھ معدہ کی خرابی بھی لگ گئی تھی، بہرحال اب حالت بہتر ہے، اور روزہ سے ہوں، لیکن نزلہ شدید ہے اور کھانسی قدرے۔

آپ ہماری باتوں کا جو اسٹیشن پر ہوئی تھیں بلاوجہ اثر لے کر گئے، یہاں میں نے کم از کم اپنی بیوی کے سامنے آپ کی پوزیشن صاف کردی تھی اور مطمئن کردیا تھا، بہرحال آپ کو مطمئن ہوجانا چاہئے اور کسی قسم کا خیال دل میں نہ آنا چاہئے۔

آپ کے خط سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرحد پر آج کل سخت پہرہ ہے، اور آپ پاس بھٹک بھی نہیں سکتے، بڑی بیچارگی کا عالم ہوگا، مجھے آپ سے کافی ہمدردی ہے، کاش میں کوئی مدد کرسکتا اتنی دور سے، لیکن اس کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ آپ سرحد میں فاتحانہ داخل ہوں

گے، تاخیر ہوسکتی ہے، لیکن ٹل نہیں سکتا، البتہ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ مکمل احتیاط برتیں، یہ میں تجربہ کے بعد کہہ رہا ہوں، ہمدردی کا تقاضا یہی ہے، رمضان کے بعد دو ایک کش لے لیجئے گا(۱)

خدا کرے یہ خط جلد آپ کو مل جائے، اور آپ کا غصہ (اگر آپ غصہ ہوں) کافور ہوجائے، آپ کا خط میں نے اسی حالت میں پڑھا تھا جس حالت میں آپ نے لکھا تھا، یہ بھی عجب حسن اتفاق ہے۔ امید ہے کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

البعث مجھ پر سوار ہے، اور میں اس کوشش میں ہوں کہ اس پر سوار ہوجاؤں، بیماری اور کمزوری میں فیصلہ کرلیا کہ قطعاندوہ کے ہاتھ بیچ ڈالنا ہے، جب ذرا طبیعت اچھی ہوئی اور قوت آئی تو فیصلہ بدلوں گا، معلوم ہوا کہ سب اعصاب کا کھیل ہے۔

اب تک ۱۱ر صفحات کمپوز ہوئے ہیں، چھپے کتنے ہیں یہ خدا کو معلوم ہے، بیچ میں سرائے میر کی کتاب چھپنے لگی، مضمون بھی ہمارے پاس نہیں تھا، آج امینہ قطب کا مضمون ملا، وہی ان شاء اللہ کل پرسوں دیدوں گا، آپ دعا فرمائیں۔ عاصم صاحب (۲) کا ایک خط بھی آپ کے نام ہے، اسی مضمون کے ساتھ مرسل ہے، دو صفحہ میں جو خالی چھوڑ گیا، یہ رمضان کی مہک تھی۔

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب (۳) سے مضمون کا تقاضا اگر نہ کیا ہو تو ضرور کر دیجئے، بلکہ بار بار یاد دلاتے رہئے۔

آپ کا بھائی
محمد الحسنی

---

(۱) شاعرانہ اسلوب میں عارفانہ مفہوم (رحماک یا صدیقی العزیز) (۲) عاصم الحداد مقیم لاہور، جماعت کے ترجمان (۳) غالباً حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الأعظمی محدث کبیر مراد ہیں۔

(۲)

محبّ مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اب تو آپ کے نہ آنے سے یہ ڈر رہنے لگا ہے کہ یہ نہ آنا خفگی کی وجہ سے ہے یا کسی اور مانع سے ہے، تاہم بدگمانی کی پیشگی ضرورت نہیں، خدا کرے مانع واقعتاً بخیر ہو، اور نہ آنے کا باعث ہاتھ کی تکلیف یا خفگی نہ ہو۔

ڈاکٹر صاحب (اشتیاق حسین صاحب) کا پرتا بگڑھ سے خط آیا ہے کہ رسالہ فلاں تاریخ تک مل جانا چاہئے، اس حال میں تعمیل حکم ضروری ہے، شمسی صاحب نے تو عبداللطیف (عربی کمپوزیٹر ندوہ پریس میں) کے لئے وہ عبارت لکھ کر بھیج دی ہے، آپ ان کو ذرا سمجھا بھی دیجئے، آج کمپوز ہو جائے اور کل چھپ جائے، تو بہتر ہے، کاغذ آج شام کو لے لیا جائے، ذرا جیب گرم کر کے آیئے گا وہ بھی خود ہی انتظام کرائیں گے، ڈاکٹر صاحب بعد میں دیں گے۔

آپ کی تفریح طبع کے لئے ان کا خط بھی ہمراہ ہے، اور اور کتنے یا کیا کیا الگ ہیں؟ جواب تو بہر حال چند سطروں میں دے ہی دیجئے، عبداللہ یا کسی کے ہاتھ، باقی ان شاء اللہ شام کو۔

یہ خط کل لکھا گیا تھا لیکن پوسٹ نہ کیا جا سکا، محبی شمسی صاحب اچانک چلے گئے، اور ان کو دے نہ سکے، بہر حال اب آج ندوہ جاتا ہوں، مشکل ہے کہ دن بھر لگے رہے، رسالہ چھپوانا ہے، ان شاء اللہ۔

ٹائٹل آپ دیکھ لیجئے، یہ بلاک فٹ ہو جائے تو اچھا ہے، ساڑھے دس بجے عبد اللطیف صاحب پروف لے کر آ جائیں، اور اسی وقت کاغذ خرید کر دے دیں، اب روپئے کی ضرورت نہیں، رات کو کمپوزر سے ہم نے لے لیا، مگر آج ضرور ٹائٹل چھپوا دیجئے گا، ایک ہزار چھپے گا ایک رنگ میں، ڈاکٹر صاحب سے رات کو ملاقات ہوئی، شارٹ نوٹس والی بات ہے اور ضروری بھی ہے، چھوٹے بھیا سے، معلوم ہوا کہ آپ کا زخم اب بہت حد تک ٹھیک ہے، اب تو ان شاء اللہ آرام ہو گیا ہو، عبداللطیف کے ہاتھ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

محمد الحسنی

(۳)

باسمہ تعالیٰ

صدیق مکرم ومحبّ محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے یہ بات کرنے کا بہترین موقع ہے، لیکن علی سبیۃ النفس گفتگو ہوگی، باقاعدہ مرتب اور منضبط کلام کا یہ موقع نہیں۔

اب سنئے، ہم بڑی امیدوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ دونوں بزرگ ان شاء اللہ (۱۵ر جون) تک پہونچ جائیں گے کہ اچانک آپ کے خط سے جو شاید اقبال اور نصف بیت کے نام تھا یہ معلوم ہوا کہ ۱۸ر کو ساڑھے پانچ بجے روانگی ہوگی، چلئے چھٹی ہوئی بہت دن کی، خیر اب آپ کا خط آئے تو تفصیل معلوم ہو، اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ مصر کا سفر وقیام بھی ان شاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

آپ کا ایک مفصل خط مصر سے ملا تھا، ایک واضح بھائی کا بھی، دونوں خط دلچسپ بے تکلف اور غالب کے اسلوب میں تھے، اس لئے ہم بہت محظوظ ہوئے، معلومات بھی خوب حاصل ہوئیں، لیکن اصل لطف تو ملاقات میں ہے، دو تین روز ہوئے اقبال صاحب (مدنی) کے ساتھ آپ کے یہاں گئے، اور وہاں جو چائے پی، تو آپ واقعی بیحد یاد آئے، اس حد تک کہ طبیعت متاثر ہوئی:

چو با حبیب نشینی وبادہ پیمائی

بیاد دار محباں بادہ پیمارا

یہ خط مشترک ہی سمجھئے کہ اس کو پورا کرنے کے بعد ہم مزید کوئی خط مستقلا لکھ سکیں گے، اس کے تعلق سے کچھ کہنا مشکل ہے) آپ نے وہاں ڈکٹیریٹ کی جن ہواؤں کے بارے میں لکھا ہے اس کا اتنا اندازہ واقعی نہ تھا، بہت افسوس ہوا، اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمائے، اور غیب سے اس قوم کی نجات اور فلاح واصلاح کا سامان کرے۔

ہاں اقبال کے خط سے معلوم ہوا کہ البعث کا شمارہ خاص ملا اور آپ کو بہت پسند آیا، امید ہے کہ واضح بھائی کو بھی پسند آیا ہوگا، اس مرتبہ مزید ۵۰-۶۰ پرچوں پر ہوائی ڈاک سے پرچہ بھجوادیا ہے، اہم اشخاص کا انتخاب کر کے، پیچھے متوقع کتابوں کا اشتہار بھی دیدیا ہے، تاکہ اسی بہانہ لوگ المختار الاسلامی سے تقاضا کریں، امید ہے کہ آپ نے بھی حسن عاشور سے تقاضا کردیا ہوگا، اندازہ ہوا کہ رسالہ کو زیادہ سے زیادہ ہوائی ڈاک سے بھیجنا ضروری ہے، اس کا ایک نقشہ ذہن میں ہے، آپ لوگوں کی واپسی پر ان شاء اللہ مشورہ کریں گے۔

معلوم نہیں ان پرچوں کی طباعت کے معاملہ میں کوئی مشورہ وہاں ہوسکا یا نہیں؟ موجودہ حالات میں تو یہ بات ناممکن معلوم ہوتی ہے، نہ مفید، ان شاء اللہ یہیں سے ایسی کوئی شکل کی جائے گی کہ پرچے وقت پر مل سکیں۔

رابطہ کی طرف سے کراچی میں ۶ رجون کو المؤتمر الاسلامی الآسیوی الأول منعقد کی جارہی ہے، البعث کے نام بھی اس میں شرکت کا دعوت نامہ آیا ہے، فی الحال ہم نے قبول کرلیا ہے، اور ان کو تار دے دیا ہے، منظوری کا، فی الحال اس لئے کہ ہمارا پاسپورٹ ختم ہو چکا ہے، اب مقبول صاحب (۱) کے ذریعہ کوشش کر رہے ہیں اگر اللہ کو منظور ہوا تو سفر ہو جائے گا، چچا میاں مدظلہ آج شام کو دہلی روانہ ہوں گے حجاز کے لئے، وہ بھی وہاں سے ان شاء اللہ کراچی پہونچیں گے، اسحاق جلیس صاحب بھی جارہے ہیں ان کا پہلے سے پروگرام تھا پاکستان جانے کا۔

آپ تو کویت، شارقہ، ابوظبی، دبی سب جگہ سے ہو کر آئیں گے، خدا کرے یہاں بھی بڑا کام ہو، اور مجموعی طور پر سابقہ رکارڈ ٹوٹ جائیں۔ اور ان شاء اللہ یہی توقع ہے۔

البعث اور دوسرا پرچہ (جو اس سال کا پہلا شمارہ ہوگا) بھی لگا دیا گیا ہے، امید تھی کہ درمیان میں آپ پہونچ جائیں گے، لیکن اب مشکل نظر آتا ہے، بہرحال اداریہ ضرور لکھ کر بھیجیں، دیں تو اچھا ہے، یہ بڑا اچھا تعاون ہو جائے گا وہاں سے، اور مضامین ہوں تو وہ بھی فوراً بھجوادیں۔ مدینہ طیبہ میں آپ کو ضرور اس کا موقع ملے گا، واضح بھائی بھی مدینہ طیبہ سے الرائد کا افتتاحیہ بھیج

(۱) مکارم نگر کے سید مقبول صاحب جو پاسپورٹ وغیرہ کے سلسلہ میں اپنے طور پر کام کرتے تھے۔

الدعوۃ اور الاعتصام حسب معمول نہیں آرہا ہے، معلوم نہیں کیا قصے ہیں؟ آپ لوگوں کا انٹرویو بھی تو چھپا ہوگا، اب شائد آپ کے ساتھ یہ پرچے آسکیں۔ الأخبار، آخر ساعۃ وغیرہ پابندی سے آرہے ہیں یہ آپ نے اچھا کیا کہ چچا میاں مدظلہ کی کتابوں کے سلسلہ میں وہاں بات کرلی۔

فی رحاب العارفین کے لئے آپ نے کس سے بات کی؟ یہ بھی پتہ نہ چلا کہ دکتوراہ کی تسجیل آپ لوگوں نے کی ہے یا نہیں؟ بہرحال شاید مزید تفصیلات آنے والے خط سے معلوم ہوں، اگر آپ نے لکھا ہوگا، چچا میاں مدظلہ اور مولانا معین اللہ صاحب کے سفر کے بعد یہاں کی فضا اور اداس ہو جائے گی۔

بھائی جان (مولانا ابوبکر حسنی مدظلہ) (۱) بھی آئے ہوئے ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ وہ زیادہ تر وقت تکیہ پر گذارتے ہیں، اب ہم ہوں گے اور چھوٹے بھیا، تھوڑی بہت اعصابی کمزوری یا بلڈ پریشر کئی روز سے ہے، اس لئے لکھنے پڑھنے سے خاصا احتراز کرنا چاہئے، اللہ تعالیٰ سے آپ دونوں ہمارے لئے دعا فرمائیں، ہمارے حالات کی ابتری آپ جانتے ہی ہیں، مقامات خاص واوقات خاص میں ضرور آپ دونوں دعا کریں، ہمارا سلام بھی روضہ مبارکہ پر یاد کر کے پہونچادیں، آپ لوگوں کے حالات کو دیکھ کر رشک آتا ہے، اور مسرت ہوتی ہے کہ آپ لوگوں کی رفاقت کسی درجہ میں نصیب ہو، نور عالم صاحب سلام لکھوا رہے ہیں، اسحاق جلیس صاحب سلام کہتے ہیں، اور سب حضرات۔ خطوط کا شدید انتظار رہے گا۔

والسلام
محمد الحسنی

(۱) حسنی خاندان کے عالم وادیب جو دہلی ریڈیو اسٹیشن کی عربی نشریات سے تعلق رکھتے تھے۔

(۴)

محبّ مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا پرلطف مکتوب، بلکہ پرچہ موصول ہوا، بہت خوشی ہوئی، لیکن منتظر ہی رہے کہ اس تمہید کے بعد تفصیل آئے گی، لیکن!

آپ یقیناً مصروف ہوں گے، لیکن تعمیر حیات کے اداریہ کا خط تو بہت مختصر ہوتا ہے۔

تعمیر حیات کے تازہ پرچہ میں جو حج نمبر ہے آپ کے اداریہ کا انتظار کیا، اس کے بعد کچھ لکھوا کر دے دیا، خدا کرے یہ شمارہ آپ کو پسند آئے، اگرچہ بے سروسامانی سے ہورہا ہے، آپ لوگوں کے جانے کے بعد یکسوئی زیادہ ہونے کے بجائے جاتی رہی۔

آپ کی تقریروں کا سلسلہ کچھ جاری ہے یا نہیں، پتہ نہ چلا کہ وہاں لوگوں نے کس قدر دلچسپی لی اور کیا رخ ہے۔

آپ کے یہاں بھی سب خیریت ہے، سب بچے ماشاء اللہ اچھے ہیں، آپ کا دفتر بھی ٹھیک چل رہا ہے، لیکن ڈاکٹر انوار(۱) اب کم مل رہے ہیں، اب اجازت دیجئے، دعاؤں میں یاد رکھیں اور خط کا جواب ضرور دیں۔

والسلام
محمد الحسنی

(۱) البعث کے عربی کمپوزیٹر جو مئو کے باشندے تھے۔

(۵)

۳؍ذی الحجہ ۹۶ھ

محبّ مکرم وصدیق محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا پہلا خط موصول ہوا تھا، پہلا اس لئے کہ اس کے بعد کوئی خط نہ ملا، ریکارڈ ہمارا اس مرتبہ بھی خراب نہ ہوسکا، یعنی کہ جواب میں پھر تاخیر ہوئی، اور نتیجۃً اب بجائے مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ کے کویت کے پتہ پر احتیاطاً خط بھیجتے ہیں، نقصان ظاہر ہے کہ ہمارا ہی ہے، اللہ تعالیٰ یہ عادت بد دور فرمائے۔

سب سے پہلے تو یہ کہ الحمد للہ آپ کے یہاں اور ہمارے یہاں سب خیریت ہے، ہم ذرا خیریت معلوم بھی کرتے رہتے ہیں، ایک آدھ بار جانے کی جسارت بھی کی مکتبہ فردوس کے عنوان سے، اور وہیں دفتر میں بیٹھ کر چائے پی، آپ کی گڑیا (اصل نام زہراء ہے) بھی ماشاء اللہ اچھی ہے۔

یہاں دفتر میں آپ کے نہ ہونے سے بہت سناٹا معلوم ہوتا ہے، اور لطف نہیں آتا، بہرحال کام کسی نہ کسی طرح چل رہا ہے، خیال تھا کہ آپ کا کوئی مضمون آتا ہوگا، لیکن نہ ملا، پرچہ ہوائی ڈاک سے ارسال کیا جاچکا ہے، امید ہے کہ ملا ہوگا، اب کی دفعہ بجائے آفسٹ کے بلاک بنوا رہے ہیں، وہی خاص نمبر والے پرچے کا، تاکہ رنگ بدل بدل کر آتا رہے، اس لئے کہ آفسٹ میں بڑا خرچ آتا ہے، اور پریشانی الگ، غالباً آپ کی بھی یہی رائے تھی، اس لئے اس خیال کو تقویت ہوئی۔

امید ہے کہ اس کا کام خاطر خواہ ہوچکا ہوگا، کوئی خوشخبری جلد سنایئے برادر محبّ ومکرم مولانا اسحاق (جلیس) صاحب کی انگریزی کا کیا حال ہے، انہوں نے تو پہلی بار یہ نئی چیز دیکھی ہوگی اور محظوظ ہوئے ہوں گے، ان کا ایک مختصر خط لیکن دلچسپ آیا تھا، ہمارا سلام کہئے، ریاض میں کیسا رہا، ملاقاتیں تو خوب رہیں ہوں گی، ان کانفرنسوں کا زیادہ فائدہ یہی

ہے، آپ کی خبر البلاغ میں دیکھی، اچھی طرح دیا ہے، آپ نے دیکھا ہوگا۔

شیخ عبد العزیز المطوع (کویت کے عالم اور بڑے تاجر) سے ملاقات ہوئی یا نہیں، نہ ہوئی ہو تو ہمارا اسلام ضرور کہہ دیجئے، اسی طرح عبد اللہ العقیل سے بھی، مولانا معین اللہ صاحب کے نام آپ کے خط سے حالات وخیریت کا علم ہوا، لیکن وہ خط ہماری نظر سے نہیں گذر سکا، اس لئے تشنگی رہی، وہ کسی جگہ رکھ کر بھول گئے تھے، بہت تلاش کرتے رہے،، البعث کا دوسرا شمارہ آدھے کے قریب ہو گیا ہے، الرائد بھی ملا ہوگا، اور تعمیر حیات بھی۔ یہاں متعدد قصے پیش آئے جو عند الملاقات۔ خط میں نے شروع کر دیا، اس لئے تنگی محسوس ہو رہی ہے، ان شاء اللہ پھر لکھیں گے۔ آپ کا خط بھی تو کسی طرح آئے، اور سب خیریت ہے، دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام
محمد الحسنی

(۶)

محبّ مکرم وصدیق محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر چہ آپ لوگوں میں سے کسی کا خط ہمارے نام اب تک نہیں پہونچا، تاہم یہ دوسرا خط ہم داغ رہے ہیں، اور اپنا ریکارڈ توڑ رہے ہیں۔

کل اچانک معلوم ہوا کہ شیخ ابراہیم المصری (۱) مصر جا رہے ہیں، اس لئے آج یہاں پروف وغیرہ دیکھنے کے بعد آپ کو خط لکھنے بیٹھ گئے، اگر چہ ہم تھکے ہوئے ہیں، اسی لئے رائٹنگ بھی اچھی نہیں ہو رہی ہے، خیر یہ نہ ہونے سے بہتر ہے، اس وقت نو بلڈ پریشر کا خاصا احساس ہے، اور اندازہ ہے کہ شاید دو تین روز ہمیں کامل احتیاط کرنی ہوگی۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی اس مرض سے محفوظ رکھے۔

باتیں بہت ہیں اور سب لکھنا مشکل ہے، اس لئے کیفما اتفق لکھتے جاتے ہیں:

آپ کے خطوط جو چھوٹے بھیا، چچا میاں، مولانا معین اللہ صاحب، مولوی اقبال ندوی وغیرہ کے پاس آئے ان سے خیریت اور حالات معلوم کر کے خوشی ہوئی، اور بڑی مسرت ہوئی کہ سفر الحمد للہ کامیاب رہا، لیکن یہ سب مصر پہونچنے سے پہلے کی باتیں ہیں، وہاں جانے کے بعد کوئی خط ابھی تک نہیں آیا، اتنی جلد آنا مشکل بھی ہے، طارق صاحب بھی ابھی یہاں لکھنؤ نہیں پہونچے، ورنہ ان سے بہت خیریت ملتی، آپ کے جانے کے بعد ہم البعث میں بری طرح پھنسے، اس کو حیرۃ الشباب کا خاص نمبر بنا دیا، ڈیڑھ سو صفحے اندازاً ہوں گے، خدا کرے آپ لوگوں کو پسند آئے اور مفید ثابت ہو، سرخیاں سب نور عالم صاحب سے لکھوائی ہیں، آپ پرچہ ملتے ہی اپنی رائے لکھئے گا، غالباً ایک ہفتہ کے اندر تیار ہو جائے ان شاء اللہ۔

وہاں کسی دار الاشاعت سے البعث کی اشاعت کے مسئلہ پر گفتگو کیجئے گا، اندازہ کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ بات کہاں تک ممکن ہے؟ ہمارے خیال میں بات قابل عمل ہے، اسی شکل وصورت میں جیسا ہم لوگوں نے ایک بار طے کیا تھا۔

حسن عاشور سے ملنا ہو تو ہماری کتاب کے لئے تقاضا کیجئے، ان کو دو کتابیں دی گئیں ہیں: مصر تتنفس اور إلی القیادۃ العالمیۃ، ان کے متعلق بھی معلوم کیجئے گا، اور کہئے گا کہ جس قدر جلد ممکن ہو چھاپیں۔

آپ لوگوں کے جانے کے بعد ندوہ کا لطف جاتا رہا، البتہ ہمارا وقت یہاں خاصا گذرا، کچھ تو چچا میاں مدظلہ کی وجہ سے، اور البعث کی وجہ سے، اب یہ عدد ممتاز نکل جائے تو تھوڑا ریسٹ کریں۔

مصر کو آپ نے کیسا پایا، کس سے ملنا ہوا، سوالات کا ایک سلسلہ ہے، اور امید ہے کہ آپ جلد اس کا جواب دیں گے، آپ کی کتاب ''ساعۃ مع العارفین'' مل گئی ہوگی، اس سلسلہ میں کس سے بات ہوئی؟ شیخ عبدالعزیز راجحی کا ڈرافٹ وغیرہ آیا ہے، یہ غالباً وہی ہے جس کا سلسلۂ بات چیت مولانا طاہر صاحب سے چل رہا تھا، آپ کے نام تھا، برادرم واضح رشید ندوی کی خدمت میں بہت سلام، ان کی خدمت میں خط لکھتے، لیکن اس وقت ذرا تکان ہے، اس لئے اجازت دیجئے، پھر خط لکھیں گے ان شاء اللہ۔ مولوی اقبال کی درخواست لکھ دی ہے، برادر نذر الحفیظ صاحب اور عبدالنور کو بہت بہت سلام کہئے، عبدالنور صاحب کا مضمون دوسری قسط مل گیا، پہلی قسط ندائے ملت میں شائع ہوئی ہے ایک نوٹ کے ساتھ، قومی آواز میں بھی شائد آئے، نذر صاحب کے خط کا بہت انتظار ہے۔

والسلام

محمد الحسنی

(۱) جامعۃ الأزہر کے مبعوث استاذ وزائر، دارالعلوم میں مدرس تھے۔

(۱)

عزیز سعید زید سعادۃ

السلام علیکم ورحمۃ، مسرت نامہ ملا، مسرت ہوئی، حالات سنکر صحیح ہوئے، مزید خوشی ہوئی، [illegible] اور مصطفی صاحب کی خطوط لکھدئے، اللہ کرے [illegible] الحمد للہ یہ صاحب کی پیش نہیں آیا، ضرور کرے اپنی محنت بھی لگائے [illegible] ہے زمانہ نسبتاً فرصت کا ہے، آپ حمدی عبدالحاصب اور محمد رابع سلمہ غور کریں اور ایک یادداشت مرتب کریں، اپنے تجربات کی روشنی میں، آئندہ سال کے لئے استفادہ کیا جاسکتا ہے، ضرور کرے حمدنا الحق صاحب سے تجربات کو [illegible] کرکے بھیجیں، امتحان شروع ہوچکا ہوگا، ضرور کرے اس سال کی نیابی کو وسط بستمبر کے عزیز حمدی عبدالحاصب، حمدی وجیہ اور صاحب محمد عبدالحفیظ کو سلام، کوشش کریں کہ محمد کی خدمت میں سلام لکھدیں، اسلئے حروف زیادہ ہے، امید ہے کہ صحت اچھی ہوگی، دو ماہ کے دن قریب ہیں، اسلئے حروف زیادہ ہے، امید ہے کہ صحت اچھی ہوگی، دو ماہ کے دن قریب ہیں، اسلئے حروف زیادہ ہے، امید ہے کہ صحت اچھی ہوگی، ملاں نہ کریں،

دعاگو

ابوالحسن

(۲)

بسم

تکیہ بریلی

۲۷ شعبان ۱۳۹۶

عزیز گرامی مولوی سید سلمان الحسینی سلمہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے، خیال تھا کہ شاید ابھی تک آپ بھی کسی دن آجائیں گے، مگر جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت والد ماجد تشریف لائے ہوئے ہیں، اور "الاعتصام" [illegible] بھی ہے، تو آپ کا توقف بھی مناسب معلوم ہوا، مولانا سے نہ ملنے کا افسوس رہے گا، خدا کرے کبھی رائے بریلی تک قدم رنجہ فرمائیں، بڑی خوشی ہوگی، لیکن وقت تو سیلاب کی وجہ سے آنے میں بڑی زحمت ہے، اور وقت بھی کم سہی،

"سفرنامہ ترکستان" معلوم نہیں کس منزل میں ہے، [illegible] مسودہ [illegible] "نفی الاثبات" بر لیس والے بہت پریشان کر رہے ہیں، معلوم نہیں مولانا عبد السلام صاحب نے مقدمہ لکھ دیا یا نہیں؟ اور "فی المغرب" کا ترجمہ مولوی نذر الحفیظ صاحب کو حاصل ہو گیا یا نہیں؟ ان دنوں میں معاملہ بالکل [illegible] رہا، "الرائد" پر اثر نہ پڑے، جی چاہتا ہے کہ محفوظ الرحمن صاحب زیادہ سے زیادہ مضمون لکھ کر بھیجیں، اور سلیم کو بھی لکھ دیں کہ اس کی روزانہ کار گزاری کی رپورٹ بھیجتے رہا کریں، اور دیکھتے رہیں کہ وہ مجلۃ المجمع برابر ہو رہا ہے یا نہیں،

امید ہے کہ شیخ ابراہیم وغیرہ آپ کی وجہ سے مانوس و مسرور ہوں گے، ان سب سے سلام کہیے،

مولانا محمد اسلام صاحب و [illegible]

والد صاحب کا مزاج مبارک، سلام اور درخواست دعا،

والسلام

دعاگو

ابوالحسن علی ندوی

۱۵ اگست ۷۶

(۳)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

عزیز مکرم [illegible]

امید ہے آپ اچھے ہوں گے، آج آپ کے دو ملازم [illegible] تھے، آپ کو میری کتابوں سے تکلیف پہنچی اور آپ نے [illegible]

افسوس ہے کہ آپ کو میری وجہ سے [illegible] مشغول رہنا پڑا

میں پاکستان سے پرسوں آیا اور آنے کا [illegible]

آپ کا معاملہ میرے پیش نظر ہے، وقت [illegible]

آپ [illegible] خط کا انتظار رہے گا اور اطلاع دیجئے

آپ [illegible] میرے [illegible]

آجائے، وقت [illegible] دو دن [illegible]

بل جائے گی، اور آپ مفید کام کر سکیں گے،

مولانا صاحب اور والد صاحب کو سلام [illegible]

دیوبند کے دو فاضل آئے تھے، بس اسوقت موجود ہے تھا

معلوم ہوا کہ مدرسہ [illegible] اچھی ہیں اور وہ چلا گیا

معلوم ہوا کہ آپ کا ذکر [illegible] بھی [illegible]

[illegible] ان دنوں میں آپ [illegible]

ابوالحسن علی

[illegible]

۱۱-۲-۵۷ء ... بمبئی

عزیزی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سعادت نامہ ملا، مسرت ہوئی

آپ نے جس تشویش کا اظہار کیا ہے وہ تعلق و محبت کا نتیجہ ہے، آپ بالکل رنج نہ کریں [illegible]

حیثیت سے ... و صلاح کے [illegible] تو [illegible] بہت ہو گئی [illegible] اور وہاں میں فرق [illegible]

مستقل [illegible] رہنے کی تو [illegible] کا سلسلہ نہیں [illegible] دو ایک سال رہ کر پھر آپ دار العلوم [illegible]

زیادہ مفید ہو سکے گا، اور آپ کا مشغلہ اور ترتیب [illegible] مفید ہوگا

ابھی [illegible] آپ استخارہ بھی کریں [illegible]

مولانا حسین احمد صاحب [illegible] کہ میں [illegible] (ان شاء اللہ)

آپ اگر وقت تک [illegible] مجھے [illegible]

مولوی عبد السمیع صاحب [illegible] قصص النبیین ۱-۲-۳

[illegible] ۱-۲-۳ اور [illegible] ۱-۲-۳

[illegible] دیکھ لیں

جناب مولانا [illegible] صاحب ندوی

خانقاہ رحمانیہ
مونگیر

[illegible] محمد [illegible]

مولوی سعید الرحمٰن صاحب

عزیز مسعود زاد سعادت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مسرت نامہ ملا، مسرت ہوئی

حالات [illegible] معلوم ہوئے، مزید خوشی ہوئی [illegible]

اور [illegible] کے خطوط لکھ دئے، [illegible]

[illegible] الحمد للہ یہ حادثہ [illegible] نہیں آیا، خدا کرے

[illegible] دکھائے گئے

انکی محبت [illegible] حافظ صاحب [illegible]

یہ دعا [illegible]

[illegible] اور ایک [illegible] سال کے [illegible]

ان [illegible] کی روشنی میں [illegible]

استفادہ کیا جا سکتا [illegible] مسعود

خدا کرے [illegible]

اور [illegible] کی [illegible] تھا

امتحان شروع [illegible] خدا کرے [illegible]

[illegible] عزیز [illegible]

[illegible] خط لکھیں [illegible]

[illegible]

روانگی کے دن [illegible]

اس مختصر خط کے [illegible]

والسلام
دعاگو
[illegible]

الدكتور محمد تقي الدين الهلالي
ص. ب. 119
مكناس - المدينة الجديدة
المملكة المغربية

M. T. AL-HILALY
P. 119 - MEKNES - V. N.
MOROCCO

بسم الله الرحمن الرحيم ٢/٧/ سنة ١٣٩٥هـ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ ابي الحسن علي الحسني الندوي
احسن الله اليه والينا وسلام عليكم ورحمة الله وبركاته وعلى اهل بيته الدكتور
عبد العلي اعني اولاد، جميعاً وعلى كل من يسئل عني خصوصا
الاستاذ سعيد الاعظمي

اما بعد،

فقد بلغني كتابك المؤرخ في ١٣/٦/ سنة ١٣٩٥هـ دالا على
سلامتكم ونشاطكم في اعمالكم راداكم الله من فضله وتوفيقه وقد تلقيت
النهاسكم بالترحيب ووقفت عملا يغر علي وقفه الا وهو الاشتغال بتاليف
الجزء الثاني من كتابي بوسيلة الرشاد وهو في توحيد الاتباع وكتبت
ما يسر الله تعالى ليقرء بالنيابة عني في الاحتفال الذي سيقام لكم
وبذل جهده، غير ملوم والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

الداعي لكم بالخير محمد تقي الدين الهلالي

(٧) (١)

مسجد کانو

برادرم مکرم مولوی مسیب زبیر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید ہے کہ بخیر ہوں گے۔ ذاکر اسٹین صاحب
موٹر کار سے کوچ کر گئے اس لئے ان سے گفتگو نہیں ہوئی۔ آج مولوی محمد یونس صاحب
جانے اپنے ساتھ طلبہ کو لے جا رہے ہیں۔ ان کو ایک تحریر دار المصنفین سے ہونے والے
عربوں کے قتل کے متعلق کے لوگوں کو دکھانے اور اپنی رائے دینے۔ مثلاً کوئی الحاج آئے تو
پرنسپل ابن تیمیہ فی الاسلام دیکھے اور اس مسئلہ میں اپنی رائے دے۔ شاید کوئی الحاج آئے تو
تھانوی لے جانا۔ دوسرے یہ کہ ان کو حسن کے ہونے کی تاریخ سے سلسلہ کی بات
اسٹال لگانے کے لئے ایک ایپوائنٹ کے ساتھ ۱۵ کے ہوں گے ہوں گے ہوں گے
استقبال کرنے کے لئے ایپوائنٹ کے ساتھ ۱۵ کے ہوں گے ہوں گے ہوں گے
کسی عربی دان کو استقبال کرنے کے لئے ایپوائنٹ کے ساتھ ۱۵ کے ہوں گے ہوں گے ہوں گے
دہلی ایپوائنٹ کرنے کے لئے ہم نے مولوی حسن نعمانی غزالی اور مولوی سعید الدین الاعظمی کو خط لکھا تھا
ان کا جواب آیا تو، جو آخر تاریخ تک دہلی پہونچنے والے عربوں کے صدارت اور قیام کے لئے ان میں
سے کسی ایک کو منتخب کرنے کے لئے تاکہ جو استقبال کرنے کے لئے ہوں گے ہوں گے ہوں گے
استقبال کیا جائے۔

جلسہ کے دوران عربوں کے قیام و طعام کے انتظام اعلیٰ پیمانہ پر ہونا چاہئے۔ لہٰذا ہر ممکن تعداد میں
مولوی فاروق مولوی ابوبکر مولوی رمضان اساتذہ ندوہ اور امام المساجد طاہر، فیاض الرحیم مفتی صاحب
اور صدیق دلاور طلب و تلامذہ سے ہونا چاہئے،
سفر کے دوران ترجمہ وغیرہ کے لئے مولوی عبد الحسیب، مولوی عبد الحسن، مولوی رمضان حسنی ندوی، عثمان اللہ کرمی سلمہ
طارق کی مدد لے لی جائے۔ مولوی عبد الحسیب صاحب فاضل ندوہ کی تقریر کی مدد لے لی جائے۔ ان کے ساتھ
دار المصنفین کے مسلم صاحب الرائے حضرات اعلیٰ حیثیت سے اور رفقاء کی حیثیت سے دار المصنفین کے دو رکن رکن
شامل ہونا چاہئے، ہمارے پاس دار المصنفین کے جو لوگ ہیں ان میں کسی معتبر شخص کے ساتھ کل پانچ یا چھ آدمی
ہونا چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلہ
البعث الاسلامی
۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ
الہند

تحریراً فی ۱۱ رمضان المبارک

صدیق گرامی وحسب عزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ، امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہونگے - آپ کا خط ملا تھا لیکن حسب معمول جواب دینے میں دیر ہوگئی اور حیراں بقہ اکاروں قالم را - اسکی وجوہات آپ سمجھتے -

ایک تو یہ کہ میں چاہتا تھا کہ آپ کی مسند دکان کے حاصل کروں - اسکا بھی آپکے لکھوں ورنہ آپ بھی کہینگے کہ کسی تمنا ش کا آدمی ہے کہ اتنا کام بھی نہ ہوسکا - اب بھی بار اسکی توفیق ہوئی کہ اسکو لاؤں ، اگرچہ اسکی فام نے بنایا ہیں تھا اور آدمی گفتہ کفتہ کھو اکر کے اسی وقت بنا کر دیا ، اور یہ بہ راقم کو میں نا بنا کر تو دیا تھا -

دوسری یہ بات کہ لاہور میں اتنی تنا ہیں کیوں ہو اسکی وجہ یہ تھی کہ میں رمضان کے بعد ہی کسی اور شہر کا دورہ کرتا - چنانچہ اسکا نتیجہ میں مجھے کوئی جاید اور نے بھی جھوڑنا پڑے پہلے کہ کتنا ساتھ عمرہ کی ڈاک بھی تک گئی تھی ، صحت اب حالت بہتر ہے اور ذوق تا ہوں لیکن ضعف شدید ہے اور کمزوری قدرے ،

آپ حضرات کو جو ایشن پر ہوئی تھیں بلاوجہ اثر لیگئے ، یہاں میں نے کہا اپنی ہوئی آسان آپ کی نوازش صاف کردی اور حیران کردیا - بہرحال آپکو مطمئن ہوجانا چاہئے ، اور کسی قسم کا خیال دل میں نہ لانا چاہئے -

آپکے خلوص کی معترف ہوں کہ سرحد پر آپکو کتنی تکلیف ہوئی اور آپ کا

مجلہ
البعث الاسلامی
۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ
الہند

تحریراً فی .....

ٹھیک ہی سمجھے ، ہری بیچارگی کا عالم تھا ، مجھے آپکی کی مدد دل سے ہمدردی ہے کاش میں کوئی مدد کرسکتا اتنی دور سے ! لیکن افسوس ہے کہ آپ سرحد پر ہیں خاکسار راقم لکھنؤ ، تاخیر ہوسکتی ہے لیکن ان شاء اللہ ، البتہ میری ذاتی رائے ہے کہ اس احتیاج برتی جائے ۔ میں تجربہ کو کہ ہوں ہمدردی تقاضہ یہی ہے " انسان کے بہ ورایک کشش ہے یہ نیچے ، خدا کرے یہ خوبصورت آپکو مل جائے اور آپ کا غصہ (اگر آپ غصہ ہوں) فور آپ ہی ہو جائے ، آپ کی خوبی نے اس حالت میں دیکھا تھا جس حالت میں اپنے لکھا تھا یہ بھی بجب حسن اتفاق ہے ، امید ہے کہ آپ سمجھ گئے ہونگے ،

البعث مجھ پر سوار ہے اور میں اسکو شتابی ہوں ، کہ اس پر سوار ہو جاؤں ، بیمار اور کمزوری تو فیصلہ کرلیا کہ وقتاً فوقتاً وہ کا ماہ کی ڈاک سے جب ذرا طبیعت بحال ہو اور قوت آئی میں فیصلہ کرلیا ، لکھوں یا لب احباب کو کھولوں ۔

اب تک ۱۱ صفحہ کمپوز ہوچکے ہیں ، مجھے کتنے ہیں ؟ خدا کو معلوم ہے ۔ بیچ میں سرا میرا کتنا ۔ چھپے گا ۔ مضمون بھی ہمارے پاس پہنچا ۔ آج امید قلب ہے مضمون ملا ۔ وہی ان شاء اللہ کل پرسوں اسودگا ، آپ دعا فرمائیں ۔ عاطم آپ ایک ذہین بھی آپ کے نام ہے اسکی خوبی ساتھ وسلام ہے ۔ دو صفحہ جو میں نے چھوڑے یہ رمضان کی شب کی آخری شب کی کہانی ہے ۔

منصوری
۱۱ رجون

عزیزی

[illegible] سلام مسنون

[illegible] سلام نامہ
[illegible] کے درخواست [illegible]
[illegible] محبت اور شفقت سے سرشار [illegible]
[illegible] مجھے خود [illegible]
[illegible] سے ملنے کا شوق تھا [illegible] اور [illegible]
[illegible] میں عنقریب [illegible] کنسولجنسی [illegible] اور [illegible]
[illegible] ملاقات ہوگی [illegible] انشاء اللہ [illegible] مجھے [illegible]
[illegible] میں ملک [illegible] کا [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] خیریت سلامت [illegible] اور دعا [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] ہیں

[illegible] آپ [illegible] محبت [illegible]
[illegible] فرمائیں

[illegible]

رمضان المبارک

عزیزی سلمہ

خیریت و عافیت سے خوشی ہوئی
مسرت نامہ ملا
امید ہے اوقات دینی مصروفیت اور عبادت میں بسر ہوتے ہوں گے
تلاوت و نوافل میں کمی نہ کیجئے
گزر بسر بخیر ہونا غنیمت ہے
اگر کسی قسم کی تکلیف ہو تو مطلع کیجئے
میں انشاء اللہ ۲۰ کو وطن روانہ ہوں گا
تقریباً ۲۵ دن گھر پر رہوں گا اور ۲-۳ دن
کے لئے دہلی جاؤں گا
قیام کراچی صرف ۲ دن ہوگا
بزرگان سے دعا
والدہ اور دادا کی خدمت میں سلام اور درخواست دعا

والد

عزیز سعید سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا حادثہ نامہ ہوا
باعث خوشی ہوئی کہ کامل صحت کی خبر ہے اور طبیعت کے اضمحلال
فکر بیداری، اپنی صحت کی طرف پوری توجہ کیجئے اور اہتمام
علاج کیجئے،

آپ کی کامیابی اور محنت کی وجہ سے آپ کے خصوصی تعلق محسوس کیا
اور اس کے لئے ہر آپ کے اچھی امید ہے حقق اللہ امانی
ومصدق الظنون،

انشاء میں دو چار روز میں آپ کی خدمت میں پہنچ جاؤں گا
ہر خوشی آپ کی خدمت میں ضروری عرض ہے

آپ کی دعا اور آپ کی خصوصی توجہ کا

دعا کی درخواست

محمد
دعا گو
ابوالحسن علی
۲۲ جمادی

عزیز گرامی سلمکم اللہ تعالیٰ

کل آپ کے بھائی صاحب کے ہاتھ ایک خط بھیجا ہے
الحمد للہ کہ ضروری گفتگو ہو گئی، اور اب آپ کے لئے میں
اپنے خط کو بھیجنا ہی بہتر سمجھتا ہوں، آپ جتنا جلد
ہو سکے میرے پاس آجائیں، اور مجھے اطلاع
دیدیں کہ آپ کب تک پہنچ جائیں گے

دعا گو

ابوالحسن علی

۲۴ جمادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزی سلمہ

سعادت نامہ ملا، آپ نے حسب تفصیل سے مسرت کی بات لکھی
ضرورت نہ تھی، مجھے آپ کے متعلق کوئی بدگمانی یا غلط فہمی نہ تھی،
حالات ہی ایسے پیش آئے کہ آپکو تکلیف دینی پڑی، (اور اللہ جانتا ہے)
آپ کے متعلق کوئی انکار خیال یا جذبہ مجھے آپ ہی کے خط سے
معلوم ہوا، جسے علم ہی نہیں ہے،

میرا خود جی تھا کہ آپ سے زبانی استفادہ کرتا،
اور مزید حیات کرتا، مگر ہی کیا کہ جسقدر فائدہ اٹھا سکتا
فائدہ اٹھا لیا۔ روز روز یہ موقع میسر نہیں آتے
جو کچھ نظام الدین میں حاصل ہوا، بے شک امثل اساتذہ بھی
ہیں، اور دوسرے مولویوں بلکہ استاذ بھی، سے انکار نہیں
ضرورت بھی، ڈاکٹر مصطفی الجواد وغیرہ کے ضرورت
اگر استاذی ہے ملا شکل یا استفادہ سہل ہو سکتا،

چھوڑیئے،
کاغذ کو تازہ حالات سے بھرا ہوا دیکھ کر
(شاید حضرت کا ہوگا) آپ کو بھی
اور کہ لوس فائدہ۔ اگر آپ، اور ان تمام شفقتوں کی حق تلفی
آپ کی جو اس سوسائٹی میں
لواحقین کے خط آپ کے حصول میں کے حوالے ہیں) لفافہ پر لکھا
پوری کا پتہ ہیں،
آپ کے سب کو ملیں۔ مگر یہ نہ لکھا کہ خط آپکو کس شہر لکھا جائے
آپ اپنا قیام نہ لکھا، اگر مجبوراً کسی شہر لکھا جائے
اسکا کہ اور لوگ قابل الخیال نہ سمجھیں)

نیچے کر سلام لکھے،
اور کہ آپ کے دیدار کا

حضرت مفکر اسلامؒ کے عربی خط کا ایک نمونہ

بسم الله الرحمن الرحيم

عزيزى السعيد أسعده الله فى الدارين

السلام عليك و رحمة الله و بركاته

وبعد : فقد وصلت رسالتك المؤرخة ٢٩/ شوال ٧٧ ھ ، و كنت فى انتظارها وانتظار التفاصيل والمعلومات التى اشتملت عليها ، فجاء ت فى ميعادها ، والحمد لله ۔

لم يكن عندى شك فى سعادتك بما وهبك الله من علم و صلاح ونجابة ورشد ، وقد طابق الاسم المسمى ، ولكن أصبحت سعادتك الآن مو ضع غبطة ۔ ان لم أقل حسد ۔ بين أقرانك وزملائك ، بل أساتذتك ، منذ خصك الله بالاستفادة من شيخنا الدكتور تقى الدين الهلالى الذى هو امام العربية فى هذا العصر فى اعتقادى و تجربتى ، فان كنت سعيدا ولا شك ، فأنت اليوم أسعد ۔

ان برنامج الدراسة الذى اختاره لك أستاذنا مؤسس على خبرة و سعة و علم عميق و نظر دقيق ، و قرأت شطرا من شذور الذهب على الشيخ أيام اقامته فى لكهنؤ ، مشاركا للأخ خليل شرف الدين ، ولا شك أن الكتاب موسوعة عربية وكتاب أدب وتفسير زيادة على النحو والعربية ۔أرجو أن لا تنسى أن تقرأ كتابا على الشيخ يصحح لك نطقك والاعراب ، ويفيدك بمعلوماته العامة مع ملاحظاته اللغوية ۔

أما عتاب الشيخ على كتابتى فى اردو الى مثلك فهو فى محله ۔ وهو الذى حملنى على الكتابة بالعربية اليك لأول مرة ۔

تحياتى العاطرة واعترافى و ثنائى وتقديرى لكل من يساعدك ويكرمك من أصدقائى ومحبى وخاصة صديقنا المخلص والأخ الكبير الشيخ محمد محمود الصواف والأخ العزيز السامرائى ، والشيخ الجليل أمجد الزهاوى وغيرهم ۔

أما قصدك للحج فمن يعارض فيه و يتعرض للاثم والصد عن سبيل الله ، فعلى بركة الله يا سعيد ! وأرجو أن لا تنسانا فى صالح دعواتك ، فى دار العلوم نشاط ملموس فى نواح كثيرة ، و ترى ما يسرك ان شاء الله فى العودة ، وقد تضاعف عدد الطلبة ، ولله الحمد ۔

أما المتوجهون الى مصر ففى انتظار واستعداد ۔

اقرأ سلامى على الشيخ ۔ وعلى جميع الأصدقاء ۔

والسلام عليكم ورحمة الله

المخلص

أبو الحسن على الحسنى الندوى

٢٥/ ١١/ ٧٧ھ ١٣/ ٦/ ١٩٥٨م

DSGN. BY: SAAD HAMDAM (MALEGAON, M.S.) @9860448781 Rs. 180/-